www.KitaboSunnat.com
مذمت
فحاشی وزناکاری
(قرآن وسنت اور مختلف انسانی وغیر انسانی معاشروں میں)
تالیف
مولانا محمد منیر قمر حفظہ اللہ
ترتیب وتبییض: غلام مصطفیٰ فاروق
مکتبہ کتاب وسنّت
ریحان چیمہ
ضلع سیالکوٹ

مذمت فحاشی وزناکاری

(قرآن وسنت اور مختلف انسانی وغیرانسانی معاشروں میں)

تالیف

ابو عدنان حضرت مولانا محمد منیر قمر

ترجمان سپریم کورٹ الخبر

و داعیہ متعاون: مرکز دعوت و ارشاد: الدمام

ترتیب و تبییض

مولانا غلام مصطفی فاروق

خطیب جامع شمس الہدیٰ، ڈسکہ

نشر و توزیع

مکتبہ کتابُ و سنّت

ریحان چیمہ، تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

نام کتاب .... مذمت فحاشی وزنا کاری
تالیف .... حضرت مولانا محمد منیر قمر صاحب سیالکوٹی
مرتب .... مولانا غلام مصطفیٰ فاروق، ریحان چیمہ
تاریخ طباعت .... اکتوبر 2000ء
تعداد 1100
قیمت .... 75 روپے

□□

سٹاکسٹ: مکتبہ سلفیہ، 4-شیش محل روڈ، لاہور ....
فون: 7237184

ملنے کے پتے:

- حدیث پبلیکیشنز، 2-شیش محل روڈ، لاہور .... فون: 7232808
- نعمانی کتب خانہ، حق سٹریٹ، اردو بازار لاہور .... فون: 7321865
- اسلامی اکیڈمی، اردو بازار، لاہور
- مدینہ کتاب گھر، اردو بازار، گوجرانوالہ
- مکتبہ نعمانیہ، اردو بازار، گوجرانوالہ
- مکتبہ قدوسیہ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور .... فون: 7351124
- مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ، ڈاک خانہ بھوپالوالہ،
تحصیل ڈسکہ، ضلع سیالکوٹ (پاکستان)

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر
	یہودی مرد و زن کا واقعہ رجم	۱۴۴
	احکام خلفاء اور واقعات عہد خلافت	۱۴۶
	حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما اور رجم	۱۴۶
	حضرت علیؓ اور رجم	۱۴۷
	حضرت عمر و علی رضی اللہ عنہما اور رجم	۱۴۷
	ایک عورت شراحہ ہمدانیہ کا واقعہ رجم	۱۴۸
	خلاصہ واقعہ	۱۴۹
۲۰	**رجم اور منکرین حدیث**	۱۵۰
	خوارج اور عمر بن عبدالعزیزؒ کے مابین مناظرہ	۱۵۱
	منکرین حدیث کو چیلنج	۱۵۳
	ایک اور جواب	۱۵۴
	صرف رجم	۱۵۵
	اولاً	۱۵۵
	ثانیاً	۱۵۶
	ثالثاً	۱۵۶
	کوڑے اور رجم	۱۵۸
	پہلی حدیث	۱۵۸
	دوسری حدیث	۱۵۹
	اور تیسرا قول	۱۶۰
	ترجیح	۱۶۱
۲۱	**محرم عورت سے نکاح کا بطلان اور اس کی حدود**	۱۶۲
	سزا	۱۶۲
	پہلا قول	۱۶۲

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر
	☼ دوسری حدیث	۱۸۱
	☼ تیسری حدیث	۱۸۱
	☼ چوتھی حدیث	۱۸۲
	☼ پانچویں حدیث	۱۸۲
۲۵	**زنا کاری و فحاشی کے نتائج بد اور تباہ کاریاں**	۱۸۴
	☼ اخلاقی و معاشرتی تباہی	۱۸۴
	☼ نفسیاتی شکست وریخت	۱۸۵
	☼ جسمانی امراض	۱۸۶
۲۶	**سیلان** (Gonorrhoeae or gonococcus)	۱۸۸
	☼ وجہ تسمیہ	۱۸۸
	☼ اس کی تاریخ	۱۸۸
	☼ اس کی علامات	۱۸۹
	☼ اس کی قدامت	۱۸۹
۲۷	**زہری** (Syphilis)	۱۹۰
	☼ وجہ تسمیہ	۱۹۰
	☼ اس کی تاریخ	۱۹۰
	☼ اس کی علامات و وجوہات	۱۹۱
۲۸	**ھرپس** (Herpes)	۱۹۲
	☼ وجہ تسمیہ	۱۹۲
	☼ اس کی تاریخ	۱۹۲
	☼ اس کے نتائج	۱۹۳
	☼ اس کا انجام	۱۹۳
۲۹	**ایڈز** (Aids)	۱۹۴

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر

چند کلمات

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْاَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِینَ وَ عَلٰی آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ اَجْمَعِینَ وَ مَنْ تَبِعَهُم بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنَ۔ اَمَّا بَعْدُ ﴾

قارئین کرام! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

زنا کاری و فحاشی اور جنسی بے راہ روی ایک جرم عظیم ہے جس کی حرمت و قباحت شرائع سابقہ و امم قدیمہ قبائل بدویہ اور شریعت اسلامیہ میں موجود ہے۔ اس کے معاشرتی و معاشی اقتصادی و روحانی اور جسمانی اضرار و نقصانات اور ان امور کا ارتکاب کرنے والوں کے لئے سزا و عقاب کی ضروری تفصیل ہم کتاب و سنت کی رو سے آپ کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں تاکہ اس خطرناک اور مہلک جرم سے بچنا آسان ہو سکے۔ وَ بِاللّٰهِ التَّوْفِیْقِ وَ السِّدَادِ

لفظ زنا اور اس کے مترادفات

مختصر لغوی بحث

❶ اَلزِّنَا

شرعی و اخلاقی حدود کو توڑتے ہوئے مرد و زن کے باہمی جنسی تعلقات پیدا کرنے اور جنسی تسکین حاصل کرنے کو "الزنا" کہا جاتا ہے۔ قرآن کریم نے اس فعل قبیح کو مختلف مقامات پر یہی نام دیا ہے۔

1 ۔ سورہ اسراء (بنی اسرائیل) میں ارشاد الٰہی ہے۔

﴿ وَ لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰی اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَ سَآءَ سَبِيْلًا ﴾ (1)

زنا کے قریب نہ پھٹکو وہ بہت برا فعل ہے اور بڑا ہی برا راستہ

2 سورہ فرقان میں ارشاد ہے۔

﴿ وَ الَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَ لَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ لَا يَزْنُوْنَ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۝ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ يَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ۝ ﴾ (2)

جو اللہ کے سوا کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اللہ کی حرام کی ہوئی جان کو ناحق ہلاک نہیں کرتے اور نہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں یہ کام جو کوئی کرے وہ اپنے گناہ کا بدلہ پائے گا۔ قیامت کے روز اس کو مکرر عذاب دیا جائے گا اور اسی میں وہ ہمیشہ ذلت کے ساتھ پڑا رہے گا۔

3 سورہ نور میں فرمان الٰہی ہے۔

﴿ اَلزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِکَةً وَالزَّانِیَةُ لَا یَنْکِحُهَا اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِکٌ وَ حُرِّمَ ذٰلِکَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ○ ﴾ (۳)

زانی نکاح نہ کرے مگر زانیہ کے ساتھ یا مشرکہ کے ساتھ اور زانیہ کے ساتھ نکاح نہ کرے مگر زانی یا مشرک، اور یہ حرام کر دیا گیا ہے اھل ایمان پر

4 سورہ ممتحنہ میں اسی لفظ کے مختلف صیغے استعمال ہوئے ہیں۔

﴿ یٰاَیُّهَاالنَّبِیُّ اِذَا جَاءَ کَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَکَ عَلٰی اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللهِ شَیْئًا وَّ لَا یَسْرِقْنَ وَ لَا یَزْنِیْنَ وَ لَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ...... ﴾ (۴)

اے نبی ﷺ جب تمہارے پاس مومن عورتیں بیعت کرنے کے لئے آئیں اور اس بات کا عہد کریں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی، چوری نہ کریں گی، زنا نہ کریں گی، اپنی اولاد کو قتل نہ کریں گی

۲ اَلْبِغَاءُ

۱۔ سورہ بنی اسرائیل ۔ ۳۲
۲۔ سورہ فرقان ۔ ۶۸، ۶۹
۳۔ سورہ نور ۔ ۳
۴۔ سورہ ممتحنہ ۔ ۱۲

عربی زبان میں اس فعل شنیع کے لئے ایک دوسرا لفظ "البغاء" بھی استعمال کیا جاتا ہے جس کا زیادہ تر استعمال لونڈیوں یا باندیوں کے لئے ہوتا ہے یا پھر پیشہ ور جسم فروش عورتوں کی بدکاری کے لئے ہے

1 سورہ مریم میں ہے

﴿ قَالَتْ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّ لَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ وَّ لَمْ اَكُ بَغِیًّا ○ ﴾ (۵)

مریم نے کہا میرے ہاں کیسے لڑکا ہوگا جبکہ مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہیں اور میں کوئی بدکار عورت نہیں ہوں

2 سورہ نور میں ارشاد الٰہی ہے

﴿ وَ لَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا .... ﴾ (٦)

اور اپنی لونڈیوں کو دنیوی فائدوں کی خاطر قحبہ گری پر مجبور نہ کرو جبکہ وہ خود پاک دامن رہنا چاہتی ہوں

ان دونوں آیات میں اللہ تعالیٰ نے اس فحاشی کے لئے لفظ بغاء کے ہی مختلف صیغے استعمال فرمائے ہیں

۳ اَلسِّفَاحُ

اس بدفعلی کے لئے عربی زبان میں تیسرا لفظ "السفاح" استعمال ہوتا ہے۔

1 قرآن کریم سورہ نساء میں ہے

﴿ وَ اُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ

۵۔ سورہ مریم ۲۰
٦۔ سورہ نور ۳۳

مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ ﴾ (۷)

ان کے سوا جتنی عورتیں ہیں انہیں اپنے مال کے ذریعے حاصل کرنا تمہارے لئے حلال کر دیا گیا ہے بشرطیکہ حصار نکاح میں ان کو محفوظ کر لو' نہ یہ کہ آزاد شہوت رانی کرنے لگو۔

2 اگلی ہی آیت میں ہے

﴿ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَ اٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَافِحٰتٍ وَّ لَا مُتَّخِذَاتِ اَخْدَانٍ........ ﴾ (۸)

پس ان کے سرپرستوں کی اجازت سے ان کے ساتھ نکاح کرلو۔اور معروف طریقہ سے ان کے مہر ادا کردو تاکہ وہ حصار نکاح میں محفوظ (محصنات)ہو کر رہیں آزاد شہوت رانی نہ کرتی پھریں اور نہ چوری چھپے آشنائیاں کریں

3 اسی طرح ہی یہی لفظ سورہ مائدہ آیت ۵ میں بھی وارد ہوا ہے۔

۴ اَلْعَنَتُ

جنسی تسکین کے لئے حدود وقیود کو توڑنے اور بے راہ روی اختیار کرنے کے لئے عربی میں چوتھا لفظ "العنت" آتا ہے اور یہ بھی قرآن کریم کی سورہ نساء میں آیا ہے۔

﴿ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ﴾ (۹)

یہ (لونڈی سے نکاح کرنا)اس شخص کے لیے ہے جو تم میں زنا کا اندیشہ رکھتا ہو

۵ اَلْفَاحِشَةُ

پانچواں لفظ "الفاحشہ" ہے جو زنا کاری و اغلام بازی (لواطت وفعل قوم

لوط) جیسے جنسی بے راہ روی والے افعال اور ایسی بد اخلاقی پر مبنی باتوں کے لئے اہل عرب استعمال کرتے ہیں جو بالآخر اس فعل بد پر منتج ہوں اور یہ لفظ مختلف اشکال میں قرآن کے بکثرت مقامات پر وارد ہوا ہے۔

1 چنانچہ سورہ بقرہ میں ارشاد الہٰی ہے۔

﴿ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ الْفَحْشَآءِ وَ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۝ ﴾ (۱۰)

(وہ شیطان) تمہیں بدی اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور یہ سکھاتا ہے کہ تم اللہ کے نام پر وہ باتیں کہو جن کے متعلق تمہیں علم نہیں ہے۔ (کہ وہ اللہ نے فرمائی ہیں)

2 سورہ بقرہ میں دوسری جگہ ارشاد الہٰی ہے۔

﴿ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَ يَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ وَ اللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَ فَضْلًا وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ۝ ﴾ (۱۱)

شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا ہے اور شرمناک طرز عمل اختیار کرنے کی ترغیب دیتا ہے مگر اللہ تمہیں اپنی بخشش اور فضل کی امید دلاتا ہے اللہ بڑا فراخ دست اور دانا ہے۔

3 سورہ آل عمران میں ارشاد الہٰی ہے۔

﴿ وَ الَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَ مَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ......... ﴾ (۱۲)

اور جن کا حال یہ ہے کہ اگر کبھی کوئی فحش کام ان سے سرزد ہو جاتا

۷۔ سورہ نساء' آیت ۲۴
۸۔ سورہ نساء' آیت ۲۵
۹۔ سورہ نساء' آیت ۲۵

ہے یا کسی گناہ کا ارتکاب کر کے وہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو معاً انہیں اللہ یاد آجاتا ہے' اور اس سے وہ اپنے قصور کی معافی چاہتے ہیں کیونکہ اللہ کے سوا کون ہے جو گناہ معاف کر سکتا ہو......

4 سورہ نساء میں ہے

﴿ و الّتِی یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِسَآءِ کُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَیْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْکُمْ......... ﴾ (۱۳)

(مسلمانو) تمہاری عورتوں میں سے جو بدکاری کی مرتکب ہوں ان پر اپنے میں سے چار آدمیوں کی گواہی لو۔

اس طرح یہ لفظ "الفاحشہ" اس سورۃ کی آیت ۱۹' ۲۲' ۲۵ میں بھی استعمال ہوا ہے۔

5 سورہ اعراف میں ارشاد الٰہی ہے۔

﴿ وَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَیْهَا آبَاءَ نَا وَ اللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ○ ﴾ (۱۴)

یہ لوگ جب کوئی شرمناک کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں ہم نے تو اپنے باپ دادا کو اسی طریقہ پر پایا ہے اور اللہ ہی نے ہمیں ایسا کرنے کا حکم دیا ہے' ان سے کہو' اللہ بے حیائی کا حکم کبھی نہیں دیا کرتا' کیا تم اللہ کا نام لے کر وہ باتیں کہتے ہو جن کے متعلق تمہیں علم نہیں' کہ وہ اللہ کی طرف سے ہیں ؟

6 ایسے ہی سورہ اعراف آیت ۳۳

7 سورہ یوسف آیت ۲۴

۱۱۔ سورہ بقرہ ۲۶۸
۱۲۔ سورہ آل عمران ۱۳۵
۱۳۔ سورہ نساء ۱۵
۱۴۔ سورہ اعراف ۲۸

8 سورہ اسراء یا بنی اسرائیل آیت ۳۲
9 سورہ نور آیت ۱۹-۲۱
10 سورہ نحل آیت ۹۰
11 سورہ عنکبوت آیت ۲۸'۳۵
12 سورہ احزاب آیت ۳۰
13 سورہ شوری آیت ۳۷
14 سورہ نجم آیت ۳۲
15 سورہ طلاق آیت اول۔

جنسی بے راہ روی کے بارے میں واردہ ان الفاظ پر مشتمل آیات کا ترجمہ و تفسیر ہم سردست چھوڑ رہے ہیں تاکہ بات طویل نہ ہو جائے اور پھر ویسے بھی آگے چل کر مختلف مراحل پر یہ آیات بطور دلیل مسئلہ بھی آجائیں گی' وہاں موقع بموقع ہم ان کا ترجمہ بھی ذکر کرتے جائیں گے۔ ان شاء اللہ

زناکاری صرف امت اسلامیہ کے یہاں ہی قبیح و حرام نہیں بلکہ یہ تو پہلی قوموں اور شریعتوں اور بادیہ نشین و غیر مہذب قبائل میں بھی اسی طرح بری نگاہ سے دیکھی جاتی ہے حتی کہ یہ تو وہ فعل رذیل ہے وذلیل ہے کہ بعض جانوروں کے یہاں بھی اس کی مذمت کی مثال ملتی ہے اور ان سب کی تفصیلات آپ کو کتاب ہذا میں ملیں گی ان شاء اللہ

یہاں اس بات کی وضاحت بھی کرتے جائیں کہ یہ کتاب دراصل ہمارے کچھ ریڈیو پروگراموں پر مشتمل ہے جو ریڈیو متحدہ عرب عمارات ام القیوین کی

سورہ اعراف ۔ ۲۸
المعجم الفہرس لالفاظ القرآن ' طبع دار الفکر بیروت
المعجم الوسط ۔ طبع استنبول ترکی و تقسیم دار الاداب ۔ شارجه
مترادفات القرآن راغب بتحقیق صفوان عدنان ۔ طبع دار القلم دمشق
مفردات القرآن مولانا عبدالرحمن کیلانی طبع لاہور
الزنا ومکافحته عمر [illegible] صفحه [illegible] طبع مؤسسة الرساله بیروت

اردو سروس سے روزانہ بعنوان "دین ودنیا" نشر ہوتے رہے ہیں۔

انہیں کتابی شکل میں ڈھالنے کے لئے ہم اپنے عزیز مولانا غلام مصطفیٰ فاروق صاحب (سابق امام وخطیب جامع مسجد صناعیہ جدیدہ عجمان متحدہ عرب امارات) کے شکر گزار ہیں کہ جنہوں نے نہ صرف اس موضوع کی ترتیب و تبییض کی بلکہ اس کی اشاعت کا بوجھ بھی اٹھایا' ان کے علاوہ جن احباب نے بھی کسی طرح اس کتاب کی طباعت میں تعاون فرمایا ہم ان سب کے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکر گزار ہیں فَجَزَاهُمُ اللهُ اَحْسَنُ الْجَزَاءِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو شرف قبول سے نوازے۔

قارئین کے لئے اسے رہنمائی کا باعث اور مؤلف ومرتب کے لئے دنیا وآخرت کی بھلائیوں کا ذریعہ بنائے آمین یا رب العالمین۔

والسلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

ابو عدنان

محمد منیر قمر ترجمان سپریم کورٹ

الخبر ۳۱۹۵۲ 'سعودی عرب

بروز جمعة المبارک

۱۶ جمادی الاولی/۱۴۲۰ھ / ۲۷ اگست ۱۹۹۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انسانوں کے مختلف معاشروں' متعدد ادوار مختلف ادیان و شرائع' آسمانی کتب و صحف اور کتاب و سنت کے حوالے سے بات کرنے سے پہلے آیئے دیکھیں کہ یہ فعل جانوروں کے یہاں بھی کس طرح مذموم ہے اورانہوں نے اس کی مذمت کے لئے کیاانداز اختیار کیا؟

زنا

جانوروں کے یہاں

جانوروں میں سے ہی ایک بندر بھی ہے' جوانسانوں سے کافی مانوس ہے اور سدھایا بھی جاتا ہے اور اس کے یہاں کچھ فطانت یا سوجھ بوجھ کا پایا جانا بھی معروف ہے' لیکن اس کے باوجود بندر ایک جانور ہی تو ہے' اس فحاشی و بدکاری کو تو بندروں نے بھی برا قرار دے دیا ہے۔

ایک واقعہ

جس کی مثال کسی عام سی کتاب میں نہیں بلکہ قرآن کریم کے بعد دنیا کی صحیح ترین کتاب۔ صحیح بخاری شریف کتاب مناقب الانصار' باب القسامہ فی الجاہلیۃ

میں حضرت عمر بن میمون رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔

﴿ رَأَيْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قِرَدَةً اِجْتَمَعَ عَلَيْهَا قِرَدَةٌ قَدْ زَنَتْ، فَرَجَمُوْهَا فَرَجَمْتُهَا مَعَهُمْ ﴾ (۱۶)

حضرت عمر بن میمون رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں میں نے عہد جاہلیت میں دیکھا کہ بندروں کا ایک گروہ بندریا کے گرد جمع ہو گیا جس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا اور انہوں نے اسے سنگسار کر دیا' اور ان کے ساتھ میں نے بھی اسے رجم و سنگسار کیا تھا۔

اس حدیث کے متن اور سند کی صحت کے لئے یہی کافی ہے کہ یہ صحیح بخاری شریف کی حدیث ہے' اور اگر کسی کو اس سلسلہ میں کسی قسم کا کوئی اشکال ہو تو وہ فتح الباری جلد ہفتم صفحہ ۱۶۰'۱۶۱ دیکھ سکتا ہے' جہاں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بڑی کافی وشافی تفصیل بیان کی ہے اور انہوں نے اسماعیلی کے حوالہ سے اس قصے کو بالتفصیل بھی بیان کیا ہے۔

اور اس مفصل قصہ کو ان کے معاصر علامہ بدر الدین عینی رحمہ اللہ نے اپنی شرح عمدۃ القاری میں بھی نقل کیا ہے۔ (۱۷)

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی معروف کتاب "الجواب الکافی لمن سئال عن الدواء الشافی" میں اس قصے کو ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے "زناکاری اتنا فحش کام ہے کہ اس کی فحاشی نوع انسانی کے ذہنوں میں جاں گزین ہو چکی ہے اور اس پر بس نہیں بلکہ یہ تو جانوروں کے یہاں بھی بڑا فحش کام ہے اور غلیظ فعل ہے۔"

اور آگے انہوں نے بخاری شریف میں مذکور بندروں والا واقعہ نقل کیا ہے۔ (۱۸)

۱۶۔ بخاری مع الفتح ۷/ ۱۵۶' طبع دار الافتاء' ومکتبہ سلفیہ' القاہرہ' مصر

۱۷۔ عمدۃ القاری جلد ششم' جز ۱۶' صفحہ ۳۰۰' طبع دار الفکر' بیروت۔

۱۸۔ الجواب الکافی' صفحہ ۱۳۲' طبع مکتبہ الریاض الحدیث' الریاض' کتاب لا تقربوا الزنا' صفحہ ۵۰۴

طبع الریاض، سعودی عرب.

یہ تو بات تھی ایک غیر انسانی مخلوق، ایک جانور، بندر کے بارے میں کہ ان کے یہاں بھی زنا بہت بدکاری شمار ہوتا ہے حتی کہ انہوں نے اس کا ارتکاب کرنے والی ایک بندریا کو سنگسار کیا اور یہی سزا شادی شدہ زانی عورت کے لئے اسلام میں بھی ہے جس کی تفصیل آگے چل کر ہم ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ

زنا

انسانوں کے یہاں

جو فعل غیر انسانی مخلوق کے یہاں اتنا قابل گرفت و مذمت ہے وہ بنی نوع انسان کے یہاں کتنا قابل عقاب وملامت ہو سکتا ہے یہ کوئی ڈھکی چھپی بات تو ہے نہیں لیکن پھر بھی تذکیر کے لئے ہم یہ بات ذکر کر دینا مناسب سمجھتے ہیں کہ نہ صرف مہذب و متمدن قومیں بلکہ بنی نوع انسان کے تمام طبقے جو فطرت سلیمہ کے مالک تھے، وہ شہروں کے رہنے والے تھے یا دیہات کے وہ پہاڑوں کی کوخوں میں زندگی بسر کرتے تھے یا گھنے جنگلوں اور لق ودق صحراؤں یا چٹیل میدانوں میں وہ سب اس فحاشی وبدفعلی کو برا سمجھتے تھے اور بدکاری کا ارتکاب کرنے والے کو سزا دیتے تھے۔

زنا

بعض بادیہ نشین و جنگلی قبائل کے یہاں

زنا بنی نوع انسان کے تمام طبقوں اور تاریخ انسانی کے سبھی ادوار میں انتہائی برا فعل شمار کیا جاتا رہا ہے' حتیٰ کہ بادیہ نشین و جنگلی قبائل جن کے بارے میں کہا جاسکتا ہے کہ ان کے یہاں عفت و عصمت کے تحفظ کا کوئی خاص انتظام واہتمام اور معیار نہ تھا' اس کے باوجود ان میں بھی کتنے قبائل و شعوب اور قومیں گزریں جن کے یہاں گوہر عصمت و عفت کی حفاظت ضروری خیال کی جاتی تھی' اور لاپرواہی کر کے فحاشی کا ارتکاب کرنے والے مرد و زن کو سخت سزائیں دی جاتی تھی اور ہر معاشرے میں اُس برائی کی الگ الگ حیثیت ہونے کی وجہ سے ان کے یہاں سزائیں بھی مختلف تھیں ہم یہاں مختلف افریقی بادیہ نشین قبائل اور دوسرے صحرائی و جنگلی قبائل کے یہاں مروج سزاؤں کا مختصر تذکرہ کرتے ہیں' تاکہ اس برائی کی قباحت و شناعت کھل کر واضح ہو جائے چنانچہ

1۔ قبیلہ ٹاکو

مشرقی افریقہ کے قبائل میں سے قبیلہ ٹاکو (Taicoue) کے لوگ لڑکی کو بہلانے پھسلانے اور خراب کرنے والے شخص کو اس کے اس فعل پر اتنا مالی جرمانہ کرتے تھے جتنی پچاس گایوں کی قیمت ہو سکتی ہے۔

2۔ قبیلہ بنی امرماریا

قبیلہ بنی امرماریا (Beni Amer Marea) کے لوگوں کے یہاں زانی لڑکے اور لڑکی کو قتل کر دیا جاتا ہے۔

3- قبائل ٹیسانہ

قبائل ٹیسانہ (Tessana) کے یہاں زانی لڑکے کے والد کو بطور جرمانہ سکہ رائج الوقت کرڈی (Kurdi) سے مبلغ ایک لاکھ کرڈی ادا کرنا پڑتا ہے۔

4- قبیلہ بنی مزاب

قبیلہء بنی مزاب (Beni Mazab) کے یہاں لڑکی کو بہکانے اور فحاشی کے ارتکاب پر آمادہ کرنے والے کو دو لاکھ فرنک ادا کرنے کے بعد چار سال کی مدت کے لئے ملک بدر کردیا جاتا ہے۔

5- قبیلہ بازیبا

قبیلہ بازیبا (Baziba) کے لوگوں کے یہاں زنا کاروں کے ہاتھ پاؤں باندھ کرانہیں بحیرہء وکٹوریہ میں پھینک دیا جاتا ہے۔

6- قبیلہ باکوکی

قبیلہء باکوکی (Bakoki) کے یہاں فحاشی کی مرتکب لڑکی کو گھر سے دھتکار دیا جاتا ہے' اور زانی لڑکے کو بطور جرمانہ چار گائے دینے کا حکم دیا جاتا ہے ایک رئیس قبیلہ کے لئے اور تین لڑکی کے باپ کے لئے (یہ سزا اگرچہ بظاہر لڑکے کی نسبت تو معمولی ہے لیکن اس سے یہ بات تو واضح ہو جاتی ہے کہ یہ فعل ان کے یہاں بھی قابل مواخذہ اور باعث نفرت ہے۔

یہ تو مشرقی افریقہ کے چھ بادیہ نشین یا جنگلی وبدوی قبائل کے یہاں زنا کی مختلف سزاؤں کا تذکرہ ہے اب مغربی افریقہ کے قبائل دیکھیں۔

7- جنگلی قبائل

مغربی افریقہ کے جنگلی قبائل میں بھی اسی قسم کی سزائیں مروج رہی ہیں' ان کے یہاں لڑکی کو قبیلہ بدر کردیا جاتا ہے اور لڑکے کو اس کی سزا دی جاتی تھی

8- قبیلہ گائیکہ

قبیلہ گائیکہ (Gaika) میں لڑکی کو بہلانے کی سزا کبھی دو اور کبھی تین مویشیوں کے ادا کرنے کی شکل میں دی جاتی تھی۔

9- قبائل ماروزز

سفید فام استعمار کے آسٹریلیا پر قبضہ سے قبل ڈارلنگ (Darling) نامی علاقے میں پائے جانے والے والے قبائل ماروزز کے یہاں عزت وناموس اور عصمت وعفت کے تحفظ پر بڑی توجہ دی جاتی تھی اور زانیوں کو سزائے موت دی جاتی تھی۔

10- مغربی وکٹوریہ کے قبائل

مغربی وکٹوریہ کے قبائل میں اس جرم پر اتنی کڑی سزا دی جاتی تھی' جو آگ سے جلانے یا موت دینے تک بھی ہوتی تھی' نتیجتاً ان قبائل میں یہ بدکاری بہت ہی نادر الوجود تھی۔

11- قبیلہ نیاسز

قبیلہ نیاسز (Niases) کے لوگ بھی بدکار مرد وزن کو سزائے موت ہی دیتے تھے۔

12- جنوبی افریقہ کے بعض قبائل

جنوبی افریقہ کے بعض قبائلی علاقوں میں زنا کی سزا مالی جرمانہ سے لے کر قتل کر دینے یا غلام بنا لینے تک ہے۔

13۔ یوگنڈا کے بعض قبائل

یوگنڈا کے بعض قبائل مجرم کو آگ سے جلا کر خاکستر کر دیتے ہیں۔

14۔ اشانتی نامی قبائل

کے لوگ بدکار کو یوں سزا دیتے ہیں کہ اس کی ناک اور کان کاٹ لیتے ہیں اور اسے اسی عار کی حالت میں عمر بھر کے لئے غلام بنا لیتے ہیں۔

15۔ سلیمی قبائل

میں بھی زانی کو غلام بنا لیا جاتا ہے۔

16۔ کوریاک قبیلہ

امریکی جنگلی قبائل میں سے کوریاک قبیلہ کی لوگ بھی رنگے ہاتھوں پکڑے جانے والے بدکار مرد و زن کو قتل کر دیتے ہیں۔

17۔ امریکی ریڈ انڈین

لوگوں کے یہاں بھی زانی کی سزا قتل ہے

18۔ قبائل کیلی فورنیا

میں سے ہوبسوس نامی قبیلہ کے یہاں زنا میں قصاص مروج ہے، کہ زانیہ کا شوہر زانی کی بیوی سے شادی کر لیتا ہے۔

19۔ قبائل مودوس

کے لوگ زانی کا پیٹ چاک کر دیتے ہیں

20-21۔ کومانس اور سوماس

کے لوگ زانی کی ناک اور کان کاٹ دیتے ہیں

22۔ کیلی فورنیا کے قبائل

میں سے ہی بعض کے یہاں مالی جرمانہ کیا جاتا ہے اور اگر مجرم وقت پر جرمانہ کی رقم ادا نہ کر سکے تو عقاباً اس کی آنکھ پھوڑ دی جاتی ہے' یا پھر اسے غلام بنا لیا جاتا ہے اور زانیہ کی ناک اور کان کاٹ دیتے ہیں (جو عمر بھر داغ بدنامی بنے رہتے ہیں۔)

23۔ جنوبی امریکہ کے بعض قبائل

بھی زانی اور زانیہ کو سزائے قتل ہی دیتے ہیں۔

24۔ قبیلہ الانکا

الانکا نامی قبیلہ کے یہاں تو زنا کی سزا بڑی ہوشربا ہے' کہ زانی اور اس کے تمام اہل خانہ واقارب اور تعلق داروں کو قتل کر دیتے ہیں۔

25۔ قدیم پیرو

کے لوگ بھی زانی کو سزائے موت دیتے آئے ہیں۔

26۔ میکسیکی قبائل

کے یہاں عورت کا اپنی عفت وناموس کی حفاظت کرنا اشد ضروری ہے اور فحاشی کے ارتکاب پر اس کی سزا موت ہے۔

اور ایسی ہی سزائیں

27 چلنکٹ (Chlinkit)

28)مینلوٹو (Menloutou)

29 سلیو کوسٹ کے کاؤ(Coue) نامی زبان بولنے والے قبائل

30 قبائل باٹونگو(Batongo)علاقہ

31 اینٹرن ڈروا(Anterndroua) کے قبائل گولڈن کوسٹ گھانا کے۔

32 ایچی زبان بولنے والے قبائل مشرقی افریقہ کے قبائل۔

33 رینڈائیل (Rendile)اور

34 ٹروقویس (Troquois)اسی طرح

35 ابی پونیز (Abi Ponies)

36 اگو رو ٹیس ڈی لوکون(Igorotes De Luccn)

37 اور علاقہ برینو اور نوویلز گالز(Vouvelles Gallas) کے قبائل میں بھی انہیں سے ملتی جلتی سزائیں دی جاتی رہی ہیں۔

38۔ انڈیا کے بعض جنگلی قبائل

میں سے بودو(Bodo) اور دھیمالز (Dihmals) کے یہاں بھی شادی شدہ وغیر شادی شدہ ہر مرد و زن کے لئے عفت و پاکدامنی اور بدکاری سے مکمل اجتناب لازم تھا۔

39۔ ٹونگوزز (Taungouzes)

ٹونگوزز نامی قبیلہ کے لوگ بدکاری کا ارتکاب کرنے والوں کو مالی و جسمانی ہر دو طرح کی سزا دیتے ہیں۔

40- تھلنکٹ(Thlinlit)

تھلنکٹ نامی قبیلہ کے لوگوں میں مروج ہے کہ مالی سزا کے طور پر وہ بد کار آدمی کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ عورت کے خاندان والوں کے لیے مناسب تحائف پیش کرکے ان کے غیظ و غضب کو کم کردے۔

41- جزائر نیو کلدانیہ

جزائر نو کلدانیہ کے رہنے والے بعض لوگ تو زانی کو قتل کردیتے ہیں اور بعض اسے ویسی ہی سزا دیتے ہیں جیسی اس نے اپنے فعل سے ایک خاندان کو دی ہوتی ہے۔

42- جزائر بولینزیہ

جزائر بولینزیہ کے لوگ انتہائی اخلاقی پستی میں واقع ہونے کے باوجود زنا کو قبول نہیں کرتے اور زانی کو سخت مار مارتے ہیں جس سے کبھی موت بھی واقع ہو جاتی ہے۔)(۱۹)

اور یہ جو تفصیلات ہم نے آپ کے سامنے رکھ دی ہیں ان سے غرض یہ ہے کہ آپ دیکھ سکیں کہ وہ قبائل جو جنگلی اور بادیہ نشین کہلاتے ہیں اور کسی آسمانی کتاب اور شریعت کے تابع نہیں ان کے یہاں بھی اس فحاشی کی قباحت عیاں ہے اور وہ بھی محض انسانی معیار اخلاق کی رو سے یہ سزائیں دیتے ہیں' تو کسی صاحب کتاب و شریعت قوم وامت کے یہاں یہ فعل بہت بڑا جرم کیوں نہ ہو گا اور اس کی سزا سخت ترین کیوں نہ ہو گی؟

۱۹- تفصیل کے لئے دیکھئے کتاب الزنا مکافحتہ' ص ۱۴۔۲۱)

زنا

اقوام قدیمہ کے یہاں

ان جنگلی قبائل کی طرح کتنی ہی قدیم قومیں بھی ایسی گزری ہیں جن کے یہاں اس کی سخت سزا مروج تھی مثلاً

1۔ ہندی اقوام

ابو منصور ثعالبی نے اپنی کتاب 'ثمار القلوب فی المضاف والمنسوب میں کتاب المسالک والممالک کے مصنف کے حوالے سے لکھا ہے کہ ہندی اقوام میں سے اکثر کے یہاں تو اباحیت وفحاشی کی کوئی خاص روک ٹوک نہیں تھی لیکن انہی میں سے بعض ملوک کے یہاں یہ عالم تھا کہ وہ اپنی اقوام میں بدکاری کو بہت برا سمجھتے' اور قتل تک کی سزا بھی دیتے تھے۔

2۔ ہندوؤں کے چار طبقات

ہندوؤں میں ایک خود ساختہ تقسیم بڑی معروف ہے کہ انہوں نے اپنے لوگوں کو چار طبقات میں تقسیم کر رکھا ہے' جن میں سے تین بڑی ذاتیں شمار ہوتی ہیں' جن میں سے (برہمن) کشتری (کھتری) اور ویش کا شمار ہوتا ہے' جبکہ ایک طبقہ کو گھٹیا طبقہ شمار کیا جاتا ہے جنہیں انہوں نے شودر کا نام دے رکھا ہے' جنہیں اچھوت سمجھا جاتا ہے۔ (۲۰)

اسی تقسیم کے نتیجہ میں ہندو مذہب میں زناکاری کی سزا بھی مختلف صورتوں میں مختلف ہے مثلاً منو کی دھرم شاستر' ادھیائے ۱۸ اشلوک ۳۶۵۔۳۶۶

۲۰۔ مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ' چوہدری غلام رسول ایم اے' طبع علمی کتب خانہ' لاہور

اور ۳۷۷ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ عورت شودر ہو اور مرد اونچے طبقوں میں سے کسی طبقہ کا آدمی ہو تو سزا معمولی لعنت پھٹکار تک رہتی ہے لیکن اگر معاملہ اس کے برعکس ہو تو سخت سزا دی جاتی ہے' جو سزائے موت بھی ہو سکتی ہے' اور مرد و زن دونوں دونوں ہی برہمن ہوں تو کل سزا ایک چوتھائی رہ جاتی ہے۔ (۲۱)

یہ سزائیں مروج رہی ہیں یا نہیں البتہ ان کے یہاں معتبر کتب میں مذکور ضرور ہیں

3۔ آریہ سماج

عہد قدیم میں آریہ سماج میں بھی یہ فحاشی بڑی مذموم تھی' اور آریہ قوم کے لوگ ازدواجی امانت کے تحفظ کو بڑی اہمیت دیتے تھے' اور مرد و زن میں سے جو بھی اس امانت میں خیانت کا ارتکاب کرتا اسے سخت سزائیں دی جاتی تھیں' جبکہ عورت کی خیانت پر تو اسے اور بھی سخت سزا دی جاتی تھی' اور دین عیسائیت ونصرانیت کے ظہور کے آغاز تک یہی سلسلہ جاری رہا' بلکہ ایک زمانہ گزرنے تک بھی اس قانون میں فرق نہ آیا۔

4۔ چینی اقوام

چینیوں کے یہاں شادی شدہ عورت کے ارتکاب زنا کو بہت ہی رزیل حرکت شمار کیا جاتا ہے اور وہ اکثر اس کی سزا زانیہ کے ٹکڑے ٹکڑے کر دینے کی شکل میں نافذ کرتے ہیں' اور اگر کوئی غلام کسی آزاد عورت سے بد فعلی کرے تو اس صورت میں سزا انتہائی سخت ہو جاتی ہے' اور اگر وہ ہم پلہ ہوئے' تو عورت

۲۱۔ [illegible] تفہیم القرآن [illegible]

کو طلاق اور مرد کو گلا دبا کر ہلاک کر دینے کی سزا دی جاتی ہے۔

5۔ تبتی اقوام

اہل تبت یا تبتی قوم میں ارتکاب زنا پر مالی سزا دی جاتی ہے' جو مجرم مرد 'عورت کے شوہر کو ادا کرتا ہے

6۔ قوم جرگس

قوم جرگس کے یہاں زانیہ کی سزا یہ رکھی گئی ہے کہ وہ اس عورت کے دونوں کانوں میں بڑے بڑے چھید کر دیتے ہیں جو عار کی علامت بنے رہتے ہیں اور شوہر اسے طلاق دے کر اس کے مائکے بھیج دیتا ہے اور وہ بھی اسے اپنے گھر نہیں رکھتے بلکہ اسے قتل کر دیتے ہیں یا پھر بیچ دیتے ہیں' جو ان کے یہاں دوا ہے۔

7۔ یونانی قوم

یونانی تہذیب اور یونانی قوم کی اخلاقی گراوٹ کسی سے پوشیدہ نہیں لیکن ان کے مذہب ایتھنز کی رو سے لڑکی کے لئے اپنا گوہر عصمت اور در عصمت محفوظ رکھنا ضروری امر ہے اور اگر کوئی اس کی پاکدامنی کو داغ دار کرنے کا ارتکاب کرے تو اس کی سزا موت ہے

8۔ موسونس کا قول

یونانی پروفیسروں اور دانشوروں نے سختی کے ساتھ اس فحاشی کی تردید کی ہے' چنانچہ موسونس (Musonius) نے کہا ہے' کہ شرعی و قانونی شادی کے بغیر کسی سے جنسی تعلقات استوار قطعا صحیح نہیں ہے

9۔ ڈائین کرائیسوس ٹوم کا قول

ڈائین کرائیسوس ٹوم (Dionchrysos Tome) اس تمنا کا اظہار کرتے رہتے تھے کہ اے کاش سخت قوانین کے ذریعے بدکاری کا نام و نشان تک مٹا دیا جائے

10۔ پروفیسر پائیتھا گور کا قول

پروفیسر پائیتھا گور (Pythagore) اپنے شاگردوں کو اس بات کے قائل کرنے کی کوشش کرتے رہتے تھے کہ وہ بہرحال عفت و پاکدامنی کو ہاتھ سے نہ جانے دیں

11۔ افلاطون کا قول

معروف عالمی شخصیت افلاطون نے کہا ہے کہ 'ہر انسان پر واجب ہے کہ وہ کسی شریف عورت کو برے ارادے سے چھوئے تک نہیں جب تک کہ وہ اس کی شرعی بیوی نہ ہو اور انسان کو چاہیئے کہ وہ شاذ و فاسد اور غیر قانونی افعال کا ہر گز ارتکاب نہ کرے۔

12۔ ارسطو کا قول

اور اسی پائے کے دوسرے شخص ارسطو نے کہا ہے کہ 'شوہر کو چاہیے کہ وہ ازدواجی امانت کی مکمل حفاظت کرے جبکہ عورت کے لئے تو مطلقاً جائز ہی نہیں کہ وہ اس ازدواجی امانت میں خیانت کرے اور اپنی عصمت و عفت کا سودا کرے۔ (۲۲)

۲۲۔ ایڈورڈ ویسٹ مارک کتاب "اخلاقی اقدار و ضوابط کا ارتقاء بحوالہ الزنا و مکافحتہ ص ۲۳ تا ۳۸ ملخصاً

13۔ رومانی قوم

یونانی تہذیب وقوم کی طرح ہی رومانی تہذیب وقوم کا معاملہ بھی ہے کہ باوجود تمام تر اخلاقی انحطاط وابتری کے ان کے بڑوں کو قوم کے فساد وبگاڑ کو ختم کرنے کی فکر دامن گیر رہتی تھی جس کا ثبوت یہ ہے کہ جولیان نے جو قانون وضع کر کے لاگو ونافذ کیا تھا اس کا مقصد وحید یہی تھا کہ رومانی خون کو فساد و بگاڑ سے بچایا جائے بدکار عورتوں کی ناقدری و تحقیر ہو' اور ان کے اقارب سے بیاہ شادی نہ رچائی جائے اور اس میں زانی کی سزا انتہائی سخت رکھی گئی تھی یہ الگ بات ہے کہ وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ اس قانون کی تاثیر کم اور گرفت ڈھیلی پڑتی گئی اور اخلاقی انحطاط و جنسی انارکی نے ڈیرے ڈال لئے لیکن اچھی فطرت کے لوگ ہر جگہ اور ہر زمانے میں پیدا ہوتے ہی رہتے ہیں

14۔ ۱۸ء قبل مسیح

۱۸ قبل مسیح میں پھر ایک قانون بنایا گیا'جس کا تذکرہ ایوجین البرٹن (Eugene Albertinn) نے اپنی کتاب رومن ایمپائر (L,Empire Romain) میں کیا ہے 'کہ فحاشی کی روک تھام اور اس کی بیخ کنی کے لئے وہ قانون وضع کیا گیا جس میں عورت کو بھی برابر شریک جرم شمار کیا گیا' اور غیر قانونی جنسی تعلقات پر سخت سے سخت سزائیں مقرر کی گئیں 'کہ زانی کو قتل کر دیا جائے یا مالی تاوان لے کر چھوڑ دیا جائے یا اس کی آدھی جائیداد ضبط کر کے اسے ملک بدر کر دیا جائے۔

15۔ ۱۹ء قبل مسیح

۱۹ء قبل مسیح میں اور بھی سخت قوانین نافذ کیے گئے جن میں فحاشی و بے

حیائی اور اخلاق باختگی کو چیلنج کیا گیا۔

16۔ یورپ کا عہد قدیم

آج کا یورپ اخلاقی انحطاط وگراوٹ اور جنسی بے راہ روی میں اپنا ثانی نہیں رکھتا' لیکن عہد قدیم سے ان کے یہاں بھی اس پر سزائیں دی جاتی تھیں' حتی کہ قدیم یورپی اقوام میں بدکاری کی سزا کسی کو قتل کر دینے سے بھی سخت تھی خصوصا جرمن اور انگلش لوگوں کے یہاں وہ زانی کو کوڑے مار مار کر ہلاک کر دیتے تھے ' پھر بعد میں اس سزا میں کچھ تخفیف کر دی گئی اور پھر بھی اتنی سزا ضرور رہی کہ زانی کو ملک بدر کر دیتے اور زانیہ کے ناک کان کاٹ دیتے تھے

17۔ قدیم مصری اقوام

مصر آج تو ایک عربی واسلامی مملکت ہے لیکن جب کبھی ایسا نہیں تھا اس وقت بھی قدیم مصری اقوام میں زناکاری کو بہت برا سمجھا جاتا تھا ڈیو ڈور صقلی کے سفر نامہ مصر سے نقل کرتے ہوئے اور محاسن آثار الاولین فیماللنساء وما علیھن فی قوانین قدماء المصریین' کے حوالے سے معروف عربی مؤرخ عمر رضا کحالہ نے لکھا ہے کہ قدیم مصری قوم کے یہاں زنا کی سزا یہ دی جاتی تھی کہ اگر اس نے جبر سے کام لیا ہے تو اس کے اعضاء تناسل کاٹ دیئے جاتے تھے اور اگر جبر نہیں کیا تو سو کوڑا مارا جاتا اور زانیہ کی ناک کاٹ کر اسے نشان عبرت بنادیا جاتا تھا۔ (۲۳)

18۔ بابل-19 اشور 20۔ قدیم ایران

قریب قریب ایسی ہی سزائیں بابل' اشور' اور قدیم ایران میں بھی مروج

۲۳۔ الزنا و مکافحتہ' ص ۲۹

تھیں

21۔ سکسونی قوم

رومانیہ کے سکسونیہ کو فتح کرنے کے زمانہ تک سکسونی قوم کے لوگ بھی زانی مرد و زن کو سخت سزا دیتے تھے علاقہ کے ارباب حل و عقد اور اعلی افسران زانیہ کے گھر والوں کو مجبور کر دیتے کہ وہ لڑکی کو دھکتی آگ کے الاؤ میں جھونک دیں اور اسے جلا کر خاک کا ڈھیر بنا دیں اور اس فحاشی میں اس کے شریک کار لڑکے کو کسی چیز پر لٹکا کر اس کے نیچے لکڑیوں کا ڈھیر لگا دیا جاتا اور پھر اس لکڑی کو آگ دے دیتے اس طرح زانی کو جلا دیتے تھے اور کبھی ایسا ہوتا کہ زانیہ کو کوڑے مارے جاتے یا چھریوں کے ساتھ اس کے جسم کو چوکے لگائے جاتے اور یہ کام گاؤں کی عورتیں کرتیں اور کوڑوں یا چھری کانٹے کا یہ کھیل اس وقت تک جاری رہتا جب تک زانیہ مر نہ جاتی اور یہ طریقہ سزا سینٹ بونی فیس (Saint Boni Face) کے زمانے تک جاری رہا۔ (۲۵)

متفق علیہ چیز

اس فعل زنا کا اخلاقاً برا ہونا' معاشرتی حیثیت سے معیوب و قابل مؤاخذہ اور مذہبی اصطلاح میں گناہ ہونا ایک ایسی چیز ہے جس پر قدیم ترین زمانے سے لے کر آج تک تمام انسانی معاشرے متفق رہے ہیں اور ان میں بجز ان مٹھی بھر لوگوں کے جنھوں نے اپنی عقل کو نفس پرستی کے تابع کر دیا ہے یا جنھوں نے خبطی پن کی اپچ کو فلسفہ طرازی سمجھ رکھا ہے کسی نے آج تک اختلاف نہیں کیا اس عالمگیر اتفاق رائے کی وجہ یہ ہے کہ انسانی فطرت خود زنا کی حرمت کا تقاضا

۲۴۔ تفہیم القرآن ۳۲۱/۳

۲۵۔ الزنا و مکافحتہ' ص ۴۹۔ ۵۰   تفہیم القرآن جلد ۳' ص ۳۲۱۔ ۳۲۲

کرتی ہے نوع انسانی کی بقاء اور انسانی تمدن کا قیام دونوں اس بات پر منحصر ہیں کہ عورت اور مرد محض لطف اندوزی کے لئے ملنے اور پھر الگ ہو جانے میں آزاد نہ ہوں بلکہ ہر جوڑے کا باہمی تعلق ایک مستقل اور پائیدار عہد وفا پر استوار ہو جو معاشرے میں معلوم و معروف بھی ہو جسے معاشرے کی ضمانت بھی حاصل ہو اس کے بغیر انسانی نسل ایک دن کے لئے نہیں چل سکتی کیونکہ انسان کا بچہ اپنی زندگی اور اپنے انسانی نشوونما کے لئے کئی برس کی دردمندانہ نگہداشت اور تربیت کا محتاج ہوتا ہے اور تنہا عورت اس بار کو اٹھانے کے لئے تیار نہیں ہو سکتی جب تک مرد اس کا ساتھ نہ دے جو اس بچے کے وجود میں آنے کا سبب ہو اسی طرح اس معاہدے کے بغیر انسانی تمدن بھی برقرار نہیں رہ سکتا کیونکہ تمدن کی تو پیدائش ہی ایک مرد اور ایک عورت کے مل کر رہنے' ایک گھر اور ایک خاندان میں لانے اور پھر خاندانوں کے درمیان رشتے اور رابطے پیدا ہونے سے ہوئی اگر عورت اور مرد گھر اور خاندان کی تخلیق سے قطع نظر کر کے محض لطف اندوزی و شہوت رانی کے لئے آزادانہ ملنے لگیں تو سارے انسان بکھر کر رہ جائیں اجتماعی زندگی کی جڑ کٹ جائے اور وہ بنیاد باقی نہ رہے جس پر تہذیب و تمدن کی یہ عمارت اٹھی ہے۔

ان وجوہات کی بنا پر عورت اور مرد کا ایسا آزادانہ تعلق جو کسی معروف و مسلم عہد وفا پر مبنی نہ ہو انسانی فطرت کے خلاف ہے اور انہی وجوہات کے پیش نظر انسان اسے ہر زمانے میں ایک سخت عیب' ایک بڑی بد اخلاقی اور شدید گناہ سمجھتا رہا ہے' انہی وجوہات کے نتیجہ میں ہر زمانے میں انسانی معاشروں نے نکاح کی ترویج کے ساتھ ساتھ زنا کے سد باب کی بھی کسی نہ کسی طور پر ضرور کوشش کی ہے البتہ اس کوشش کی شکلوں میں مختلف قوانین اور اخلاقی و تمدنی اور مذہبی نظاموں میں فرق رہا ہے جس کی بنیاد دراصل اس فرق پر ہے کہ نوع اور

تمدن کے لئے زنا کے نقصان دہ ہونے کا شعور کہیں کم ہے اور کہیں زیادہ' کہیں واضح ہے اور کہیں دوسرے مسائل میں الجھ کر رہ گیا ہے۔ (۲۶)

اہل کتاب کے یہاں

یہ بدکاری وفحاشی ہر جگہ اور ہر زمانے میں ہی نفرت کی نگاہ سے دیکھی گئی خصوصا جبکہ غیر اہل کتاب قبائل واقوام کے حوالے سے بات کی جاچکی ہے اور اہل کتاب مذاہب وامم کے یہاں بھی یہ فعل بڑا حقیر شمار ہوتا چلا آرہا ہے اور اس کی سزا سخت سے سخت دی جاتی ہے

یہود کے یہاں

یہود کو ہی لے لیجئے' انہوں نے اگرچہ تورات میں اپنی طرف سے تحریف اور ردو بدل کر دیا ہے اس کے باوجود انکی کتاب مقدس میں زنا کی سزا کا تذکرہ موجود ہے۔

یہودیوں کی فریب کاری کا ایک واقعہ

اس سلسلہ میں ہم ان کی اپنی محرف کتابوں کے حوالوں سے قبل صحیح بخاری و مسلم ابو داوٗد و ترمذی' ابن ماجہ' معجم طبرانی کبیر' دارمی' موطا امام مالک اور مسند احمد و براز کے حوالہ سے بتانا چاہتے ہیں کہ یہودیوں کے یہاں سزائے زنا کیا ہے؟ چنانچہ ان ذکر کی گئی کتب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

۲۶۔ تفہیم القرآن' جلد ۳' ص ۳۱۹۔ ۳۲۰

﴿ اِنَّ الْيَهُوْدَ جَاءُوْا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا لَهُ اَنَّ امْرَأَةً مِنْهُمْ وَ رَجُلاً زَنَيَا' فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَجِدُوْنَ فِي التَّوْرَاةِ فِي شَانِ الرَّجْمِ ؟ فَقَالُوْا 'نَفْضَحُهُمْ وَ يُجْلَدُوْنَ ' قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلاَمٍ ' كَذَبْتُمْ اِنَّ فِيْهَا الرَّجْمُ فَاْتُوْا بِاالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوْهَا ' فَوَضَعَ اَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلٰى آيَةِ الرَّجْمِ ' فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَ مَا بَعْدَهَا ' فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلاَمٍ ' اِرْفَعْ يَدَكَ ' فَرَفَعَ يَدَهُ 'فَاِذَا فِيْهَا آيَةَ الرَّجْمِ 'صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ ' فِيْهَا آيَةُ الرَّجْمِ' فَاَمَرَ بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ ' فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يُجْنِئُ عَلَى الْمَرْاَةِ يَقِيْهَا الْحِجَارَةَ ﴾ (۲۷)

کچھ یہودی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بتایا کہ ان کے ایک مرداور ایک عورت نے زنا کیا ہے نبی ﷺ نے ان سے کہا رجم (سنگساری) کے بارے میں تم اپنی تورات میں کیا حکم پاتے ہو؟ انہوں نے کہا ہم انہیں ذلیل کرتے اور کوڑے مارتے ہیں حصرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا' تم جھوٹ بول رہے ہو' تورات میں رجم کی سزا کا تذکرہ موجود ہے تورات لاؤ انہوں نے تورات کھولی ان میں سے ایک نے آیت رجم پر اپنا ہاتھ رکھ لیا اور اس سے پہلے اور بعد والا حصہ پڑھ دیا' حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا اپنا ہاتھ تو اٹھا' اس نے ہاتھ اٹھایا تو دیکھا کہ تورات میں آیت رجم موجود ہے یہودیوں نے کہا اے محمد(ﷺ) انہوں نے صحیح کہا ہے' تورات میں آیت رجم موجود ہے ' تب نبی ﷺ نے ان دونوں

مرد و زن کو رجم کرنے کا حکم دے دیا اور وہ دونوں رجم وسنگسار کر دئے گئے وہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ایک آدمی عورت پر جھکتا تھا تاکہ اسے پتھروں کنکروں سے بچائے۔ (۲۷)

جبکہ صحیح مسلم میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ والی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے یہودیوں کے عالم!

﴿ اُنْشِدُكَ بِاللهِ الَّذِیْ اَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰی مُوْسٰی ' أَ هٰكَذَا تَجِدُوْنَ حَدَّ الزَّانِیْ فِیْ كِتَابِكُمْ ؟ (ای التَّحْمِیْمَ وَالضَّرْبَ) قَالَ : لَا ' وَ لَوْ لَا اَنَّكَ نَشَدْتَّنِیْ بِهٰذَا ' لَمْ اُخْبِرْكَ بِحَدِّهِ الرَّجْمِ وَلٰكِنَّهٗ كَثُرَ فِیْ اَشْرَافِنَا فَكُنَّا اِذَا اَخَذْنَا الشَّرِیْفَ تَرَكْنَاهُ وَاِذَا اَخَذْنَا الضَّعِیْفَ ' اَقَمْنَا عَلَیْهِ الْحَدَّ ' قُلْنَا تَعَالَوْا فَلْنَجْتَمِعَ عَلٰی شَیْءٍ نُقِیْمُهٗ عَلَی الشَّرِیْفِ وَ الْوَضِیْعِ فَجَعَلْنَا التَّحْمِیْمَ وَالْجَلْدَ مَكَانَ الرَّجْمِ ﴾

میں تجھے اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے موسیٰ پر تورات نازل فرمائی کیا تم اپنی کتاب میں زانی کی سزا اسی طرح (یعنی منہ کالا کر کے ذلیل کرنا اور کوڑے مارنا) ہی پاتے ہو؟ اس نے کہا نہیں' اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ قسم نہ دی ہوتی تو میں آپ کو اس کی حد کا ہرگز پتہ نہ دیتا جو کہ "رجم" ہے۔ دراصل ہمارے اشراف اور سرداروں میں زنا کاری عام ہو گئی تو ہم

۲۷۔ بخاری مع الفتح ۲۳۱/۶۔۱۶۶/۱۲
مسلم ۱۳۲۶/۳ قیم محمد فواد الباقی طبع بیروت
ابوداؤد مع العون المعبود ۱۳۱/۱۲
ترمذی مع تحفة الاحوذی مبارکپوری ۴۰۹/۴
موطا امام مالک مع نویر الوالک سیوطی ۳۸/۳/۱۔۳۹
الفتح الربانی ۱۴/۱۶
المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث ۲۲۸/۲'۲۳۰

جب کسی بڑے آدمی کو پکڑتے تو چھوڑ دیتے اور اگر کسی چھوٹے درجے کے آدمی کو پکڑتے تو اس پر حد قائم کرتے تھے پھر یہ کہا گیا کہ کسی ایک فیصلہ پر متفق ہو جانا چاہیے جو سب پر نافذ کیا جایا کرے چنانچہ ہم نے رجم کی جگہ منہ کالا کرنے اور کوڑے مارنے کی سزا طے کرلی۔(۲۸)

صحیحین اور دوسری کتب کے حوالے سے ذکر کی گئی حدیث اس بات کا قطعی ثبوت ہے کہ یہود کے یہاں بھی شادی شدہ زناکاروں کی سزا رجم وسنگساری ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ فعل یہود کے یہاں بھی سخت قابل نفرت تھا اور یہ واقعہ اس اعتبار سے بڑا اہم ہے کہ اس میں یہود کا سنگساری کی سزا سے انکار کرنا اور نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا ان کی کتاب تورات سے سنگساری کی سزا نکال کر بتانا مذکور ہوا ہے اور پھر انہیں کی کتاب کے اس حکم کو نبی اکرم ﷺ نے نافذ بھی کیا تھا اور ان دونوں کو سنگسار کروایا تھا۔

❷ اسی طرح دور حضر تک دستیاب بائبل میں زنا کی قباحت اور اس پر مختلف قسم کی سزاؤں کا تذکرہ موجود ہے چنانچہ کتاب خروج، باب ۲۲ آیت یا فقرہ ۱۶ اور ۱۷ میں ہے

> "اگر کوئی آدمی کسی کنواری کو جس کی نسبت (یعنی منگنی) نہ ہوئی ہو، پھسلا کر اس سے مباشرت کرلے تو وہ ضرور ہی اسے مہر دے کر اس سے بیاہ کرلے لیکن اگر اس کا باپ راضی نہ ہو کہ اس لڑکی کو اسے دے تو وہ کنواریوں کے مہر کے موافق (یعنی جتنا مہر کسی کنواری لڑکی کو دیا جاتا ہو) اسے نقدی دے۔"

❸ اور کتاب استثناء، باب ۲۲ آیت یا فقرہ ۲۸ اور ۲۹ میں بھی یہی حکم ذرا

۲۸۔ صحیح مسلم ۱۷۰۰

مختلف الفاظ میں بیان ہوا ہے اور پھر تصریح کی گئی ہے۔

"کہ مرد سے لڑکی کے باپ کو پچاس مثقال چاندی تاوان دلوایا جائے۔ اور وہ اس شخص کی ایسی بیوی ہو گی جسے آئندہ عمر بھر کبھی طلاق نہیں دے سکے گا۔"

۴ "البتہ اگر کوئی شخص کاہن (یعنی پروہت Priest) کی بیٹی سے زنا کرے تو اس کے لئے یہودی قانون میں پھانسی کی سزا ہے اور لڑکی کے لئے زندہ جلانے کی۔"

۵ ایسے ہی کتاب "احبار" کی آیت یا فقرہ ۱۹ اور ۲۰ میں مذکور ہے۔

"اگر کوئی کسی ایسی عورت سے صحبت کرے جو لونڈی اور کسی ایسے شخص کی منگیتر ہو اور نہ تو اس کا فدیہ دیا گیا ہو اور نہ ہی وہ آزاد کی گئی ہو تو ان دونوں کو سزا ملے، لیکن وہ جان سے نہ مارے جائیں اس لئے کہ عورت آزاد نہ تھی۔"

۶ کتاب احبار ۲۰۔۱۰ میں مذکور ہے۔

"جو شخص دوسرے کی بیوی سے، یعنی اپنے ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرے وہ زانی اور زانیہ ضرور جان سے مار دئے جائیں۔"

۷ کتاب استثناء، فقرہ ۲۲۔ ۲۳ تا ۲۶ میں مذکور ہے۔

"اگر کوئی مرد کسی شوہر والی عورت سے زنا کرتے پکڑا جائے تو وہ دونوں مار دئے جائیں، اگر کوئی کنواری لڑکی کسی سے منسوب ہو گئی ہو (یعنی اس کی منگنی ہو) اور کوئی دوسرا آدمی اسے شہر میں پا کر اس سے صحبت کرے تو تم ان دونوں کو اس شہر کے پھاٹک پر نکال لانا اور ان کو سنگسار کر دینا کہ وہ مر جائیں، لڑکی کو اس لئے کہ وہ شہر میں ہوتے ہوئے نہ چلائی اور مرد کو اس لئے کہ اس نے اپنے ہمسایہ کی بیوی کو بے حرمت کیا لیکن اگر اس آدمی کو

وہی لڑکی جس کی نسبت ہو چکی ہو' کسی میدان یا کھیت میں مل جائے اور وہ آدمی جبراً اس سے صحبت کرے تو فقط وہ آدمی ہی جس نے صحبت کی مار دیا جائے پر اس لڑکی سے کچھ نہ کرنا۔ (۲۹)

❽ اسی طرح ان کی 'کتاب مقدس' بائبل اصحاح ۲۰ لاویین فقرہ ۱۹ اور ۲۰ میں

"بعض قرابت دار عورتوں (چچی و بھابھی) کے نام لے کر ان کے ساتھ بد فعلی و بدکاری کرنے پر ان کی سزا تجویز کی گئی ہے کہ وہ دونوں کبھی صاحب اولاد نہ ہو سکیں بلکہ لاولد ہی مریں۔"

❾ اور بعض دوسری قرابت دار عورتوں کے سلسلے میں لکھا ہے کہ

"زنا کار مرد وزن دونوں یعنی باپ کی بیوی اور بہو کا ذکر ہے اور لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے بہت بڑی رذالت اور ذلیل ترین حرکت کرتا ہے لہٰذا ان ماں بیٹی اور اس آدمی سمیت تینوں کو جلا کر بھسم کر دیں تاکہ یہ ذلالت تم لوگوں میں نہ پھیلنے پائے۔"

اور انہی فقروں میں چوپائے اور ہم جنس کے ساتھ شہوت رانی کرنے کی سزا بھی مذکور ہے کہ

"ان سب کو قتل کر دیا جائے۔"

❿ ایسے ہی بائبل کے عہد قدیم (متعلقہ یہود) اصحاح ۲۷ کتاب استثناء فقرہ ۲۷ اور ۲۸ میں بھی بعض قرابت دار عورتوں (سوتیلی ماں' صرف باپ شریک بہن' صرف ماں شریک بہن اور ساس) کے نام گنوائے ہیں اور لکھا ہے کہ

"ان کے ساتھ مباشرت کا ارتکاب کرنے والا ملعون ہے اور پوری قوم یہود اس کے ملعون ہونے پر آمین کہتی ہے۔"

۲۹۔ بحوالہ تفہیم القرآن' جلد۳' ص ۳۲۲ الزنا و مکافحتہ' ص ۵۶

(انہیں فقروں میں چوپائے کے ساتھ مباشرت کرنے والے پر بھی اللہ کی لعنت اور آمین مذکور ہے)

⓫ ایسے ہی عہد قدیم اصحاح ۲۲ فقرہ ۲۱ '۲۴ میں لکھا ہے کہ

"شادی کے بعد اگر شوہر پر واضح ہو جائے کہ لڑکی باکرہ نہیں ہے تو اسے موت تک سنگسار کیا جائے اس عورت نے باپ کے گھر میں ہوتے ہوئے قوم بنی اسرائیل میں ایک قباحت کو اختیار کیا ہے لہٰذا اپنے مابین سے اس شر کے وجود کا خاتمہ کر دو۔" (۳۰)

⓬ یہود کے یہاں فحاشی وبدکاری کی مذمت وسزا کے سلسلہ میں ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ارشاد منقول ہے۔

"قریب والی عورتوں کو شہوت کی نظر سے مت دیکھو اور کسی قریبی عورت سے زنا کا ارتکاب کیا تو وہ سزائے موت کا مستحق ہے۔"

اور یہاں یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ علماء تلمود یعنی یہود کے مذہبی راہنماؤں نے قریب والے سے بنی اسرائیل کے یہودی لوگ مراد لئے ہیں۔ اور غیر یہود کو تو وہ انسان سمجھنے کو تیار نہیں ہیں جیسا کہ ان کے کبار حاخامات یا راہنماؤں میں سے رشی' بشائی' لیفی' جرسون' میمانور' ٹوم' رابی کرونر اور رابی الیعازر کے اقوال وہفوات سے پتہ چلتا ہے۔ (۳۱)

⓭ کچھ اسی طرح "السنن القویم فی اسفار الکلیم" میں ابراہیم الحورانی نے عہد قدیم یا تورات میں واردہ احکام زنا کی تفسیر و تشریح کے ضمن میں لکھا ہے۔

"اپنے ساتھی (یعنی یہودی) کی عورت سے زنا مت کرو کہ اس کی سزا

۳۰۔ بحوالہ الزنا و مکافحتہ ۵۶

۳۱۔ للتفصیل الزنا و مکافحتہ ۵۷۔۵۸

سنگساری کے ذریعے موت ہے۔" (۳۲)

⓬ اسی تفسیر میں ہی لکھا ہے کہ۔

"علماء ناموس (یہود) کے یہاں جن امور پر رجم کی سزا ہے وہ آٹھ افعال ہیں اور انہیں میں سے ہی مختلف انواع کے زنا اور والدین کی نافرمانی اور ان کے احکام سے سرتابی ہے۔"

۳۲۔ السنن القویم ۲/۱۲۳۔ ۱۲۸ بحوالہ سابقہ ص ۵۹

۳۳۔ السنن القویم ۲/۱۲۳۔۱۲۸ بحوالہ سابقہ

اس اباحیت کا سب سے بڑا داعی معروف یہودی فرویڈ تھا اس نے اس راہ میں حائل ہونے والی دینی حدود و قیود' اخلاقی اقتدار و ضوابط اور انسانی قیم سب کو بزعم خویش باطل قرار دے دیا۔

بائبل کے عہد قدیم

----یا----

تورات کے احکام اور یہود

بائبل کے عہد قدیم یا تورات کی ان تمام نصوص سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ زنا کاری و فحاشی یہود کے یہاں بھی ایک منکر فعل تھیں اور وہ مرتکبین کو مختلف سخت سزائیں تجویز کئے ہوئے تھے ۔ بلکہ یہ سزائیں ان کی کتاب میں موجود تھیں اور ہیں یہ الگ بات ہے کہ بعد میں یہودی قوم اپنے ان احکام وقوانین سے نہ صرف یہ کہ خود پھر گئی بلکہ انہوں نے جنس واباحیت کو ایک ہتھیار بنا کر اقوام عالم کو بھی اپنے ساتھ لگانے کی ہر ممکن کوشش کی ان کے فلاسفروں نے فحاشی و بے حیائی کی ترویج واشاعت کے لئے کوئی طریقہ نہ چھوڑا جسے اختیار نہ کیا ہو' فحش جنسی سیکسی فلمیں عام کیں سٹیج پروگرامز کو رواج دیا جنسی بے راہ روی کی راہ بتانے والی کتابیں عام کیں اور نوجوان نسل کے اخلاق و کردار کو برباد کرنے کے لئے فحاشی کے سب دروازے کھول دیئے

سیکس پارٹی

ایک جرمن یہودی نے سیکس کو عام کرنے کے لئے باقاعدہ ایک سیاسی پارٹی بنائی اس کا نام سیکس پارٹی (حزب الجنس) رکھا جس کے مطالبات وشعار میں

سے ہر کسی کے لئے جنسی آزادی' بچوں اور بچیوں کو نو سال کی عمر سے عملی جنسی تعلیم' گروپ شادی کا جواز (لڑکوں اور لڑکیوں کا ایک گروپ شادی کر کے اور پھر آپس میں بیویاں بدلتے رہتے ہیں) مرد کی مرد کے ساتھ اور عورت کی عورت کے ساتھ شادی کے جواز کا نعرہ و مطالبہ شامل ہے اور مانع حمل گولیوں اور اسقاط حمل و ابارشن کا قانونی حق حاصل کرنا ان کا دستور ہے۔

عالمی بحران کا حل ان کے یہاں وار (War) کے بدلے پیار (الحب بدل الحرب) میں پوشیدہ ہے یعنی حیوانات کے سے انداز سے جنسی محبت کو عام کر دیا جائے تو دنیا کے (بزعم خویش) تمام مسائل حل ہو جائیں گے

اور اسی پارٹی کا ایک میگزین بھی ہیمبرگ سے شائع ہوتا ہے جس کا ایک ملین نسخہ بکتا ہے اور اس پارٹی اور پرچے کے مؤسس (یواخیم دریش) کی سیکرٹری ایک خوبصورت لڑکی ہے جو آفس میں اپنا پورا ڈیوٹی ٹائم مادر پدر آزاد ننگی رہتی ہے اور جب یواخیم پر چکلہ چلانے کا کیس ہوا تو وہ اس حال میں کورٹ پہنچا کہ اسے چھ نوجوان لڑکیوں نے کندھوں پر اٹھایا ہوا تھا اور ان لڑکیوں کے پورے سینے (بشمول پستان) ننگے تھے۔ (۳۴)

صہیونی پلاننگ

صہیونی اداروں کی دور رس منصوبہ بندی اور ان کے پروٹوکولز میں یہ بات شامل ہے کہ سیکس کو اتنا عام کر دیا جائے کہ لوگوں کا اخلاق بگڑ جائے اور ہمارے لئے ان پر غلبہ آسان ہو جائے اور فرویڈ کو اس معاملہ میں بطور خاص آگے لایا گیا اور فرویڈ کی طرز پر ہی مارکس' ڈاروین اور سارٹر بھی جنسی بے راہ روی کو عام کرنے میں اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتے تھے اسی طرح لوگوں کو اصل مسائل سے ہٹا

کر اور پنا راستہ صاف کرنے کے لئے انہیں کھیل تماشے اور لہو و لعب میں ڈال دیا۔ (۳۵)

آج دنیا لہو و لعب میں کس طرح مبتلا ہے یہ کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں یہودی لوگ اپنی پلاننگ میں پوری طرح کامیاب ہیں ایک طرف مسلمانوں کے لاشے خاک و خون میں غلطاں و پیچاں ہوتے ہیں تو دوسری طرف مسلمان کھیل اور تماشے میں مصروف ہیں ایک طرف مسلمانوں کی سسکیاں اور آہیں ہیں تو دوسری طرف ان کی تالیاں اور بھنگڑے ۔ ایک طرف مسلم خواتین کی عزتوں سے کھیلا جارہا ہے اور دوسری طرف مسلمان کھیل کے میدانوں میں قہقہے لگا رہے ہیں ۔ ایک طرف بیوہ ولاوارث عورتیں اور چھوٹے چھوٹے یتیم و معصوم بچے لقمۂ نان جویں کو ترس رہے ہیں تو دوسری طرف روزانہ کروڑوں روپے پانی کی طرح کھیلوں اور کھلاڑیوں پر بہائے جارہے ہیں اللہ تعالیٰ قوم مسلم کو اس امتحان و آزمائش سے نکال کر انہیں اپنا اسلامی تشخص ثابت کرنے کی توفیق سے نوازے ۔ آمین

زنا

نصاریٰ (عیسائیوں) کے یہاں

یہود اہل کتاب کی طرح ہی نصاری کرسچنز (عیسائیوں) کا معاملہ بھی ہے کہ ان کے یہاں بھی زنا کاری وفحاشی کو بری نگاہ سے دیکھا گیا ہے چنانچہ

1. سینٹ پال کے مکتوب بنام اہل کورنتھوس' اصحاح ٦ فقرہ ٦'۷ میں آیا ہے

"زنا سے دور بھاگو' ہر خطا جس کا ارتکاب انسان کرتا ہے وہ جسم سے

۳۵۔ بروتو کولات حکماء صیونی خلیفه التونسی طبع بیروت' لا تقربوا الزنا مؤلفه محمد عبد العزیز السلاوی [illegible]

نکلتی ہے لیکن جو شخص زنا کا ارتکاب کرتا ہے وہ اپنے جسم کے ساتھ خطا کرتا ہے' الخ"

❷ سینٹ پال ہی کے مکتوب بنام اہل تسالونیکی ' اصحاح ۴ فقرہ ۳ ۔ ۴ میں ہے۔

"اللہ کا منشا یہ ہے کہ وہ تمہیں مقدس رکھے اور وہ یوں کہ تم زنا سے باز رہو اور اپنی عورتوں کو تقدس و تکریم کے ساتھ رکھو وہ پہلی ان قوموں کی طرح شہوت میں نہ گھر جائیں جو کہ اللہ کو نہیں جانتی تھیں۔"

❸ سینٹ پال ہی کے مکتوب بنام اہل افسس اصحاح ۵ فقرہ ۴۔۵ میں ہے۔

"زنا اور ہر نجاست و طمع کی تمہارے مابین کوئی اجازت نہیں ہے یہ افعال قدوسیوں کے لائق نہیں ہیں نہ ہی کوئی قبیح حرکت و بدکاری اور ژاژ گوئی ہی تمہارے شایان شان ہے اور تم خوب جانتے ہو کہ ہر زانی اور نجس اور طمع ور انسان اوثان یا بتوں کے پجاریوں کی طرح (مشرک و گنہگار) ہے اور اللہ کے ہاں' نیز ملکوت مسیح میں اس کے لئے کوئی وراثت و حصہ نہیں ہے۔"

❹ مسیحی مرشد' نامی کتاب کے مؤلف نے لکھا ہے' کہ یسوع نے کہا

"تم میں سنا ہے کہ پہلے لوگوں سے کہا گیا کہ زنا نہ کرو اور میں بھی تم لوگوں کو کہتا ہوں کہ جب کوئی شخص کسی عورت کو شہوت کی نظر سے دیکھتا ہے تو وہ دل میں اس عورت سے زنا کا ارتکاب کرتا ہے۔"

❺ اسی کتاب میں لکھا ہے کہ سینٹ امپروسیوس نے کہا ہے۔

"جو شخص منحرف شہوانی حرکات سے باز نہیں آتا وہ اس بدکے ہوئے بدمست گھوڑے کی طرح ہے جو سوار کو بیٹھنے نہیں دیتا اور اچھل کود کرتے کرتے کسی کھائی میں گر کر ہلاک ہو جاتا ہے۔"

❻ مسیحی تعلیم کی وضاحت' کے زیر عنوان کتاب میں لکھا ہے۔

"اللہ اور بندوں کے نزدیک زنا سے بدترین قباحت وبرائی کوئی نہیں

ہے۔ یہ فعل انتہائی ضرر رساں ہے کیونکہ یہ انسان سے فطری بھلائی خوش بختی نعمتیں صحت و عافیت اور ہر چیز سلب کر لیتا ہے اور بالآخر اس سے آباء واجداد والی بھلائیاں بھی چھین لیتا ہے اور اسی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے پہلے لوگوں کو طوفان کے پانیوں سے عذاب دیا جنہوں نے جنس بشر کو ہلاک کر دیا (الا ماشاء اللہ) (۳۶)

۷ عرب مورخ عمر رضا کحالہ نے اپنی کتاب 'الزنا ومکافحتہ' میں لکھا ہے۔

"پانچویں صدی عیسوی میں ایک اصلاحی تحریک شروع ہوئی اور جب شہنشاہ چارلیمین کا دور آیا تو اس نے بھی اصلاح احوال میں اپنا رول ادا کیا اور ہر پیشہ ور جسم فروش عورت اور اس کے معاونین دلالوں کو کوڑے لگانے کا حکم جاری کیا۔"

۸ چرچ نے ایک بہت بڑا کار خیر یہ سرانجام دیا کہ

"ایسے دیر اور پناہ گاہیں تعمیر کروائیں جو پیشہ وری سے توبہ تائب ہونے والی عورتوں کے لئے رہائش و پناہ گاہ کا کام دیتی تھیں اور ان کے لئے ایک بچاؤ تھیں اور ان میں سے اکثر کے ساتھ بھرپور مالی تعاون بھی کیا گیا کہ وہ شادیاں کر کے گھریلو زندگی گزار سکیں۔"

۹ پوپ انوسنٹ سوم (۱۱۹۸ء ۔ ۱۲۱۶ھ) نے ایک منشور جاری کیا جس کی رو سے

"پیشہ وری کی زندگی سے توبہ کرنے والی عورت کے ساتھ شادی کرنے والے کو ثواب کا مستحق قرار دیا گیا۔

۱۰ اس کے چند سال بعد پوپ گریگریس نہم نے جرمن حکومت کو لکھا کہ

"چرچز میں وعظ و تبلیغ کی مجالس میں حاضر ہونے سے ایسی عورتوں کو ہرگز نہ روکا جائے۔ عورت کی عفت کے سودے کو حرام قرار دیا اور

۳۶۔ بحوالہ سابقہ' ایضاً

نوجوانوں کو ترغیب دلائی کہ وہ پیشہ وری سے تائب عورتوں کے ساتھ شادیاں کریں۔"

⓫ پوپ کلامنٹ دوم نے جو منشور صادر کیا اس کی رو سے۔
"فحاشی کا ارتکاب کرنے والی ہر عورت پر لازم قرار دیا گیا کہ وہ موت کے وقت اپنی جائیداد کا نصف دیر (معبد) کی املاک کو دے جائے۔"

⓬ "عیسائیوں کے یہاں زانی و زانیہ کی جو سزائیں تھیں وہ بڑی سخت تھیں جن کی وجہ سے غیر قانونی غیر اخلاقی تعلیمات پر کافی زد پڑی اور عورتوں کی عزت کے سودے کی ممانعت کردی گئی اور پیشہ ور عورتوں کی تجارت کرنے والوں اور دوسرے دلالوں وغیرہ کے لئے سخت سزائیں مقرر کی گئیں حتی کہ انہیں ان کے حلقوں میں سیسہ ڈال کر ہلاک کر دیا جاتا تھا۔"

⓭ "اگر کسی مرد نے کسی عورت کو بہکایا پھسلایا ہوتا اور عورت نے بھی رضا ورغبت سے خود سپردگی کی ہوتی تو ان دونوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا۔"

⓮ "زنا کی سزا کا اثر زانی وزانیہ تک ہی نہ رہتا بلکہ ان کے بے گناہ رشتہ دار تک بھی پہنچتا کہ حکومت اور چرچ کی طرف سے انہیں احترام و اعتبار جیسے سول حقوق سے محروم کر دیا جاتا۔"

⓯ حتی کہ "چرچ نے تو قانونی طور پر شادی شدہ لوگوں کے سوا دوسرے ہر مرد و زن کے لئے باہمی بوس و کنار تک کو سختی کے ساتھ منع کر دیا تھا۔" (۳۷)

۳۷۔ بحوالہ الزنا و مکافتہ' صفحہ ۶۷۔۶۸

عیسائی کتب و قوانین

----------اور----------

خود مغربی عیسائیوں کی حالت زار

یہ عیسائیوں کے یہاں معتبر مانی جانے والی کتب میں زنا کے بارے میں جرم وسزا کے قوانین تھے جن سے کم از کم یہ اندازہ ضرور ہو جاتا ہے کہ قانونی اخلاقی طور پر یہ بدکاری ان کے یہاں بھی بہت بری شمار ہوتی تھی

یہ الگ بات ہے کہ جس طرح کتب یہود میں تو کچھ ہے اور قوم یہود کچھ کر اور ہی رہی ہے بلکہ اپنی کتب کے سراسر برعکس چل رہی ہے اسی طرح ہی کتب نصاریٰ تو اس فعل کو برا اور قابل عقاب وسزا سمجھتی ہیں لیکن آج عیسائیوں کی آبادی پر مشتمل مغربی ممالک ان مذہبی قوانین سے قطعی منحرف ہو چکے ہیں بلکہ بیسویں صدی کے آغاز سے ہی وہاں مختلف قسم کی تحریکیں چل رہی ہیں جن کا منشور یہ ہے کہ اباحیت و فحاشی کو عام کیا جائے جنسی انارکی (Aanarchy) کے راستہ کی تمام رکاوٹوں کو دور کیا جائے عفت و عصمت اور طہارت و پاکدامنی جیسے الفاظ کی اہمیت ختم کی جائے بلکہ ڈکشنریوں میں ان کا مفہوم ہی بدل دیا جائے

اباحیت پسند تحریکوں کے لیڈروں نے لوگوں کو یہ باور کرانے کی کوششیں

شروع کردی ہیں کہ جسُ طرح کھانا پینا سانس لینا ایک عام انسانی حق ہے اور وہ اس میں آزاد ہیں اسی طرح ہی اسے جنسی خواہشات کے پورا کرنے میں بھی مکمل اختیار ہونا چاہیے کہ وہ جب جیسے اور جہاں چاہے پورا کرے ان ممالک میں تحریک آزادی نسواں اور شخصی آزادی کی تحریکوں سے بظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید یہ کسی کے ظلم و ستم سے کسی کی غلامی سے آزادی کی تحریکیں ہیں لیکن دراصل وہ شخصی آزادی کی نہیں بلکہ جنسی آزادی کی تحریکیں ہیں وہ مادر پدر آزاد ' حیوانات کی طرح بلاحدود و قیود جنسی آزادی کے لئے کام کر رہی ہیں اور اس کے لئے انہوں نے جانوروں اور پرندوں کی ہی مثالیں پیش کی ہیں

حتی کہ ایک بد بخت نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے کہ یہ چڑیاں جو ہماری عبادتگاہوں میں بھی اپنی جنسی خواہشات پوری کر لیتی ہیں اور انہیں معبود کی طرف سے کوئی رکاوٹ یا سزا نہیں دی جاتی تو کیا وجہ ہے کہ انسان کو ایسی اجازت نہ ہو؟

بھلا بتایئے ! وہ لوگ خود کو غیر انسانی مخلوقات کی ساتھ نہیں ملا رہے تو اور کیا کر رہے ہیں ؟ محض خواہشات پرستی اور نفس پرستی و عیش کوشی کی خاطر شرف انسانیت بھی داؤ پر لگانے سے گریز نہیں کر رہے اور حد تو یہ ہے کہ آج کل مغربی ممالک میں باقاعدہ ایسی انجمنیں قائم ہو چکی ہیں جو جسم فروشی کرنے والی پیشہ ور عورتوں کی حمایت کرتی ہیں ان کے حقوق کا مطالبہ کرتی ہیں اور یہ پیشہ چونکہ اب ان کے یہاں ایک باقاعدہ قانونی کاروبار بن چکا ہے لہٰذا پارلیمنٹ میں ان کی ایک جاندار آواز ہے اور حکومت پر ان کا دباؤ ہے حتی کہ ان کی ایک لیڈر ہیلن یا کنجھام نے تو یہاں تک دعوی کیا ہے کہ ہماری انجمن کا پارلیمنٹ پر اتنا دباؤ ہے جتنا دوسری کسی پارٹی کا نہیں اور یہ اس لئے کہ ہم جب چاہیں ان وزراء پارلیمنٹ ممبران اور یویوں پادریوں کے نام ظاہر کر سکتی ہیں جن کے

ہماری انجمن کی ممبران سے مراسم یا غیر قانونی و غیر اخلاقی یعنی ناجائز تعلقات ہیں بھلا بتائیے تو کیا اسی کا نام شخصی آزادی ہے۔(۳۸)

خلاصہ کلام

جنگلی قبائل اور قدیم اقوام جو کسی قانون و شریعت کے پابند نہیں تھے وہ بھی بد کاری کو برا سمجھتے تھے جو اس فعل بد کے فطرتی برا ہونے کا واضح ہے کیونکہ ان کے نزدیک معیار انسانیت واصول فطرت کے سوا کوئی دستور و قانون نہیں تھا

ان کے بعد اہل کتاب مذاہب میں سے بنی اسرائیل کا پہلا مذہب یہودیت ہے جبکہ یہود کی کتاب تورات یا بائبل کے عہد قدیم میں بھی اس فعل کی برائی اور اس کا تذکرہ موجود ہے

ان کے بعد عیسائیت کا دور ہے جن کی کتاب انجیل ہے اور بائبل کے عہد جدید میں اسی انجیل کی تعلیمات ہی وارد ہیں ' جہاں اور اسی طرح دیگر عیسائی کتب و لٹریچر میں بھی اس فعل قبیح کی مذمت و سزا مزکور ہے اگرچہ یہود و نصاری دونوں قوموں میں ان احکامات اور سزاؤں کے بر عکس ایک طوفان بد تمیزی بپا ہے جس کی طرف بھی ہم نے مختصراً اشارہ کر دیا ہے۔

۳۸۔ بحوالہ لا تقربوا الزنا' ص ۵۰

زنا

شریعت اسلامیہ میں

پہلے قبائل و اقوام اور مذاہب کی طرح ہی شریعت اسلامیہ میں بھی فحاشی و بدکاری کو سخت بری نگاہ سے دیکھا گیا ہے اور اس سے سختی کے ساتھ منع کیا گیا ہے اور بازنہ آنے والے کے لئے بڑی عبرت ناک سزائیں قرآن و سنت میں نازل و وارد ہوئیں ہیں۔

زنا کی مذمت و سزا

(قرآن کریم میں)

سورہ بنی اسرائیل (الاسراء) میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

﴿ وَ لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤی اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَ سَآءَ سَبِیْلًا۝ ﴾

(۳۹)

زنا کے قریب نہ پھٹکو' یہ بہت برا فعل ہے اور بڑا ہی برا راستہ ہے۔

زناکاری کی ممانعت تو درکنار' اس آیت میں تو اللہ تعالیٰ نے زنا کے قریب جانے کی بھی ممانعت کردی ہے کہ ہر وہ بات اور حرکت جو زنا کے قریب لے جائے اس سے بھی بچو اس کے بھی قریب نہ جاؤ۔

۲ سورہ فرقان میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں (عبادالرحمان) کے کچھ

۳۹۔ سورہ بنی اسرائیل' ۳۲

اوصاف بیان کئے ہیں جن کی وجہ سے وہ بندے اللہ کو محبوب لگتے ہیں انہی کے ضمن میں ارشاد الہٰی ہے۔

﴿ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَ لَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ لَا يَزْنُوْنَ ۚ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ○ يُضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ يَخْلُدْ فِيْهِ مُهَانًا○ ﴾ (۴۰)

اور جو اللہ کے سوا کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اور اللہ کی حرام کی ہوئی کسی جان کو ناحق قتل نہیں کرتے اور نہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں یہ کام جو کوئی کرے وہ اپنے گناہ کا بدلہ پائے گا قیامت کی روز اس کو مکرر عذاب دیا جائے گا اور اسی میں وہ ہمیشہ ذلت کے ساتھ پڑا رہے گا۔

آگے فرمایا ہے کہ سوائے ان لوگوں کے جو توبہ تائب ہو جائیں اور اچھے عمل کرنے لگیں تو ان کے ساتھ اللہ ایسا سلوک نہیں کرے گا بلکہ معاف کردے گا کیونکہ وہ بڑا غفور و رحیم ہے۔

۴۰ فرقان ۶۸، ۶۹

عباد الرحمٰن
کے اوصاف

سورہ فرقان کی آیت ۶۳ تا آخر سورت اللہ تعالیٰ نے عباد الرحمٰن (یعنی اللہ والوں) کے جو اوصاف حمیدہ بیان فرمائے ہیں ان میں سے ہمارا محل شاہد تو صرف یہی تھا کہ وہ زنا کے مرتکب نہیں ہوتے لیکن چونکے ان اوصاف کا ہر مسلمان میں پایا جانا بہت ضروری اور حب الٰہی کا ذریعہ ہے لہٰذا ہم تفصیلات سے قطع نظر صرف اوصاف گنوائے دیتے ہیں تاکہ طالبان حب الٰہی کا بھلا ہو اور اپنے آپ کو "عباد الرحمٰن" یا "اللہ والوں" میں شامل کرنے کے شائقین کو اس کے اسباب و ذرائع کا پتہ چل سکے چنانچہ ان آیات میں حب الٰہی کے حصول اور عباد الرحمٰن یا اللہ والے بننے کے جو اوصاف حمیدہ و اخلاق جلیلہ بتائے گئے ہیں وہ مختصراً یہ ہیں کہ عباد الرحمٰن وہ ہیں جو

❶ زمین پر نرم چال چلتے ہیں، کبر و نخوت سے اکڑتے اینٹھتے ہوئے نہیں چلتے۔
❷ جاہل ان کے منہ کو آئیں تو سلام کر کے آگے نکل جاتے ہیں ان سے الجھتے نہیں۔
❸ اپنے رب کے حضور سجود اور قیام میں راتیں گذارتے ہیں۔
❹ بہت ہی برے اور سخت عذاب والے جہنم سے بچنے کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔
❺ خرچ کرتے وقت نہ فضول خرچی کرتے ہیں نہ بخل بلکہ اعتدال کی راہ اختیار کرتے ہیں۔
❻ اللہ کے سوا کسی اور معبود کو نہیں پکارتے، بلکہ اسی واحد الاحد کی توحید کا عقیدہ رکھتے ہیں۔
❼ اللہ کی حرام کردہ جان کو ناحق قتل نہیں کرتے۔

- زنا کاری وفحاشی کا ارتکاب نہیں کرتے بلکہ پاکدامنی ان کا شیوہ ہوتی ہے۔
- کبھی بتقاضائے بشریت گناہ کر بیٹھیں تو فوراً توبہ کرتے اور نیک عمل کی راہ اپناتے ہیں۔
- جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔ (جھوٹ کے گواہ نہیں بنتے)
- جن کا اگر کسی لغو چیز پر سے گزر ہو تو شریفانہ گزر جاتے ہیں ملوث نہیں ہوتے۔
- جنہیں اللہ کی آیات سنا کر نصیحت کی جاتی ہے تو وہ اس پر اندھے اور بہرے بن کر نہیں رہ جاتے۔
- اللہ تعالیٰ سے یہ دعائیں کرتے رہتے ہیں کہ ان کی بیویاں اور اولاد ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہو اور وہ خود متقین کے امام ہوں۔

آخر میں ان اوصاف کے مالک لوگوں کے بارے میں فرمایا' کہ یہ ہیں وہ لوگ جو اپنے صبر کا پھل بلند منزل کی شکل میں پائیں گے آداب و تسلیمات سے ان کا (جنت میں) استقبال ہوگا' اور وہ ہمیشہ وہیں رہیں گے کیا ہی اچھا ہے وہ مقام۔

ان اوصاف سے متعلقہ تفسیر و تفصیل کے لئے دیکھئے ' تفصیل القرآن العظیم امام ابن کثیرؒ الجامع الاحکام القرآن المعروف تفسیر قرطبی ۔ اور دیگر کتب جدیدہ میں سے اضواء البیان شنقیطی ۔ معارف القرآن مفتی محمد شفیع۔ احسن التفاسیر علامہ احمد حسنؒ اور تفہیم القرآن مودودی۔

3۔ آغاز اسلام میں زنا کی سزا

جہاں اللہ تعالیٰ نے اس فعل شنیع سے بالصراحت روکا ہے اور رکنے کو عباد الرحمٰن ' اللہ والوں کی صفات حمیدہ میں سے شمار کیا ہے اسی طرح ہی زنا کی سزا کے بارے میں ابتدائی حکم دیتے ہوئے سورہ نساء میں فرمایا ہے۔

﴿ وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا

عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ۝ وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا فَاِنْ تَابَا وَ اَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝ ﴾ (۴۱)

تمہاری عورتوں میں سے جو بدکاری کی مرتکب ہوں ان پر اپنے میں سے چار آدمیوں کی گواہی لو اور اگر چار آدمی گواہی دے دیں تو ان کو گھروں میں بند رکھو یہاں تک کہ انہیں موت آجائے یا اللہ تعالیٰ ان کے لئے کوئی راستہ نکال دے اور تم میں سے جو اس فعل کا ارتکاب کریں ان دونوں کو اذیت پہنچاؤ' پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور اپنی اصلاح کرلیں تو انہیں چھوڑ دو کہ اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے اور رحم فرمانے والا ہے۔

یہ زنا کی سزا کے بارے میں نازل ہونے والا بالکل ابتدائی حکم تھا اس کے بعد پھر سورہ نور کی آیت ۲ نازل ہوگئی جن میں پوری طرح وضاحت آگئی کہ غیر شادی شدہ ہونے کی شکل میں زانی اور زانیہ دونوں کو سو سو کوڑا مارا جائے اور اگر وہ شادی شدہ ہوں تو ان کی سزا رجم وسنگساری ہے جو کہ صحیح احادیث میں وارد ہوئی ہے۔

4۔ سزا کے سلسلہ میں دوسرا اور آخری حکم

سورہ نور کے شروع میں ہی زنا کی سزا بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے

﴿ اَلزَّانِيَةُ وَ الزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّ لَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

۴۱۔ سورہ نساء' آیت ۱۵۔۱۶

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَ لْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ○ ﴾ (۴۲)

زانیہ عورت اور زانی مرد اور (غیر شادی شدہ ہوں تو) دونوں میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے مارو اور ان پر ترس کھانے کا جذبہ اللہ کے دین کے معاملہ میں تم کو دامن گیر نہ ہو اگر تم اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو اور ان کو سزا دیتے وقت اہل ایمان کا ایک گروہ موجود ہو (کہ سزا بر سر عام ہو)

اس سے اگلی ہی آیت میں زنا کی قباحت بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ایک تو زانیوں اور مشرکوں کو یکجا کر دیا ہے اور دوسرے ان لوگوں کے ساتھ اہل ایمان کو نکاح بیاہ سے روک کر بھی انکی اور ان کے اس فعل کی مذمت کی ہے چنانچہ ارشاد ہے

﴿ اَلزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِکَةً وَّ الزَّانِیَةُ لَا یَنْکِحُهَا اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِکٌ وَ حُرِّمَ ذٰلِکَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ○ ﴾

(۴۳)

زانی نکاح نہ کرے مگر زانیہ یا مشرکہ کے ساتھ اور زانیہ کے ساتھ نکاح نہ کرے مگر زانی یا مشرک' اور یہ اہل ایمان پر حرام کر دیا گیا ہے۔

تائب کے سلسلہ میں ایک وضاحت

یہاں یہ بات بھی پیش نظر رکھیں کہ اس حکم کا اطلاق صرف انہی مردوں اور عورتوں پر ہوتا ہے جو اپنی بری روش پر قائم ہوں' اور تائب نہ ہوئے ہوں اور جو لوگ توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لیں ان پر اس آیت میں وارد حکم کا اطلاق

۴۲۔ سورہ نور' آیت ۲
۴۳۔ سورہ نور آیت ۳

نہیں ہوتا کیونکہ توبہ و اصلاح کے بعد "زانی" ہونے کی صفت بد ان کے ساتھ لگی نہیں رہتی ہے بلکہ وہ تو ایسے ہو جاتا ہے جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔

کیونکہ سنن ابن ماجہ میں اسی طرح معجم طبرانی کبیر' حلیۃ الاولیاء ابو نعیم۔ مسند الشہاب قضاعی اور تاریخ جرجان سہمی میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ارشاد نبوی ہے۔

﴿ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ الخ ﴾ (۴۴)

گناہ سے توبہ کرنے والا اسی طرح ہو جاتا ہے کہ جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

اسی طرح المعرفہ ابن مندہ معجم طبرانی اور حلیۃ الاولیاء ابو نعیم میں حضرت ابو سعد سعید انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ارشاد نبوی ہے۔

﴿ اَلنَّدْمُ تَوْبَة ' وَ التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ الخ ﴾ (۴۵)

ندامت توبہ ہے اور توبہ کرنے والا شخص اس طرح ہو جاتا ہے کہ جیسے اس نے گناہ کا ارتکاب ہی نہیں کیا۔

تاریخ امام بخاری مسند احمد ابن ماجہ و مستدرک حاکم میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور مستدرک حاکم وشعب الایمان بیہقی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ارشاد نبوی مختصریوں ہے۔

﴿ اَلنَّدْمُ تَوْبَةٌ ﴾ (۴۶)

ندامت ایک طرح کی توبہ ہے۔

۴۴۔ صحیح الجامع الصغیر۱/۱/۵۷۔ و حسنہ وانظر الضعیفہ ۲/۸۲' ۸۳

۴۵۔ صحیح الجامع الصغیر ۳/۶/ ۳۸ و حسنہ والضعیفہ ۲/ ۸۳

۴۶۔ صحیح الجامع الصغیر ۳/۶/ ۳۸ و حسنہ والضعیفہ

شعب الایمان بیہقی اور تاریخ ابن عساکر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ارشاد نبوی ہے۔

﴿ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ الخ ﴾ (۴۷)

گناہ سے توبہ کرنے والا اس طرح ہے کہ جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

التائب من الذنب والی احادیث کی اسناد انفرادی طور پر تو ضعیف ہیں' لیکن ان کے مجموعے کو حافظ ابن حجر عسقلانی' علامہ سخاوی اور شیخ البانی نے حسن قرار دیا ہے۔

غرض ان حادیث کی روشنی میں دیکھا جائے تو پتہ چل جاتا ہے جو زانی توبہ کرلے اس سے زنا کاری کی صفت بد مٹ جاتی ہے اور ایسے مرد و زن سے مومن مرد وزن کا نکاح جائز ہے بلا توبہ نہیں۔

5- ترک زنا پر بیعت

قرآن کریم کی ہی سورہ ممتحنہ کے آخر میں مومن عورتوں کے آخر میں مومن عورتوں کے نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر بیعت کرنے کا ذکر آیا ہے وہاں بھی دیگر امور کے علاوہ یہ بات شامل ہے' کہ زنا نہ کرنے کا عہد و بیعت کریں

چنانچہ ارشاد الٰہی ہے

﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّ لَا يَسْرِقْنَ وَ لَا يَزْنِيْنَ وَ لَا يَقْتُلْنَ

۴۷۔ والضعیفہ ایضاً

اَكُ بَغِيًّاO ﴾ (۴۹)

مریم (علیہا السلام) نے کہا! میرے ہاں کیسے لڑکا ہوگا جب کہ مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہیں ہے اور میں بدکار عورت بھی نہیں ہوں۔

اسی سورت میں پھر اسی صفت بد اور فعل قبیح کی ایک دوسرے انداز سے مذمت آئی ہے چنانچہ حضرت مریم علیہا السلام کی کنواری گود میں بچہ دیکھ کر ان کی قوم کے لوگوں نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

﴿ يَا اُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّ مَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّاO ﴾ (۵۰)

اے ہارون کی بہن (خاندان ہارون کی بیٹی) نہ تیرا باپ کوئی برا آدمی تھا اور نہ ہی تیری ماں ہی بدکار عورت تھی۔

7۔ قحبہ گری کروانے کی مذمت

اس برائی کی حد جب پیشہ وری تک جاپہنچے تو وہ اور بھی مذموم ہے جسے قحبہ گری بھی کہا جاتا ہے اور لونڈیوں باندیوں کو اس پیشہ پر مجبور کرنے کی ممانعت کرتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ نے اس برائی کی مذمت فرمائی ہے۔

چنانچہ سورہ نور میں ارشاد الٰہی ہے۔

﴿ وَ لَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ مَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌO ﴾ (۵۱)

۴۹۔ سورہ مریم ۲۰

۵۰۔ سورہ مریم ۲۸

۵۱۔ سورہ نور ۳۳

اپنی کنیزوں (لونڈیوں) کو اپنے دنیوی فائدوں کی خاطر قحبہ گری پر مجبور نہ کرو جبکہ وہ پاکدامن رہنا چاہتی ہوں اور جو کوئی ان کو مجبور کرے تو اس جبر کے بعد اللہ تعالیٰ ان کے لئے غفور و رحیم ہے۔

8- آزاد شہوت رانی کی مذمت اور نکاح کی ترغیب

سورہ نساء میں اللہ تعالیٰ نے سفاح کو زنا کے مترادف کے طور پر لا کر اس سے بھی نفرت دلائی ہے چنانچہ جن عورتوں سے نکاح جائز نہیں ہے ان محرمات (یا محرم عورتوں) کے تذکرہ کے بعد فرمایا ہے۔

﴿ وَ اُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ الخ ﴾ (۵۲)

ان کے ماسوا جتنی عورتیں ہیں انہیں اپنے اموال کے ذریعے (حق مہر دے کر) حاصل کرنا تمہارے لئے حلال کر دیا گیا ہے بشرطیکہ حصار نکاح میں ان کو محفوظ کرو نہ یہ کہ آزاد شہوت رانی کرنے لگو (یعنی زنا)

اس سے اگلی آیت میں آزاد عورت سے نکاح کی استطاعت نہ ہونے کی شکل میں کنیزوں سے نکاح کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اس کا جو فلسفہ بیان فرمایا ہے وہ کچھ یوں ہے۔

﴿ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَ اٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّ لَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ الخ ﴾ (۵۳)

ان کے سرپرستوں کی اجازت سے ان کے ساتھ نکاح کر لو اور معروف طریقہ سے ان کے حق مہر ادا کر دو' تاکہ وہ حصار نکاح میں محفوظ ہو

۵۲۔ سورہ نساء' ۲۴

۵۳۔ سورہ نساء' ۲۵

کر رہیں' آزاد شہوت رانی نہ کرتی پھریں اور نہ چوری چھپے آشنائیاں کریں۔

ارتکاب زنا پر کنیز کی سزا

اللہ تعالیٰ نے کنیزوں کے ارتکاب زنا کی سزا بھی بیان فرمادی' جو کہ عام آزاد عورت کی نسبت آدھی ہے۔

چنانچہ ارشاد ربانی ہے۔

﴿ فَإِذَا أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ وَ إِنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ ﴾ (۵۴)

پھر جب وہ حصار نکاح میں محفوظ ہو جائیں اور اس کے بعد کسی بد چلنی (زنا) کی مرتکب ہوں تو ان پر اس سزا کی نسبت آدھی سزا ہے جو خاندانی آزاد عورتوں (محصنات) کے لئے مقرر ہے یہ سہولت تم میں سے ان لوگوں کے لئے پیدا کی گئی ہے جن کو شادی نہ کرنے سے بند تقوی کے ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہو' لیکن اگر تم صبر کرو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

9- اہل کتاب کی عورتوں سے شادی

سورہ مائدہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ محرمات یا محرم عورت کو چھوڑ کر جن عورتوں سے تمہاری شادی ونکاح جائز ہے ان میں سے یہ بھی ہیں۔

﴿ وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ إِذَا اٰتَيْتُمُوْهُنَّ أُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ

---

۵۴ سورہ نساء' ۲۶

غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ وَ لاَ مُتَّخِذِيْ اَخْدَانٍ وَ مَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ وَ هُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ ۝ ﴾ (۵۵)

اور محفوظ عورتیں بھی تمہارے لئے حلال ہیں خواہ وہ اہل ایمان کے گروہ سے ہوں یا ان قوموں میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی بشرطیکہ تم ان کے مہر ادا کر کے ان کے محافظ بنو نہ کہ آزاد شہوت رانی کرنے لگو یا چوری چھپے آشنائیاں کرو اور جس کسی نے ایمان کی روشنی پر چلنے سے انکار کیا تو اس کا سارا کارنامۂ زندگی ضائع ہو گیا اور وہ آخرت میں دیوالیہ ہو گا۔

آداب و شرائط

اللہ تعالیٰ نے غیر مسلموں میں سے صرف اہل کتاب (یہود و نصاری) کی عورتوں سے شادی کی اجازت تو دی ہے لیکن وہ بھی صرف ان عورتوں سے جو 'محصنات' یعنی محفوظ و پاکدامن ہوں آوارہ و اخلاق باختہ نہ ہوں اور وہ بھی ان کے محافظ بننے کی غرض سے ہو محض آزاد شہوت رانی یا چوری چھپے آشنائی نہ ہو ان آداب و شرائط کے ساتھ محدود قسم کی اجازت دی گئی ہے اور پھر آیت کے آخر میں یہ بھی فرما دیا ہے کہ کسی میم سے شادی ' کے جنون میں ایمان بھی نہ کھو بیٹھنا کہ جس کا کوئی نعم البدل ہی نہیں ہے تو گویا اہل کتاب کی عورتوں سے شادی کا جواز بھی مشروط ہے۔

۵۵۔ سورہ مائدہ' ۵

غیر مسلم عورت سے شادی

معیار جواز اور شرائط جواز(۵۶)

پچھلے دنوں' صراط مستقیم' جلد ۳ مئی ۱۹۸۰ء شمارہ ۱۱ میں مستقل عنوان' سوالات کے جوابات' میں عالم اسلام کے نامور سپوت شہرہ آفاق عالم اور مرجع خلائق فاضل سماحۃ الشیخ عبد العزیز بن باز مفتی اعظم سعودی عرب کا مسلمانوں کے عیسائی عورتوں کے ساتھ شادی کرنے سے متعلق فتوی شائع ہوا' سائل کے سوال کے مطابق فتوے کی حد تک سماحۃ الشیخ مدفیوضہ نے بڑے ایجاز و اختصار کے ساتھ بڑے جامع انداز سے جچے تلے الفاظ میں فتوی صادر فرمایا ہے - فَجَزَاهُ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْجَزَآءِ

عیسائی' یہودی یا کسی بھی غیر مسلم عورت کے ساتھ شادی کرنے کا مسئلہ صرف برطانیہ کے مسلمانوں تک ہی محدود نہیں' بلکہ اس وقت اطراف و اکناف عالم میں مسلمان پھیلے ہوئے ہیں چاہے وہ مسلمان کسی بھی قوم و قبیلہ سے تعلق رکھتے ہوں' کسی بھی ملک کے ہوں اور انگلش' اردو' عربی بولتے ہوں یا کوئی اور زبان ان کا ذریعۂ اظہار ہو بالآخر وہ سب ہیں تو مسلمان - یہی وجہ ہے کہ غیر مسلم عورت سے شادی کرنے کا مسئلہ بڑی اہمیت کا حامل ہے

۵۶۔ نوٹ= غیر مسلم عورت سے شادی کے آداب و شرائط' خطرناک نتائج و عواقب کے سلسلہ میں مولانا محمد منیر قمر صاحب حفظہ اللہ کا ایک مفصل مضمون ماہنامہ "صراط مستقیم" برمنگھم برطانیہ کی جلد ۴ شمارہ ۴' ۷ اکتوبر ۱۹۸۰ء' فروری ۱۹۸۱ء کی دو قسطوں میں شائع ہو چکا ہے اس کی اہمیت و افادیت کے پیش نظر ہم من و عن اس کو یہاں درج کر رہے ہیں۔ (غلام مصطفیٰ فاروق)

لہٰذا تہذیب مغرب میں مینارہ نور "صراط مستقیم" کے قارئین کی خدمت میں سماحۃ الشیخ ابن باز حفظہ اللہ ورعاہ کی تائید کے ساتھ قدرے تفصیل پیش ہے ہمارا نوجوان طبقہ (Youth) میں سے کوئی "صاحب" اپنے جوان اور نادان جذبات سے مغلوب ہو کر فیصلہ کرلیتا ہے کہ میں اس اہل کتاب عیسائی یا یہودی لڑکی کے ساتھ شادی کروں گا ساتھ ہی اسے ایک معقول مذہبی جواز کا سہارا بھی میسر ہوتا ہے جب اس کے والدین' اعزا و اقارب یا دوست واحباب اسے سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں تو وہ اپنے مدت سے چلنے والے معاشقہ اور واردات ہائے قلبی کا حوالہ دیتے ہوئے شائد جھجک بھی جائے مگر اپنی اس شادی کے لئے جواز کی یہ دلیل دینے سے قطعاً نہیں چوکتا کہ اسلام کے نظام حیات قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب عورتوں سے شادی کرنے کی اجازت دی ہے اور ممکن ہے کہ اسے

﴿ وَ طَعَامَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَّكُمْ وَ طَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُو الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْO ﴾ (۵۷)

اور محفوظ عورتیں بھی تمہارے لئے حلال ہیں خواہ وہ اہل ایمان کے گروہ سے ہوں یا ان قوموں میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی۔

تک آیت یا اس کا ترجمہ بھی حفظ ہو مگر اس سے آگے اسی آیت کے جزء

﴿ اِذَا اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ وَ لَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ﴾ (۵۸)

۵۷۔ سورہ المائدہ' ۵

۵۸۔ سورہ المائدہ ۵

بشرطیکہ تم ان کے مہر ادا کر کے نکاح میں ان کے محافظ بنو نہ کہ آزاد
شہوت رانی کرنے لگو یا چوری چھپے آشنائیاں کرو۔
میں جو معیار اور شرائط جواز ہیں ان سے صرف نظر کر لی جاتی ہے۔

معیار جواز

اہل کتاب عیسائی و یہودی عورتوں سے شادی کرنا جائز ہے بشرطیکہ وہ شادی قرآن کی روح اور معانی کے تقاضے پورے کرتی ہو ' جیسا کہ فتوے میں مذکور ہے مگر ماڈرن ایج میں جہاں تقریبا ہر چیز کی قدریں اور معیار بدل چکے اوربدل رہے ہیں وہیں اہل کتاب کی ماڈرنائیزڈ (MODERONISED) شکلیں بھی وجود میں آچکی ہیں لہٰذا سب سے پہلے شادی کے جواز کا سہارا لے کر ' میم ' لانے والوں کو یہ ضرور پرکھ لینا چاہیے کہ وہ اہل کتاب کا "نیا ایڈیشن" دھریہ (COMMUNIST) تو نہیں ' کیونکہ مغرب کمیونسٹوں سے بھرا پڑا ہے اور وہ سب اہل کتاب کے نام سے ہی جانے پہچانے جاتے ہیں کمیونسٹ چاہے کسی بھی نام سے جانا اور پہچانا جارہاہو وہ علماء اسلام کے نزدیک بالاتفاق کافر ہے اور خدا کی ذات کا انکار کرنے والا اہل کتاب میں سے کیسے ہو سکتا ہے اس لئے اس عورت کا خدا کے وجود سے متعلق آئیڈیا پوچھ لینا اولین اور اہم ترین ضرورت ہے۔

قرآن کریم کی آیت جواز جس میں اہل کتاب عورتوں کے ساتھ شادی کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔

﴿ وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُو الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ ﴾

(۵۹)

اور جو لوگ تم سے پہلے کتاب دیئے گئے ان کی پاکدامن عورتیں بھی

۵۹۔ سورہ المائدہ ۵

حلال ہیں۔

میں "المحصنات" کا مطلب "پاکدامن" بھی پیش نظر رکھنا چاہیے عورت کی پاکدامنی وعفت کا مفہوم کسی مسلمان سے پوشیدہ نہیں کہ ہر وہ عورت جو اسلامی اصول حجاب کی پابند ہو شرم و حیا اس کا زیور ہو وہ چراغ خانہ رہے شمع محفل نہ بنے اور اس کا گوہر عصمت محفوظ ہو' اسلام نے جب مسلمان عورت کو انہی صفات کا پابند بنایا ہے تو کیا یہ تصور کیا جاسکتا ہے کہ قبل اسلام اہل کتاب عورتوں کو شتر بے مہار چھوڑ دیا گیا ہو ؟ نہیں' اگر پردے کا حکم نہ تھا تو عریانی اور فحاشی کی بھی اجازت نہ تھی جب کہ عصمت تمام شرائع آسمانی میں عصمت ہی رہی ہے لہٰذا اہل کتاب میں سے ان صفات سے متصف عورت کا ہونا ضروری ہے۔

شرائط جواز

مذکورہ آیت جواز میں کہا گیا ہے

﴿ اِذَا اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِیْنَ ﴾

جبکہ تم ان کے مہر ادا کر دو اس طرح کہ تم ان سے باقاعدہ نکاح کرو

جب تم ان کے مہر ادا کر کے قاعدہ و قانون' جائز طریقہ اور پاکدامنی کے ساتھ انہیں اپنے عقد میں لاؤ۔

﴿ غَیْرَ مُسَافِحِیْنَ وَ لَا مُتَّخِذِیْٓ اَخْدَانٍ ﴾

یہ نہیں کہ علانیہ زنا کرو یا پوشیدہ بدکاری کرو۔

نہ تم اعلانیہ فحاشی کا ارتکاب کرنے والے ہوؤ اور نہ ہی خفیہ غلط تعلقات استوار کرنے والے

آیت کا یہ جزء شائد اس کے جواز کے ساتھ تین شرائط عائد کر رہا ہے۔

❶ باقاعدہ جائز طریقہ سے اور پاکدامنی کے ساتھ شادی کرنا۔
❷ اعلانیہ فحاشی کا ارتکاب نہ کرنا۔
❸ خفیہ تعلقات پیدا نہ کرنا۔

اگر آیت قرآنی کے تینوں مطالبات پورے ہوں تو عیسائی و یہودی عورت کو شریک حیات بنانا جائز ہے مگر یہ مطالبات پورے کہاں ہوئے ہیں کہ جواز کہیں جسے ہو یوں رہا ہے کہ مسلمان لڑکا اور اہل کتاب لڑکی اسکول ' کالج یونیورسٹی یا کسی تعلیمی ادارے میں پڑھ رہے ہیں جن میں بنیادی طور پر تعلیم ہی غیر اسلامی ہے بچے اور بچیوں کی مخلوط کلاسیں لگتی ہیں لڑکے لڑکیاں شانہ بشانہ بیٹھتے ہیں اور انسان کا ازلی دشمن ابلیس اپنی عیارانہ چالوں کی کامیابیوں اور اپنے مقاصد خبیثہ میں کامرانیوں کے دروازے کھلے دیکھ کر قہقہے لگاتا ہے اور جوان جذبات جیالوں کو بھکالیتا ہے لڑکے لڑکی میں ﴿ اِذَا كَثُرَ الْمَسَاسَ قَلَّ الْاِحْسَاسُ ﴾ شرم و حیا کا احساس مٹ جاتا ہے اسباق کے دوران میں باتیں شروع ہوجاتی ہیں پھر جلوتوں میں ملتے اور خلوتوں میں عہد و پیماں ہوتے ہیں اور انڈر اسٹینڈنگ (UNDER STANDING) کے نتیجے میں مسلم شادی پر تیار ہوجاتا ہے اور یہ بعد میں سوچا جاتا ہے کہ یہ ہے بھی جائز؟

کبھی یوں ہوتا ہے کہ مسلمان لڑکا اور غیر مسلم لڑکی کسی تجارتی تعلیمی کاروباری سرکاری 'نیم سرکاری یا غیر سرکاری ادارنے میں سروس کر رہے ہوتے ہیں تو دونوں میں معاشقہ شروع ہو جاتا ہے جو چلتا رہتا ہے حتی کہ ایک دن رسوائی کے سد باب کے طور پر لڑکی کو مجبور ہوکر شادی کی بھیک مانگنا پڑتی ہے اور یہ صاحب ایک میم کے ساتھ شادی کرکے اتراتے پھرتے ہیں اور اپنے کرتوتوں کو قرآن کی آیات سے ثابت کرنے لگتے ہیں کیا اس قرآنی آیت کا حوالہ ایسی ہی شادیوں کے لئے ہے ؟ کیا ایسی شادیوں میں روح قرآن کے مطالب

پورے ہو جاتے ہیں؟ کیا ہمارے نوجوان کتابی عورتوں سے شادی رچاتے وقت اس معیار جواز پر پورے اترتے ہیں؟ اور کیا ان کی شادی فوری محرکات کے تحت ہوتی ہے اور اس میں ان کے معاشقے اور ناجائز تعلقات کا کوئی حصہ نہیں ہوتا؟

اگر ان تمام سوالوں کا جواب مثبت میں ہے تو شادی کرنا جائز ہے لیکن ان سوالوں کا جواب شاذ و نادر واقعات کے علاوہ مثبت ہوتا ہے۔

ایں خیال است و محال است و جنون

کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں؟

ہمارا نوجوان طبقہ جو اس جواز کے علاوہ دوسری بڑی دلیل یہ دیتا ہے کہ وہ تعلیم یافتہ باسلیقہ مہذب اور سوسائٹی میں زندگی گذارنے کے تمام ضروری آداب (Atticates) سے پوری طرح واقف ہوتی ہے اور "صحت مند" معاشرے کی تشکیل میں ایک غیر تعلیم یافتہ' رجعت پسند اور دقیانوس مسلمان عورت سے زیادہ کردار ادا کر سکتی ہے۔

کیا ہم یہ پوچھنے کی جسارت کر سکتے ہیں کہ ان میں کون سی تعلیم' کون سا سلیقہ کون سے تہذیب اور کون سی ایٹی کیٹس ہوتے ہیں جو اسے مسلمان دوشیزہ سے امتیاز عطا کرتا ہے۔

ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے سوچیں تو ان کی تعلیم کی اساس ہی سراسر غلط ہوتی ہے جو انہیں بڑی حد تک عریانی بلکہ بے حیائی کا درس دیتی ہے ان کا سلیقہ اور تہذیب یہی ہے کہ بے پردہ کھلے بالوں ننگے سر' کندھوں تک ننگے بازوؤں اور گھٹنوں تک ننگی ٹانگوں سے سر بازار چلتی پھرتی پائی جاتی ہیں اور ایڈوانس سوسائٹی کا ساتھ دینے کے لئے ان میں یہی ایٹی کیٹس ہیں۔ کہ وہ اپنے

دوستوں (Boy Friends) اور خاوند نامدار کے دوست احباب کو بڑی بے حجابی سے ویلکم کر سکتی ہے محفل طرب و نشاط میں غیر کی بانہوں میں جھول سکتی ہے سگریٹ اور شراب پورے اسٹائل کے ساتھ پی سکتی ہے 'کیا اس کی مرافقت پر اترانے کے یہی اسباب نہیں ؟اور کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں؟

﴿ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ﴾

یہ دلیل کیا عذر لنگ نہیں ہے۔

معیار صورت نہیں سیرت ہے

در اصل انہیں حسن پرستی اور عاقبت نا اندیشی لے ڈوبتی ہے ان کے ہاں معیار سیرت نہیں ہوتا بلکہ صرف صورت ہوتا ہے گورے رنگ کے ان پجاریوں کو اپنی کتاب مقدس قرآن کریم کی آیت

﴿ وَ لَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكَةٍ وَ لَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ﴾

ایک مومن لونڈی مشرک شریف زادی سے بہتر ہے اگر چہ وہ تمہیں بہت پسند ہو۔

مد نظر رکھنے چاہیے جس میں صراحت الٰہی ہے کہ مومن عورتوں میں سے تو غلام عورت بھی مشرک آزاد عورت سے بہتر ہے اگرچہ بظاہر آپ کو مشرک عورت ہی اچھی لگتی ہو۔

اہل کتاب عورتوں سے شادی کے نتائج و عواقب

فساد معاشرہ

کتابی عورت سے شادی کرنا جائز تو ہے جیسا کہ قرآن کی آیت سے ظاہر ہے مگر یہ جواز اسی آیت میں مذکور شرائط کے ساتھ مشروط ہے اگر کوئی شخص ان شرائط کو پس پشت ڈال کر شادی کرے گا تو اسے اپنی اس شادی کے خطرناک نتائج و عواقب سے بھی بے خبر نہیں رہنا چاہیے۔

فاروق اعظم کی دور اندیشی

ان شادیوں کو کسی زمانے میں بھی فتنہ وفساد سے خالی نہیں سمجھا گیا حتی کہ خلیفہ ثانی امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے شوکت اسلام والے زریں عہد میں بھی اس شادی کو مستحسن اقدام قرار نہ دیا گیا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے مدائن میں ایک یہودی عورت سے شادی کرلی جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر ملی تو ان کی باریک بینی اور دور اندیشی دیکھیے کہ کل کو اٹھنے والے فتنے کا آج سے ہی سر دبا دینا ضروری سمجھا کیونکہ وہ بڑے صاحب بصیرت حکمران تھے اور اچھی طرح جانتے تھے اَلدَّفْعُ اَیْسَرُ مِنَ الرَّفْعِ آتی مصیبت کو روکنا سر پڑے عذاب کو ٹالنے

سے آسان ہوتا ہے اور ﴿ اَلْوِقَایَةُ خَیْرٌ مِنَ الْعَلَاجِ ﴾ پرہیز علاج سے بہتر ہے لہٰذا خبر ملتے ہی انہوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ اس یہودی عورت کو چھوڑ دو' انہوں نے جواباً امیر المؤمنین سے استفسار کیا۔

﴿ أَ حَرَامٌ هِيَ يَا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ ﴾

اے امیر المومنین کیا یہودی عورت سے شادی حرام ہے؟

اس پر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے لکھا

﴿ اَعْزِمُ عَلَيْكَ اَنْ لاَّ تَضَعَ كِتَابِيْ هٰذَا حَتّٰى تُخَلِّيْ سَبِيْلَهَا اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَّقْتَدِيْ بِكَ الْمُسْلِمُوْنَ فَيَخْتَارُوْا نِسَآءَ الذِّمَّةِ لِجَمَالِهِنَّ وَ كَفٰى بِذٰلِكَ فِتْنَةٌ لِنِسَآءِ الْمُسْلِمِيْنَ ﴾

میں چاہتاہوں تم میرا خط ہاتھ سے پھر رکھو پہلے اس عورت کو چلتی کرو میں خدشہ محسوس کررہاہوں کہ دوسرے مسلمانوں نے بھی تیری دیکھا دیکھی صاحب جمال حسین ذمی عورتوں سے شادی شروع کر دی تو مسلمان عورتوں کے لئے یہ بہت بڑے فتنہ کا آغاز ہوگا۔

﴿ فَاعْتَبِرُوْا يَا اُوْلِي الْاَبْصَارِ ﴾

وہ فتنہ و فساد وہ وبا جسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے روکنے کے لئے اقدام فرمایا تھا آج یورپ کے رہنے والے مسلمان اور خلیج عرب (arabian gulf) کے نوجوان اس وبا کی لپیٹ میں آ چکے ہیں۔

مغرب زدہ معاشرہ کی عورت کی حالت

ہمارے یہاں گلف کے نوجوانوں نے مقامی لڑکیوں کے حق مہر زیادہ ہونے کا بہانہ بنا کر دیگر ممالک خصوصاً مصر اور لبنان کا رخ کیا اور وہاں سے شادیاں کر

کے بیویوں کو ان علاقوں میں لے آئے جہاں کل تک شرم و حیا خدمت و وفااور پردہ عورتوں کا شعار تھا وہاں آج جب کہ ان کی آمد کے بد اثرات مقامی نئی پود پر مرتب ہونا شروع ہو گئے ہیں شرم و حیا روز بروز گھٹتی جارہی ہے اور پردہ اٹھتاجارہاہے۔

حالانکہ یہ مصری و لبنانی عورتیں مسلمان ہوتی ہیں مگر ان کے یہودیت سے متاثر مصری و لبنانی معاشرے نے انہیں ننگے سر' ننگے بازو اور ننگی پنڈلیوں میں چلنے کے اجازت دے رکھی تھی وہی طور اطوار اور وہی لباس انہوں نے یہاں بھی اپنائے رکھا ان کی دیکھا دیکھی مقامی نوجوان لڑکیوں کے دل سے بھی پردے کی اہمیت عنقا ہوتی گئی خصوصا ان کی کوکھ سے جنم لینے والے بچے بچیاں تو یہاں بھی تہذیب مغرب کے مظاہر نظر آتے ہیں عربی مثال ہے ۔ ﴿ هَلْ تَلِدِ الْحَيَّةَ اِلاَّ الْحيہ ﴾ ناگن ناگ ہی جنتی ہے یہ حال تو مغرب زدہ معاشرے سے آنے والی عورتوں کی آمد پر ہوا اب آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اگر یہی نیم عریاں عورت غیر مسلم بھی ہو تو مسلمان معاشرے سے عریانی اور فحاشی کے طوفان بدتمیزی کی راہ میں کون سی سد سکندری حائل ہو سکتی ہے اور موجودہ نسل کی بے راہ روی کو کس طرح روکا جاسکتا ہے جب کہ آئندہ نسل کا بے لگام ہونا ایسی شادیوں کا لازمی اور منطقی نتیجہ ہے۔

پہلی تربیت گاہ ۔۔۔ ماں کی گود

یہ بات کسی سے بھی ڈھکی چھپی نہیں کہ بچے کی سب سے پہلی تربیت گاہ پہلا مدرسہ و مکتب اور پہلا تربیتی ادارہ ماں کی گود ہوتی ہے جس میں بچے کے کورے ذھن پر جو کچھ نقش ہو جائے گا وہ پوری زندگی نہیں اتر سکتا جب ماں ہی غیر مسلم ہو گی تو اس کی گود میں پرورش پانے والی اولاد میں سے علامہ اقبال

مرحوم کا "شاہین بچہ" کس طرح قوم کے سامنے آئے گا۔

یہ حقیقت ہے کہ اس جہان آب و گل اور رنگ و بو میں آنکھ کھولنے والا ہر بچہ پیدائشی طور پر تو فطرت پر پیدا ہوتا ہے بعد میں اس کے ماں باپ اس کو جس راہ پر لگا دیں وہ اسی پر چل دے گا۔

نبی اکرم ﷺ نے اس حقیقت کو اس طرح بیان فرمایا

﴿ كُلُّ مَوْلُوْدٌ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَ يُنَصِّرَانِهِ وَ يُمَجِّسَانِهِ ﴾ (۶۱)

ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اسے یہودی عیسائی اور مجوسی بنا دیتے ہیں۔

اب یہ فیصلہ آپ خود کر سکتے ہیں کہ یہودی یا کرسچن عورت اپنے لاڈلے کی پرورش اسلامی خطوط پر کس طرح کرے گی جب کہ وہ خود اسلامی احکام کو قبول نہیں کرتی اس کی تربیت بچے کو نہ صرف قدم قدم اسلام سے دور لے جائے گی بلکہ بچے پر وہ اپنا ہی رنگ چڑھا لے گی کیونکہ قاعدہ ہے ﴿ اَلْفَازِیْ شَبِیْهٌ بِالْمُفْتَدِیْ ﴾ یعنی دودھ پر سوج' ہماری پنجابی زبان میں کہتے ہیں "دھدے تے متا" یعنی جیسی ماں کی عقل و عادت ویسی ہی اولاد کی۔

ان شادیوں کے نتیجے میں نسلوں کے بگڑ جانے سے اسلام کے بہت بڑے روحانی زیاں اور افرادی نقصان کا اشد خطرہ ہوتا ہے یہی وجوہات ہیں کہ کتابی عورتوں سے شادی ہونے کے باوجود دور سعادت سے لے کر آج تک اسے نظر استحسان سے نہیں دیکھا گیا۔

۶۱۔ صحیح الجامع ۱۸۱/۲، ۱۸۲۔ الصحیحہ ۴۰۱۔ الارواء ۱۲۰۸

10- الفاحشہ سے کیا مراد ہے؟

قرآن کریم میں 'الفاحشہ' کا لفظ بھی مختلف صیغوں کے ساتھ وارد ہوا ہے اور فاحشہ کا اطلاق ان تمام افعال پر ہوتا ہے جن کی برائی بالکل واضح ہو مثلاً زنا "عمل قوم لوط" برہنگی اور ماں باپ کی منکوحہ سے نکاح کرنا وغیرہ اسی طرح قرآن میں جھوٹی تہمت کو بھی اور حدیث شریف میں چوری شراب نوشی اور بھیک مانگنے کو بھی جملۂ فواحش کہا گیا ہے۔ (۶۲)

اسی طرح ہی دوسرے شرمناک افعال بھی فواحش میں داخل ہیں اور اللہ تعالٰی نے ان تمام افعال سے چاہے وہ اعلانیہ ہوں یا چھپ کر' منع فرمایا ہے۔

اور قرآن کریم میں اللہ تعالٰی نے فحاشی کی مذمت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ متقی لوگوں سے اگر کبھی غلطی سے فحش کام کا ارتکاب ہو ہی جائے تو وہ اس پر قائم و مصر نہیں رہتے بلکہ غلطی کا احساس ہوتے ہی فوراً توبہ تائب ہو جاتے ہیں۔

چنانچہ سورہ آل عمران میں ارشاد الٰہی ہے۔

﴿ وَ الَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَ مَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَ لَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴾ (۶۳)

اور (متقی) وہ ہیں کہ اگر ان سے کبھی کوئی فحش کام سرزد ہو جاتا ہے یا گناہ کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں تو معا انہیں اللہ یاد آجاتا ہے اور اس سے وہ اپنے قصور کی معافی چاہتے ہیں' کیونکہ اللہ کے سوا اور کون ہے جو گناہ معاف کر سکتا ہو اور وہ کبھی دانستہ اپنے کئے پر اصرار نہیں کرتے۔

۶۲۔ ترجمہ قرآن مجید از مولانا مودودی۔

۶۳۔ سورہ آل عمران' ۱۳۵

11- جبکہ سورہ انعام میں ارشاد الٰہی ہے۔

﴿ وَ لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ ﴾ (۶۴)

اور بے شرمی کے امور (فحاشی) کے قریب بھی نہ جاؤ خواہ وہ کھلے ہوں یا پوشیدہ۔

12- فحاشی پھیلانا

فحاشی کا ارتکاب اپنی جگہ ' اللہ تعالیٰ نے تو قرآن کریم میں ان لوگوں کے لیے بھی دردناک عذاب کی خبردی ہے جو یہ چاہتے ہوں کہ اھل ایمان میں فحاشی پھیلے۔

سورہ نور میں ارشاد الٰہی ہے

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ ﴾ (۶۵)

جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان لانے والوں کی جماعت میں فحاشی پھیلے وہ دنیاو آخرت میں دردناک عذاب کے مستحق ہیں اللہ تعالیٰ جانتا ہے تم نہیں جانتے۔

13- عصمت ازواج انبیاء کے باوجود فحاشی سے متنبہ کرنا

نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے کسی قسم کی فحش حرکت کا قطعا کوئی اندیشہ نہیں ہو سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا اپنا نظام یہ ہے کہ وہ اپنے انبیاء کے

۶۴۔ سورہ انعام ۱۵۱

۶۵۔ سورہ نور ۱۹

نکاح میں وہی عورتیں دیتا ہے جو اندیشوں میں بری ہوں۔
جیسا کہ خود قرآن کریم سورہ نور میں ارشاد الٰہی ہے۔

﴿ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ﴾ (٦٦)

گندی عورتیں گندے مردوں کے لئے' اور گندے مرد گندی عورتوں کے لئے اور پاکباز عورتیں پاک مردوں کے لیے اور پاک باز مرد پاک عورتوں کے لئے۔

اس قاعدہ و نظام کے باوجود سورہ احزاب میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو احساس دلانے کے لیے کہ تم ساری امت کی مائیں ہو اس لیے اپنے مرتبے سے گرا ہوا کوئی کام نہ کریں۔
احساس بیدار کرنے کے لیے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا ہے۔

﴿ يَا نِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّأْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴾ (٦٧)

نبی کی بیویو' تم میں سے جو کسی صریح فحش حرکت کا ارتکاب کرے گی اسے دوہرا عذاب دیا جائے گا اللہ تعالیٰ کے لیے یہ کام بہت آسان ہے۔

زناکاری کی مذمت وسزا

(احادیث کی رو سے)

جنگلی قبائل' اقوام قدیمہ اور اہل کتاب کے یہاں زناکاری و فعل قوم لوط

---

٦٦. سورہ نور ٢٦
٦٧. سورہ احزاب

یا اغلام بازی کی قباحت و سزا ذکر کرنے کے بعد شریعت اسلامیہ میں ان کی مذمت و سزا کے سلسلہ میں قرآن کریم کے کتنے ہی مقامات ذکر کیے گئے ہیں۔

اور قرآن کریم کی طرح ہی حدیث شریف میں بھی نبی اکرم ﷺ نے ان افعال قبیحہ و منکرہ ان اخلاقی و سماجی جرائم اور روحانی امراض کی شدت کے ساتھ مذمت بیان کی ہے اور ان افعال میں سے کسی کو قابل زدو کوب کسی کو قابل گردن زدنی' اور کسی کو قابل رجم و سنگساری قرار دیا ہے اور بتایا ہے کہ یہ افعال کسی مومن کے شایان شان ہرگز نہیں اور ان کا ارتکاب کرنے والا مومن نہیں رہتا گویا یہ ایمان کے منافی افعال ہیں چنانچہ اس سلسلہ میں یہ احادیث دیکھیں۔

1۔ زانی کا ایمان سے تہی دامن ہو جانا

صحیح بخاری و مسلم' ابوداؤد و نسائی' مسند بزار (مختصر)اور معرفۃ السنن والآثار بیہقی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

﴿ لَا يَزْنِي الزَّانِيْ حِيْنَ يَزْنِيْ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ ' وَ لَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ وَ لَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَ هُوَ مُؤْمِن ﴾ (۶۸)

جب زانی زنا کرتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں رہتا اور چور جب چوری کرتا ہے تو وہ اس وقت مومن نہیں رہتا اور جب وہ شراب پیتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں رہتا۔

۶۸۔ الترغیب والترہیب ۳/۲۶۸' ۲۶۹ بتحقیق مصطفی محمد عمارہ طبع دار الاخاء بیروت بخاری مع الفتح ۱۰/۳۰ و ۱۲/۱۱۴۔ مسلم ۱۹۹' ۲۰۵ الایمان۔ معرفۃ السنن و الآثار ۱۴/۳۸۲ حدیث ۲۰۸۵۲ طبع اول بتحقیق ڈاکٹر عبد المعطی

اور نسائی شریف میں ان الفاظ کے بعد یہ اضافی الفاظ بھی ہیں۔

﴿ فَاِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ﴾

پس جب وہ زنا کرتا ہے تو اسلام کا پٹہ اس کی گردن سے نکل جاتا ہے اگر وہ توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

اس معنیٰ و مفہوم کی بعض دیگر احادیث بھی ہیں مثلاً

2۔ ایمان سائے کی طرح

سنن ابی داؤد و ترمذی (تعلیقا) بیہقی اور مستدرک حاکم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

﴿ اِذَا زَنَى الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الْاِيْمَانُ ' فَكَانَ عَلَيْهِ كَالظُّلَّةِ فَاِذَا اَقْلَعَ رَجَعَ اِلَيْهِ الْاِيْمَانُ ﴾

جب کوئی شخص (مسلمان) زناکاری کرتا ہے تو اس سے اس کا ایمان نکل جاتا ہے تو ایمان اس پر سائبان کی طرح ہو جاتا ہے پھر جب بدکاری سے رک جاتا ہے تو ایمان اس کی طرف پلٹ جاتا ہے۔

اور مستدرک حاکم کے الفاظ یوں ہیں

﴿ مَنْ زَنَى اَوْ شَرِبَ الْخَمْرَ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْهُ الْاِيْمَانَ كَمَا يَخْلَعُ الْاِنْسَانُ الْقَمِيْصَ مِنْ رَأْسِهٖ ﴾ (۶۹)

جو زنا کرتا' یا شراب پیتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایمان اس سے اس طرح نکال دیتا ہے جیسے کہ انسان قمیص کو اپنے سر سے نکال دیتا ہے۔

۶۹۔ ولکن ضعف اسنادہ الالبانی فی الصحیحۃ ۵۰۹ وانظر الضعیفہ ۱۲۷۴

3- ایمان قمیص کی طرح

سنن کبری بیہقی کی ایک روایت میں ہے

﴿ إِنَّ الْإِيْمَانَ سِرْبَالٌ يُسَرْبِلُهُ اللّٰهُ مَنْ يَشَآءُ فَإِذَا زَنَى الْعَبْدُ نَزَعَ مِنْهُ سِرْبَالَ الْإِيْمَانِ فَإِنْ تَابَ رَدَّ عَلَيْهِ ﴾ (۷۰)

ایمان قمیص کی (طرح) ہے اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اسے پہنادیتا ہے
پس جب بندہ (مسلمان) زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان کی قمیص اتر جاتی ہے
اگر توبہ کرلے تو اس پر لوٹادی جاتی ہے۔

4- دولت ایمان سلب

معجم طبرانی میں بھی ایک صحابی کی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

﴿ مَنْ زَنَى خَرَجَ مِنْهُ الْإِيْمَانُ فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ﴾ (۷۱)

جو زنا کرتا ہے اس سے ایمان نکل جاتاہے پس اگر وہ توبہ کرلے تو
اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ زنا کاری اتنا بڑا گناہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص سے دولت ایمان سلب کرلیتا ہے' اور وہ اس وقت تک مسلوب رہتا ہے جب تک وہ باقاعدہ توبہ نہ کرلے البتہ اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے اگر کوئی صدق دل سے توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کی ندامت و توبہ کو قبول کرکے اسے ایمان واپس لوٹا دیتاہے

۷۰- صحیح الجامع ۲۲۰/۱/۱۔ الصحیحۃ ۵۰۹۔ الترغیب الترہیب ۲۷۳/۳۔ مشکوۃ ۶۰
۷۱- الترغیب ایضاً ۲۷۳/۳

5۔ زناکار کے خون کی ارزانی و بے قیمتی

صحیح بخاری و مسلم' ابوداؤد و ترمذی اور نسائی میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

﴿ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدَى ثَلَاثٍ اَلثَّيِّبُ الزَّانِيْ ' وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ ' وَالتَّارِكُ لِدِايْنِهِ الْمَفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ ﴾ ۃ (۷۲)

کسی مسلمان شخص کا جو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں ' خون حلال نہیں مگر یہ کہ وہ تین قسم کے لوگوں میں سے ہو' 1۔ شادی شدہ زانی 2۔ جان کے بدلے جان (قاتل) 3۔ اپنے دین (اسلام) کو چھوڑنے والا (مرتد) جماعت مسلمانوں کی چھوڑنے والا۔

اس حدیث کا مفہوم بڑا واضح ہے کہ مسلمانوں کا خون بہانا کسی کے لئے ہر گز ہرگز روا نہیں ہے بلکہ خونِ مسلم کی حرمت و اکرام سب کے لئے واجب و ضروری ہے لیکن اگر وہ شادی شدہ ہو جانے کے بعد زنا کا ارتکاب کرتا ہے تو رجم و سنگساری کے ذریعے اس کا خون بہانا اور اسے جان سے مار دینا حاکم کے لئے روا ہے یا پھر اس نے کسی کو قتل کیا ہو تو خون کا بدلہ خون کے طور پر اسے حاکم و قاضی کے حکم سے قتل کیا جائے گا اور کسی نے کسی لالچ یا بہکاوے میں آکر دین اسلام کو ترک کیا اور دعوت و تبلیغ کے باوجود دوبارہ حلقہ بگوش اسلام نہ ہوا اور کفر پر مصر رہا تو ایسی حدیث کی رو سے اس بات پر تمام آئمہ و فقہاء کا اجماع

۷۲۔ بخاری ۶۸۷۸" ۲۰۱/۱۲۔ مسلم ۴۲۹۶ ۔ ابن ماجه ۲۵۳۴۔ الترغیب ۲۷۰/۳۔ معرفة السنن والآثار ۲۳۹/۱۲ حدیث ۱۶۵۵۴

ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے گا۔

اور ﴿ اَلْمَفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ ﴾ کے الفاظ اس بات کا پتہ دے رہے ہیں کہ معتبر دین وہی ہے جس پر مسلمانوں کی جماعت ہو اور اجماع امت کی خلاف ورزی قابل زدنی فعل ہے اس بات کی مزید تفصیل مطولات میں دیکھی جاسکتی ہے۔

6- واجب القتل انسان

ایک حدیث سنن ابی داوٗد و نسائی میں ہے جس میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

﴿ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا فِيْ اِحْدَى ثَلٰثٍ زِنَا بَعْدَ اِحْصَانٍ فَاِنَّهٗ يُرْجَمُ وَ رَجُلٌ خَرَجَ مَحَارِبًا لِلّٰهِ وَ لِرَسُوْلِهٖ فَاِنَّهٗ يُقْتَلُ اَوْ يُصْلَبُ اَوْ يُنْفَى اَوْ يَقْتُلُ نَفْسًا فَيُقْتَلُ بِهَا ﴾ (۷۳)

کسی مسلمان شخص جو اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں کا خون حلال نہیں (قتل جائز نہیں) مگر یہ کہ وہ تین قسم کے لوگوں میں سے ایک ہو 1۔ نکاح شدہ ہونے کے بعد زنا کرے، وہ رجم کیا جائے گا2۔ وہ جو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ لڑ کر نکل گیا ہو (مرتد ہو گیا) تو اسے قتل کیا جائے گا یا سولی پر چڑھایا جائے گا یا زمین (شہر) بدر کر دیا جائے گا یا اس نے کسی جان کو مار ڈالا تو اس کے بدلے اسے قتل کر دیا جائے گا۔

۷۳۔ معرفۃ السنن والآثار ۲۳۹/۱۲ بالاشارہ۔ ارواء الغلیل للالبانی ۲۲۵۸۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی ۲۲۰/۶/۳۔ الترغیب ۲۷۱/۳

7۔ زنا' خوفناک گناہ

معجم طبرانی کبیر میں دو مختلف سندوں کے ساتھ اور الکامل ابن عدی حلیۃ الاولیاء واخبار اصبہان ابو نعیم اور الزہد میں حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

﴿ يَا بَغَايَا الْعَرَبِ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمُ الزِّنَا وَالشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةُ ﴾ (۷۴)

اے عرب باغیو (زنا و ظلم کرنے والو) اے عرب باغیو! جس چیز پر تم پر زیادہ ڈرتا ہوں وہ زنا اور پوشیدہ خواہش و شہوت ہے۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے دو سندوں سے روایت کیا ہے جن میں سے ایک کو امام منذری نے الترغیب والترہیب میں صحیح قرار دیا ہے اور سند کے سلسلہ میں اس مختصر وضاحت کے ساتھ ہی انہوں نے متن کے بارے میں بھی لکھا ہے کہ بعض حفاظ نے اس حدیث میں "الزنا" کی بجائے "الریا" کا لفظ بیان کیا ہے جبکہ بعض کبار محدثین نے لکھا ہے کہ "الریا" ہی تمام مخطوطات میں ہے۔ (۷۵)

8۔ زناکار کی قبولیت دعا اور مغفرت سے محرومی

مسند احمد اور معجم طبرانی کبیر و اوسط میں حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

﴿ تُفْتَحُ اَبْوَابُ السَّمَآءِ نِصْفُ اللَّيْلِ فَيُنَادِىْ مُنَادٍ : هَلْ

۷۴۔ الصحیحہ ۵۰۸ و فیہ الریاء بدل الزنا۔ الترغیب و الترہیب حوالا بالا مجمع الزوائد ۶/۳/ ۲۵۵

۷۵۔ الصحیحہ والمجمع والترغیب ایضاً۔ لغات الحدیث ۳/ش/۱۵۲ طبع نور محمد کارخانہ تجارت' کراچی۔

مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابُ لَهُ؟ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطَى؟ هَلْ مِنْ مَكْرُوْبٍ فَيُفَرَّجُ عَنْهُ؟ فَلَا يَبْقٰى مُسْلِمٌ يَدْعُوْ بِدَعْوَةٍ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ اِلَّا زَانِيَةٌ تَسْعٰى بِفَرْجِهَا اَوْ عِشَارًا ﴾

آسمان کے دروازے آدھی رات کو کھول دیے جاتے ہیں اور ایک پکارنے والا (فرشتہ) پکارتا ہے کہ کیا کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول کرلی جائے؟ کیا کوئی مانگنے والا ہے اسے دے دیا جائے؟ کیا کوئی مصیبت زدہ ہے کہ اس کی پریشانی دور کردی جائے؟ پس کوئی مسلمان نہیں بچتا کہ وہ کوئی دعا کرے اور اس کی دعا قبول نہ کی جائے' سوائے زانیہ کے جو اپنی شرمگاہ کے ساتھ دوڑتی اور کوشش کرتی ہے یا ناجائز ٹیکس وچونگی لینے والا۔

9۔ زانیہ مغفرت سے محروم

﴿ وَفِيْ رَوَايَةٍ اِنَّ اللّٰهَ يَدْنُوْا مِنْ خَلْقِهٖ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَسْتَغْفِرُ ﴾

اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے قریب ہوتا ہے پس وہ مغفرت چاہنے والوں کو بخش دیتا ہے۔

ایک اور روایت میں ہے۔

﴿ اِلَّا لِبَغِيٍّ بِفَرْجِهَا اَوْ عِشَارًا ﴾ (۷۷)

سوائے رنڈی کے جو اپنی شرمگاہ سے زنا کرواتی ہے یا ناجائز ٹیکس لینے والے کے۔

۷۶۔ الترغیب ۳/۲۷۱

۷۷۔ صحیح الجامع ۲/۳/۷۲-۴۲۔ الصحیحہ ۱۰۷۳۔ والترغیب ۳/۲۷۱۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸

10۔ زناکاروں کو عذاب جہنم

صحیح بخاری و مسلم شریف اور مسند احمد میں ایک طویل حدیث ہے جس میں نبی اکرم ﷺ کے بارے میں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

﴿ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ لِاَصْحَابِهٖ: هَلْ رَأٰى اَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا فَيَقُصَّ عَلَيْهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُصَّ ...... ﴾

نبی اکرم ﷺ اکثر اپنے اصحاب سے دریافت فرماتے تھے کہ تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا جو شخص دیکھتا وہ آپ کی خدمت میں عرض کرتا۔

آگے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن خود آپ ﷺ نے خواب بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

﴿ اِنَّهٗ اَتَانِيْ اللَّيْلَةَ آتِيَانِ وَ اِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِيْ وَ اِنَّهُمَا قَالَا لِيْ اِنْطَلِقْ وَ اِنِّيْ اَنْطَلَقْتُ مَعَهُمَا ﴾

آج رات میرے پاس دو آنے والے آئے اور انہوں نے مجھ کو بٹھایا اور کہا کہ تشریف لے چلئے میں ان کے ساتھ روانہ ہوا۔

آگے آپ ﷺ نے جن مختلف قسم کی سزاؤں میں مبتلا لوگوں کو دیکھا ان سب کا باری باری ذکر فرمایا ہے اور ہر مرتبہ سزا میں مبتلا شخص کو دیکھ کر آپ ﷺ پوچھتے ہیں کہ یہ کون لوگ ہیں ؟تو وہ فرشتے آپ ﷺ سے عرض گزار ہوتے ہیں کہ ابھی آپ ﷺ آگے تشریف لے چلیں اور جب آپ ﷺ ایسے ہی پانچ چھ قسم کے لوگوں کے پاس سے گذر گئے اور بالآخر آپ کو ایک جگہ کے بارے میں بتایا گیا کہ یہ 'جنت عدن' ہے اور یہ آپ ﷺ کا مقام ہے آپ ﷺ

فرماتے ہیں کہ میرا گھر سفید بادل جیسا خوبصورت محل تھا' میں نے اس میں داخل ہونا چاہا تو عرض کیا گیا کہ اب تو نہیں البتہ آپ ﷺ اس میں داخل ضرور ہونگے

پھر آپ ﷺ نے فرمایا

﴿ فَإِنِّيْ رَأَيْتُ مُنْذُ اللَّيْلَةِ عَجَبًا فَمَا هٰذَا الَّذِيْ رَأَيْتُ؟ ﴾

آج رات کو میں نے بہت سے عجائبات دیکھے ہیں اب ان کی تفصیل بتایئے میں نے کیا دیکھا؟

فرشتوں نے کہا اب ہم آپ ﷺ کو ان تعجب انگیز امور کے بارے میں بتاتے ہیں چنانچہ انہوں نے پھر ایک ایک کر کے بتایا کہ فلاں فلاں کون کون لوگ تھے ان مختلف قسم کے لوگوں میں سے ہی ایک وہ لوگ بھی تھے جن کے بارے میں آپ ﷺ فرماتے ہیں۔

﴿ فَانْطَلَقَا اِلٰى ثُقْبٍ مِثْلَ التَّنُّوْرِ اَعْلَاهُ ضَيِّقٌ' وَ اَسْفَلُهٗ وَاسِعٌ يَتَوَقَّدُ تَحْتَهٗ نَارًا' فَاِذَا ارْتَفَعَتِ ارْتَفَعُوْا حَتّٰى كَادُوْا اَنْ يَّخْرُجُوْا ' وَ اِذَا اُخْمِدَتْ رَجَعُوْا فِيْهَا رِجَالٌ وَ نِسَآءٌ عُرَاةٌ ﴾

ہم ایک سوراخ دار گڑھے کی طرف چلے جو تنور کی طرح کا تھا اس کا بالائی حصہ تنگ اور نچلا حصہ فراخ تھا اس کے نیچے آگ بھڑک رہی تھی پس جب بلند ہوتی تو وہ بلند ہو جاتے قریب ہوتا کہ وہ نکل جائیں گے اور جب آگ بجھا دی جاتی ہے تو وہ اس میں لوٹ جاتے ہیں اور یہ برہنہ مرد اور عورتیں تھیں۔

جبکہ ایک اور روایت میں الفاظ کچھ اس طرح سے ہیں۔

﴿ فَإِذَا فِيْهِ لَغَطٌ وَ اَصْوَاتٌ قَالَ : فَاطَّلَعْنَا فِيْهِ فَإِذَا فِيْهِ رِجَالٌ وَّ نِسَآءٌ عُرَاةٌ وَ اِذَا هُمْ يَاتِيْهِمْ لَهَبٌ مِنْ اَسْفَلَ مِنْهُمْ ' فَإِذَا اَتَاهُمْ ذٰلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوْا ﴾

اس میں شور و غل اور آوازیں ہیں فرمایا ہم نے جب اس میں جھانکا تو اس میں برہنہ مرد اور عورتیں تھیں اور ان کے پاس ان کے نیچے سے آگ کا شعلہ آتا ہے اور جب یہ شعلہ ان کے پاس آتا ہے تو وہ ہائے واویلا کرنے لگتے ہیں۔

اور ان لوگوں کے بارے میں فرشتوں نے نبی اکرم ﷺ کو بتایا۔

﴿ وَ اَمَّا الرِّجَالُ وَ النِّسَآءُ الْعُرَاةُ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّوْرِ' فَاِنَّهُمُ الزُّنَاةُ وَ الزَّوَانِيْ ﴾ (۷۸)

جو مرد اور عورتیں برہنہ ہیں وہ تنور کی عمارت کی طرح کی چیز میں ہیں سو یہ زنا کرنے والے مرد اور بدکار عورتیں ہیں۔

11۔ دردناک عذاب

اسی قسم کی ایک حدیث صحیح ابن خزیمہ اور صحیح ابن حبان میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے اس میں بھی آپ ﷺ کے دو آدمیوں یعنی فرشتوں کے ساتھ جانے اور مختلف قسم کے لوگوں کو دیکھنے اور ان کی سزاؤں کا سبب پوچھنے اور بتانے کا ذکر آیا ہے

چنانچہ اس حدیث میں یہ بھی آیا ہے۔

﴿ ثُمَّ انْطُلِقَ بِيْ ' فَإِذَا اَنَا بِقَوْمٍ اَشَدُّ شَيْءٍ اِنْتِفَاخًا وَ

۷۸۔ الترغیب ۳۸۹۔۳۸۷/۱ و ۲۷۲۔۲۷۱/۳۔ صحیح الجامع ۱۶۷۔۱۶۵ /۳/۲

اَنْتَنَهُ رِيْحًا كَانَ رِيْحُهُمُ الْمَرَاحِيْضُ ﴾

پھر مجھے لے جایا گیا کہ میں ایسے لوگوں میں تھا جو بہت زیادہ پھولے ہوئے ہیں اور ان کے پاس سے سخت بد بو آرہی تھی گویا ان کی بد بو پاخانے کی بو ہے۔

اور ان لوگوں کے بارے میں جب نبی اکرم ﷺ نے فرشتوں سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ تو آپ ﷺ کو بتایا گیا۔

﴿ هٰؤُلَآءِ الزَّانُوْنَ ﴾ (۷۹)

یہ زانی لوگ ہیں۔

12۔ ادھیڑ عمر میں بدکاری کا گناہ

زناکاری ایک جرم تو ہے ہی لیکن اگر یہ ادھیڑ عمر یا ڈھلے ہوئے آدمی سے سرزد ہو تو یہ اور بھی زیادہ قبیح ہو جاتا ہے۔

چنانچہ معجم طبرانی میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

﴿ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلَى الْاُشَيْمِطِ الزَّانِیْ ' وَ لَا الْعَائِلِ الْمَزْهُوِّ ﴾ (۸۰)

اللہ تعالی ادھیڑ عمر کے زانی شخص اور خود پسند فقیر کی طرف نہیں دیکھتا۔

13۔ نظرِ رحمت سے محروم تین آدمی

اس حدیث کی تائید ایک دوسری حدیث سے بھی ہوتی ہے جو معجم طبرانی

۷۹۔ الترغیب ۲۷۲/۳۔۲۷۳ و قال الحافظ المنذری و لا علة له

۸۰۔ الترغیب ۲۷۵/۳ و قال ۔ رواته ثقات الا ابن لهيعة' وحديثه حسن فی المتابعات۔

کبیر اور شعب الایمان بیہقی میں ہے جس میں حضرت سلیمان فارسی بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

﴿ ثَلاثَةٌ لاَ يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَ لاَ يُزَكِّيْهِمْ ، وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ :اُشَيْمِطٌ زَانٍ وَ عَائِلٌ مُتَكَبِّرٌ ،وَ رَجُلٌ جَعَلَ اللّٰهُ بِضَاعَتَهُ لاَ يَشْتَرِيْ اِلاَّ بِيَمِيْنِهِ ، وَ لاَ يَبِيْعُ اِلاَّ بِيَمِيْنِهِ ﴾

(۸۱)

تین قسم کے لوگ وہ ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نظر رحمت نہیں فرمائے گا نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے درد ناک عذاب ہے 1۔ ادھیڑ عمر میں زنا کا ارتکاب کرنے والا 2۔ فقیری میں تکبر کرنے والا 3۔ اور وہ تاجر جو اپنا مال خریدتا ہے تو قسمیں اٹھا اٹھا کر اور بیچتا ہے تو قسمیں اٹھا اٹھا کر۔ (۸۱)

اس حدیث میں بھی ادھیڑ عمر کے آدمی کی زناکاری پر فرمایا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا بلکہ درد ناک عذاب دے گا۔

غرض حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کی سند میں ابن لہیعہ کی وجہ سے ضعف کی شکایت بنتی ہے اگرچہ امام منذری کے بقول متابعات میں ان کی حدیث حسن ہوتی ہے اور جب یہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ والی حدیث بھی ساتھ شامل کرلی جائے تو بات اور بھی پختہ ہو جاتی ہے کہ بڑی عمر کے زناکار کا گناہ بھی بڑا ہو جاتا ہے۔

14-15۔ بوڑھے بدکار کی سزا

۸۱۔ صحیح الجامع ۲/۳/۴۲

یہ تو معاملہ ہے ادھیڑ عمر کے زانی کا جبکہ بوڑھے یا عمر رسیدہ بدکار کا معاملہ بھی ایسا بلکہ اس سے بھی زیادہ خطرناک ہے کیونکہ اس کے بارے میں بھی بڑی سخت وعید آئی ہے چنانچہ صحیح مسلم اور طبرانی اوسط میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ارشاد نبوی ہے۔

﴿ ثَلاثَةٌ لاَ يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ لاَ يُزَكِّيْهِمْ وَ لاَ يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ شَيْخٌ زَانٍ ' وَ مَلِكٌ كَذَّابٌ ' وَ عَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ ﴾ (۸۲)

تین قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالی ان سے قیامت کے دن گفتگو نہیں فرمائے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور نہ انہیں (نظر رحمت سے) دیکھے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہو گا1۔ بوڑھا زانی 2۔ جھوٹا بادشاہ 3۔ فقیر متکبر۔

اور یاد رہے ان سب وعیدوں میں مرد و زن دونوں برابر شامل ہیں اور طبرانی اوسط میں تو بڑی صراحت کے ساتھ آیا ہے۔

﴿ لاَ يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَى الشَّيْخِ الزَّانِيْ وَ لاَ الْعَجُوْزِ الزَّانِيَةِ ﴾ (۸۳)

اللہ تعالی قیامت کے دن بوڑھے زنا کرنے والے اور بوڑھی زنا کرنے والی کی طرف نہیں دیکھے گا۔

16۔ چار قسم کے لوگوں سے اللہ تعالی کی ناراضگی

سنن نسائی صحیح ابن حبان اور شعب الایمان بیہقی میں حضرت ابو ہریرہ

۸۲: صحیح الجامع ۲/۳/۳۰۷۰ ۔ الترغیب ۳/۲۷۵ ۸۳- صحیح المشتمل ۲/۱۶۳ ۔ الترغیب ۳/۲۷۵

رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ارشاد نبوی ہے۔

﴿ اَرْبَعَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ ۔ اَلْبَيَّاعُ الْحَلَّافُ وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ وَالشَّيْخُ الزَّانِيْ وَالْاِمَامُ الْجَائِرِ ﴾ (۸۴)

چار قسم کے لوگ ایسے ہیں جن پر اللہ تعالی ناراض ہوتا ہے 1۔ بہت قسمیں کھا کھا کر فروخت کرنے والا 2۔ فقیر اترانے والا 3۔ بوڑھا زانی 4۔ ظالم امام (حاکم بادشاہ)۔

امام منذری فرماتے ہیں کہ ایسی ہی ایک حدیث صحیح مسلم میں بھی ہے مگر اس میں "الملک الجائر" کی بجائے "ملک کذاب" اور "الفقیر المختال" کی بجائے "عائل مستکبر" کے الفاظ ہیں اور اس میں ان کا اشارہ جس حدیث کی طرف ہے وہ غالبا یہی ہے جو ہم نے اس سے پہلے ہی صحیح مسلم سنن اور طبرانی اوسط کے حوالے سے ذکر کی ہے۔

17- جنت سے محروم انسان

مسند بزار میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ارشاد نبوی ہے۔

﴿ ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اَلشَّيْخُ الزَّانِيْ وَالْاِمَامُ الْكَذَّابُ وَالْعَائِلُ الْمَذْهُوُّ ﴾ (۸۵)

تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہیں ہونگے 1۔ بوڑھا زانی 2۔ جھوٹا امام و حاکم 3۔ خود پسند فقیر۔

18۔ تین محبوب اور تین مبغوض بندے

ایسے ہی ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ارشاد نبوی جو کہ ابو داؤد و ترمذی ابن

۸۵۔ الترغیب و الترہیب و قال المنذری رواہ البزار باسناد جید

حبان و مستدرک حاکم' الزہد ابن مبارک' مسند احمد' مصنف ابن ابی شیبہ قیام اللیل مروزی اور معانی الآثار طحاوی میں ہے

﴿ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ ' وَ ثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ : فَاَمَّاالَّذِيْنَ يُحِبُّهُمْ فَرَجُلٌ اَتٰى قَوْمًا فَسَئَلَهُمْ بِاللّٰهِ ' وَلَمْ يَسْئَلْهُمْ بِقَرَابَةٍ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنِهٖ' فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْقَابِهِمْ فَاَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهٖ اِلَّا اللّٰهُ وَ الَّذِیْ اَعْطَاهُ' وَ قَوْمٌ سَارُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانَ النَّوْمُ اَحَبُّ اِلَيْهِمْ مِمَّا يَعْدِلُ بِهٖ فَوَضَعُوْا رُءُوْسَهُمْ ' فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِیْ وَيَتْلُوْا آيَاتِیْ ' وَ رَجُلٌ كَانَ فِیْ سَرِيَّةٍ فَلَقِیَ الْعُدُوَّ فَهَزَمُوْا ' فَاَقْبَلَ بِصَدْرِهٖ حَتّٰى يُقْتَلَ اَوْ يُفْتَحَ لَهٗ وَ الثَّلَاثَةُ الَّذِيْنَ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ اَلشَّيْخُ الزَّانِیْ وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِیُّ الظَّلُوْمُ ﴾ (۸۶)

تین شخص ایسے ہیں جن کو اللہ تعالی دوست رکھتا ہے اور تین ایسے ہیں جن سے اللہ تعالی ناراض ہوتا ہے وہ لوگ جن سے اللہ تعالی محبت رکھتا ہے 1۔ ان میں سے ایک تو وہ ہے کہ قوم کے پاس ایک سائل آیا اور اللہ کے واسطے ان سے سوال کیا کسی رشتہ دار کی وجہ سے سوال نہیں کیا جو ان کے درمیان ہو انہوں نے اس کو کچھ نہیں دیا تو ان میں سے ایک شخص اس کے پیچھے چلا اس نے سائل کو اس طرح دیا کہ سوائے سائل کے کسی کو خبر نہ ہوئی 2۔ایک وہ شخص ہے کہ چند لوگ رات کو راستہ چل رہے تھے جب نیند نے ان پر غلبہ کیا اور سب لوگ سو گئے اور نیند سب چیزوں سے

---

۸۶ ۔ صحیح الجامع ۲/۳/۴۲۔۷۵۔ الترغیب ۲/ ۳۳ و ۳/ ۲۲۵

زیادہ محبوب ہوئی تو سب لوگ سو گئے اور یہ کھڑے ہو کر قرآن مجید پڑھنے لگا اور اللہ تعالیٰ سے عجز وانکساری میں مشغول ہوا 3۔ اور ایک وہ شخص جو لشکر میں تھا جب دشمن پر حملہ ہوا تو لشکر کو شکست ہوئی یہ شخص سینہ تان کر دشمن کے سامنے آیا یہاں تک کہ شہید ہو گیا یا اس کو فتح ہوئی۔ اور وہ تین شخص جن سے اللہ کو بغض ہے 1۔ ان میں سے ایک بوڑھا زانی ہے 2۔ دوسرا مغرور فقیر 3۔ مالدار ظالم ہے۔

اور یاد رہے کہ ذکر کی گئی کتب احادیث میں سے بعض کے الفاظ میں معمولی کمی بیشی اور تقدیم و تاخیر ہے حتی کہ بعض کتب میں بوڑھے زانی کا تذکرہ نہیں بلکہ البخیل المنان (احسان جتانے والے) بخیل اور التاجر الحلاف (بہت قسمیں کھانے والا بیوپاری) کا ذکر آیا ہے۔

19۔ بعض حالات میں زنا کا زیادہ گناہ

زنا تو بہرحال گناہ ہے لیکن جس طرح اس کی قباحت کے بڑھنے میں عمر کا تعلق ہے اسی طرح بعض حالات ایسے ہیں کہ وہ جرم کی نوعیت کو بہت ہی زیادہ بڑھا دیتے ہیں مثلاً کوئی شخص کسی پردیسی' کسی مجاہد فی سبیل اللہ' یا اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کا ارتکاب کرتا ہے تو یہ بہت بڑا جرم ہے۔

20۔ پردیسی کی بیوی سے زنا کرنا

طبرانی کبیر میں حضرت عبد اللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ عنہما سے مرفوعا حدیث مروی ہے۔

﴿ مَثَلُ الَّذِيْ يَجْلِسُ عَلٰى فِرَاشِ الْمُغِيْبَةِ مَثَلُ الَّذِيْ

يَنْهَشُهُ اَسْوَدُ مِنْ اَسَاوِدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﴾ (۸۷)

پردیس میں رہنے والے کی بیوی سے زنا کرے والے کی مثال اس آدمی جیسی ہے جسے قیامت کے دن سیاہ سانپ ڈس رہے ہوں گے (یعنی یہ اس کی سزا ہو گی۔

21۔ زہریلے سانپ

ایسی ہی ایک حدیث معجم طبرانی کبیر و اوسط میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا مروی ہے۔

﴿ مَنْ قَعَدَ عَلٰى فِرَاشِ مُغِيْبَةٍ قَيَّضَ اللّٰهُ لَهُ ثُعْبَانٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﴾ (۸۸)

جو شخص اس عورت کے بستر پر بدکاری کے خیال سے بیٹھا جس کا شوہر موجود نہیں تو اللہ تعالی اس کے لیے قیامت کے دن اژدھے مقرر کر دے گا۔

22۔ مجاہد و فوجی کی بیوی سے زنا

اسی طرح مجاہد فی سبیل اللہ یا کسی فوجی کی بیوی کا معاملہ بھی ہے اور اس کی بیوی کی عزت و حرمت عام آدمی اور عام پردیسی سے بہت زیادہ ہے کیونکہ وہ اللہ کی راہ میں اپنی جان قربان کرنے کے لیے گھر سے نکلا ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ حدیث شریف میں اس کی بیوی سے بدکاری پر اور بھی سخت وعید آئی ہے۔
چنانچہ صحیح مسلم وابو داؤد اور نسائی معرفۃ السنن و آثار بیہقی میں حضرت

۸۷۔ الترغیب ۲۷۹/۳ و قال المنذری رواہ الطبرانی و رواتہ ثقات۔

۸۸۔ الترغیب ۲۷۹/۳ و لکن فی سندہ ابن لہیعہ و قد تکلم فیہ۔

بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

﴿ حُرْمَةُ نِسَآءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ مَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلاً مِنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ اَهْلِهِ فَيَخُوْنُهُ فِيْهِمْ اِلاَّ وَقَفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَأْخُذُ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَاشَآءَ حَتّٰى يَرْضٰى ﴾

مجاہدین کی عورتوں کی حرمت و عزت بیٹھنے والوں (جہاد پر نہ جانے والوں) پر انکی ماؤں کی حرمت و عزت کی طرح ہے بیٹھنے والوں میں سے کوئی شخص ' مجاہدین میں سے کسی شخص کے گھر کا محافظ ہوا' پھر اس نے اس کے گھر والوں کے سلسلہ میں خیانت و زنا کیا تو وہ قیامت کے دن اس کے سامنے کھڑا ہو گا اور وہ اس کی نیکیوں میں سے جتنی چاہے گا نیکیاں لے لے گا یہاں تک کہ وہ راضی و خوش ہو جائے۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

﴿ فَمَا ظَنُّكُمْ؟ ﴾

کہو کیا خیال ہے ؟ (اس سخت جرم و سزا کے بارے میں)

ابو داؤد اور نسائی میں الفاظ یوں ہیں۔

﴿ اِلاَّ نُصِبَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ' فَقِيْلَ :هٰذَا خَلَفُكَ فِيْ اَهْلِكَ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ ﴾

اسے قیامت کے دن اس کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا : یہ تیرے پیچھے گھر والوں کا محافظ تھا (اس نے خیانت کی) چنانچہ اس کی نیکیوں میں سے جس قدر چاہے لے لے۔

اور نسائی شریف میں یہ الفاظ درج ہیں۔

﴿ اَتَرَوْنَ يَدَعُ لَهُ مِنْ حَسَنَاتِهِ شَيْئًا؟ ﴾ (۸۹)

کہ تمہارا کیا خیال ہے کہ کیا وہ اس کی نیکیوں میں سے کچھ چھوڑے گا؟ (بالکل نہیں چھوڑے گا۔)

23۔ پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا

یہ بات بھی کسی سے پوشیدہ نہیں کہ پڑوسی کے اپنے دوسرے پڑوسی پر بہت حقوق ہیں اس کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ پیش آنے کی نبی اقدس ﷺ نے سخت تاکید فرمائی ہے

پڑوسی کے حقوق

جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

﴿ مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اِنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ ﴾ (۹۰)

جبریل علیہ السلام پڑوسی کے متعلق ہمیشہ ہی مجھے وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ وہ اس کو وارث ہی بنا دیں گے۔

ایک دوسری روایت جو کہ صحیح بخاری و مسلم کی ہے اس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

﴿ وَ اللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَ اللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ قِيْلَ : مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ : اَلَّذِيْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ

۸۹۔ مسلم ۲۸۳۵، ۱۵۰۸/۳۔ معرفۃ السنن والآثار ۱۲۱/۱۳۔ الترغیب ۲۷۹/۳، ۲۸۰

۹۰۔ ریاض الصالحین صفحہ ۱۵۷ المکتب الاسلامی

(۹۱)

اللہ کی قسم مومن نہیں ہے اللہ کی قسم مومن نہیں ہے سوال کیا گیا یا
رسول اللہ ﷺ کون مومن نہیں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا "وہ شخص کہ
اس کے پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہیں۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ تعالی اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف و دکھ نہ دے۔ (۹۲)

ان احادیث میں وارد حقوق و تاکید کی بناء پر ہی یہ بات سمجھنا بھی آسان ہے کہ اگر کوئی شخص ان حقوق کا خیال نہ کرے الٹا اس کی بیوی پر بری نظر رکھے تو وہ بہت ہی بدکار آدمی ہے خصوصا جبکہ وہ بغل میں رہنے والا ہو اور اس کا اس جگہ برائی کا ارتکاب دور کی عورت کی نسبت آسان ہے اسی لئے اس کے جرم کو بھی سخت تر شمار کیا گیا ہے۔

چنانچہ صحیح بخاری و مسلم، ترمذی اور نسائی میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اقدس ﷺ سے پوچھا گیا۔

﴿ اَیُّ ذَنْبٍ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰہِ؟ ﴾

اللہ تعالی کے ہاں سب سے بڑا گناہ کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا

﴿ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰہِ نِدًّا وَ ھُوَ خَلَقَکَ ﴾

کہ تو اللہ کے لئے شریک قرار دے جبکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔

۹۱۔ بحوالہ بالا۔
۹۲۔ بحوالہ بالا۔

وہ کہتے ہیں کہ میں عرض کیا کہ یہ تو واقعی بہت بڑا گناہ ہے اور اس کے بعد کون سا گناہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔

﴿ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ اَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ ﴾ (۹۳)

تو اپنے بچے کو اس خوف سے قتل کردے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گا۔(تیرے رزق میں شریک ہو جائے گا)

میں نے عرض کیا اس کے بعد کون سا گناہ ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

﴿ اَنْ تَزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ ﴾

تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔

اور پھر آپ ﷺ نے سورہ فرقان کی یہ دو آیات تلاوت فرمائیں۔

﴿ وَ الَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ وَ لَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ لَا يَزْنُوْنَ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ○ يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ يَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ○ ﴾ (۹۴)

جو اللہ کے سوا کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اللہ کی حرام کی ہوئی کسی جان کو ناحق ہلاک نہیں کرتے اور نہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں۔ یہ کام جو کرے وہ اپنے گناہ کا بدلہ پائے گا قیامت کے روز اس کو مکرر عذاب دیا جائے گا اور اسی میں وہ ہمیشہ ذلت کے ساتھ پڑا رہے گا۔

برتھ کنٹرول

اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنے فقرو فاقہ اور مفلوک الحال ہو جانے کے ڈر سے بچے کو قتل کرنے (بلا عذر

۹۳۔ الترغیب ۳/۲۷۸

۹۴۔ [illegible]

شرعی محض غربت کے ڈر سے برتھ کنٹرول، فیملی پلاننگ، منصوبہ بندی کرنے) اور پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرنے کو یکجا کر دیا ہے جس سے ان جرائم اور گناہوں کی نوعیت سمجھنا آسان ہو جاتا ہے کہ یہ کس قدر خطرناک درجے کے گناہ ہیں۔

اور یہاں یہ بات بھی پیش نظر رکھیں کہ فقر و فاقہ یا غربت وافلاس اور مفلوک الحالی ایسا شرعی عذر نہیں ہے کہ اس کو بنیاد بنا کر برتھ کنٹرول پر عمل جائز ہو سکے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے صراحتاً فرمایا ہے۔

﴿ وَ لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ .... الخ ﴾ (٩٥)

اور اپنی اولاد کو فقر وافلاس کے ڈر سے مت قتل کرو۔

اور اگر ایسے عذر کو شرعی مان لیا جائے تو اس اور اس جیسی ہی دیگر آیات کا معنیٰ کیا ہوگا۔

24۔ دس گنا سے زیادہ گناہ

اسی طرح ایک اور حدیث الادب المفرد امام بخاری مسند احمد، معجم طبرانی کبیر اور اوسط میں حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس میں نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتے ہیں۔

﴿ مَا تَقُوْلُوْنَ فِي الزِّنَا؟ ﴾

تم لوگ زنا کے بارے میں کیا کہتے ہو؟

صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا

﴿ حَرَامٌ حَرَّمَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ فَهُوَ حَرَامٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

٩٥۔ سورہ بنی اسرائیل، ٣١

حرام ہے' اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے حرام کر دیا ہے اور یہ قیامت تک حرام ہے۔

تب نبی اقدس ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا۔

﴿ لَاَنْ یَزْنِیَ الرَّجُلُ بِعَشْرِ نِسْوَةٍ اَیْسَرُ عَلَیْهِ مِنْ اَنْ یَزْنِیَ بِامْرَأَةِ جَارِهٖ ﴾ (۹۶)

کہ (مسلمان) شخص اگر دس عورتوں سے زنا کرے تو اس کے لئے ہلکا اور آسان ہے کہ وہ اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔

25-26- زنا کی وجہ سے بے قیمت و وقعت ہونا

یہ ایک ایسا جرم و گناہ ہے کہ انسان کی قدر و قیمت ہی بالکل ختم کر دیتا ہے۔

چنانچہ صحیح بخاری و مسلم' ابو داؤد ونسائی' ابن ماجہ ومسند احمد' موطا امام مالک' مصنف ابن ابی شیبہ المنتقی ابن الجارود' مسند طیالسی اور سنن کبری بیہقی اور معرفۃ السنن والآثار میں حضرت ابو ہریرہ اور زید بن خالد سے مروی ارشاد نبوی ہے۔

﴿ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِکُمْ فَتَبَیَّنَ زِنَاهَا فَلْیَجْلِدْهَا' وَ لَا یُثَرِّب ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْیَجْلِدْهَا وَ لَا یُثَرِّبْ ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْیَبِعْهَا وَ لَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ ﴾ (۹۷)

۹۶- الترغیب ۲۷۸/۳' ۹۶ الصحیح الجامع ۷/۵/۳

۹۷- معرفۃ السنن الآثار الصحیحہ ۷۹۶ صحیح الجامع ۲۲۰/۱/۱- الارواء ۲۳۲۳- مسلم ۴۳۶۸- بخاری مع الفتح ۱۶۲/۱۲ حدیث ۶۸۳۷

اگر تم میں سے کسی کی کنیز زنا کا ارتکاب کرے اور اس کے زنا کا پتہ چل جائے تو اسے کوڑے مارے جائیں اور کوڑے مارنے کے بعد اسے موقعہ بموقعہ جھڑکتے نہ رہا جائے پھر اگر وہ زنا کاری کا ارتکاب کرے تو اسے کوڑے مارے جائیں اور اسے جھڑکتا نہ رہے اور پھر اگر تیسری مرتبہ بھی زنا کا ارتکاب کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے بیچ دے چاہے وہ بالوں کی ایک چھوٹی رسی کے عوض ہی کیوں نہ بیچ دے۔

27۔ فحاشی و زنا کاری کے عام ہونے پر اجتماعی عذاب

اگر کسی قوم یا شہر و گاؤں میں زناکاری و فحاشی عام ہو جائے تو پھر وہ پوری قوم ہی اجتماعی عذاب میں مبتلا کر دی جاتی ہے۔

چنانچہ معجم طبرانی مسند ابی یعلیٰ مستدرک حاکم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

﴿ اِذَا ظَهَرَ الزِّنَا وَالرِّبَا فِيْ قَرْيَةٍ فَقَدْ اَحَلُّوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَذَابَ اللّٰهِ ﴾ (۹۸)

جب زنا اور سود کسی بستی میں پھیل جائیں تو ان بستی والوں نے اپنے نفسوں پر اللہ کا عذاب حلال کر لیا۔

28- کثرت زنا اور عذاب الٰہی

اور اس حدیث کی شاہد ایک دوسری حدیث بھی ہے جو کہ مسند ابی یعلیٰ میں ہے اس میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے

۹۸۔ صحیح الجامع ۲۴۶/۱/۱۔ غایۃ المرام فی تخریج الحلال والحرام للدکتور یوسف القرضاوی للشیخ الالبانی ۳۴۴ و حسنہ۔ و تخریج فقہ السیرۃ للشیخ محمد الغزالی۔ للعلامہ الالبانی ۳۷۰۔ الترغیب ۲۷۸/۳۔ مجمع الزوائد للہیثمی ۱۱۸/۴/۲۔ طبع موسسہ المعارف بیروت۔

ارشاد فرمایا۔

﴿ مَا ظَهَرَ فِيْ قَوْمٍ الزِّنَا اَوِ الرِّبَا اِلَّآ اَحَلُّوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَذَابَ اللّٰهِ ﴾ (۹۹)

جس قوم میں زنا اور ربا پھیل گیا تو ان لوگوں نے اپنے نفسوں کے لیے اللہ کے عذاب کو حلال کر لیا۔

29۔ عمومی عذاب

ایسی ہی ایک حدیث مسند احمد وابو یعلی میں بھی ہے جس میں ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا مرفوعا بیان فرماتی ہیں۔

﴿ لَا تَزَالُ اُمَّتِيْ بِخَيْرٍ مَالَمْ يَفْشُ فِيْهِمْ وَلَدُ الزِّنَا، فَاِذَا فَشَا فِيْهِمْ وَلَدُ الزِّنَا فَاَوْشَكَ اَنْ يَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ ﴾ (۹۹)

میری امت اس وقت تک خیریت سے رہے گی جب تک ان میں زنا کی اولاد نہ پھیلے پس جب ان میں زنا کی اولاد پھیل جائے گی تو عنقریب اللہ تعالی ان پر عام عذاب نازل کر دے گا۔

اور مسند ابو یعلیٰ کے الفاظ یہ ہیں

﴿ لَا تَزَالُ اُمَّتِيْ بِخَيْرٍ مُتَمَاسِكٍ اَمَرُهَا مَالَمْ يَظْهَرْ فِيْهِمْ وَلَدُ الزِّنَا ﴾ (۱۰۰)

کہ میری امت اس وقت تک خیریت سے رہے گی اور ان کا امر (دین و حکومت) مضبوط رہے گا جب تک ان میں زنا کی اولاد ظاہر و غالب نہ ہو۔

۹۹۔ الترغیب ۲۷۸/۳ و قال المنذری رواہ ابو یعلی باسناد جید و اشار الیہ الالبانی فی غایۃ المرام ۳۴۴

۱۰۰۔ الترغیب ۲۷۷/۳ و قال المنذری عن روایۃ احمد و اسنادہ حسن فیہ ابن اسحق و قد صرح بالسماع۔

30۔ قومی تباہی کے پانچ اسباب

سنن ابن ماجہ، حلیۃ الاولیا، ابو نعیم، مستدرک حاکم، العقوبات ابن ابی الدنیا اور مسند رویانی میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور مہاجرین سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

﴿ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ ! خَمْسٌ إِذَا ابْتُلِيْتُمْ بِهِنَّ ، وَ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ أَنْ تُدْرِكُوْهُنَّ : لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِيْ قَوْمٍ قَطُّ ، حَتّٰى يُعْلِنُوْا بِهَا إِلَّا فَشَا فِيْهِمُ الطَّاعُوْنَ وَالْأَوْجَاعَ الَّتِيْ لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِيْ أَسْلَافِهِمُ الَّذِيْنَ مَضَوْا ...... ﴾

اے مہاجرین کی جماعت! پانچ چیزیں کہ اگر ان میں تم مبتلا ہو گئے اور میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں کہ تم ان چیزوں کو پاؤ جس قوم میں فحاشی عام ہو جائے اور وہ کھلے عام ارتکاب کرنے لگیں تو اس قوم میں طاعون کی بیماری اور بھوک عام ہو جاتی ہے جو کہ ان سے پہلے لوگوں میں یہ بیماری اور بھوک نہیں پائی جاتی تھی .....

آگے فرمایا کہ ناپ تول میں کمی بیشی کرنے والوں کو قحط سالی اور مصائب اور حاکم کا ظلم آلے گا زکوۃ نہ دینے والوں سے بارشیں بند کر دی جائیں گی اور وہ خشک سالی میں مبتلا ہوں گے اگر جانوروں کا خیال نہ ہو تو ان پر کبھی بارشیں نہ ہوں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کئے گئے عہد و پیماں کو توڑتے ہیں اللہ تعالی ان پر باہر سے کسی دشمن کو مسلط کر دیتا ہے جو ان کا سب کچھ چھین لیتا ہے اور اگر حکام و ائمہ کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق فیصلے نہ کریں گے تو اللہ تعالی ان کے مابین پھوٹ (خانہ جنگی) ڈال دے گا۔ (۱۰۱)

۱۰۱۔ ابن ماجہ ۴۰۱۹۔ صحیح الجامع ۳۰۶/۶/۳۔ الصحیحہ ۱۰۶، ۱۶۷/۱

31۔ بدکار قوم پر موت کا تسلط

مستدرک حاکم و سنن کبری بیہقی میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ارشاد نبوی ہے۔

﴿ مَا نَقَضَ قَوْمٌ اَلْعَهْدَ قَطُّ اِلاَّ کَانَ الْقَتْلُ بَیْنَهُمْ ' وَ مَا ظَهَرَتْ فَاحِشَةٌ فِیْ قَوْمٍ قَطُّ اِلاَّ سَلَّطَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَیْهِمُ الْمَوْتَ ' وَلاَ مَنَعَ قَوْمٌ اَلزَّکَاةَ اِلاَّ حَبَسَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الْقَطَرَ ﴾

(۱۰۲)

کسی قوم نے جب بھی اللہ تعالی سے کیئے ہوئے وعدے کو توڑا تو اس کے مابین قتل و غارت عام ہو جاتی ہے اور جس قوم میں فحاشی عام ہو جاتی ہے تو اللہ اس قوم پر موت کو مسلط کر دیتا ہے اور جو قوم زکوۃ ادا کرنے سے رک جاتی ہے تو اللہ ان سے بارش بند کر دیتا ہے۔

32۔ فحاشی کے نتائج بد

بیہقی کے الفاظ یہ بھی ہیں جو کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفا بسند صحیح اور معجم میں مرفوعا بسند ضعیف مروی ہیں۔

﴿ مَا نَقَضَ قَوْمٌ اَلْعَهَدَ اِلاَّ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ عَدُوَّهُمْ' وَ لاَ فَشَتَ الْفَاحِشَةَ فِیْ قَوْمٍ اِلاَّ اَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِالْمَوْتِ ' وَ مَا طَفَّفَ قَوْمُ الْمِیْزَانُ اِلاَّ اَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِالسِّنِیْنَ' وَ مَا مَنَعَ قَوْمٌ اَلزَّکَاةُ اِلاَّ مَنَعَهُمُ اللّٰهُ الْقَطَرَ مِنَ السَّمَآءِ وَ مَا جَارَ قَوْمٌ فِیْ

۱۰۲۔ بیہقی ۳۴۶/۳۔ الصحیحہ ۱۰۷

حُكْمٍ اِلَّا كَانَ الْبَأْسُ بَيْنَهُمْ .... اَظُنُّهُ قَالَ .. وَالْقَتْلُ ﴾ (۱۰۳)

جو قوم اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے وعدے کو توڑ دیتی ہے اللہ تعالیٰ ان پر ان کے دشمنوں کو مسلط کردیتا ہے اور جس قوم میں فحاشی عام ہوجاتی ہے اللہ تعالیٰ ان پر موت عام کر دیتا ہے اور جو قوم ناپ تول میں کمی کرنے لگتی ہے اللہ تعالیٰ اس کو قحط سالی میں مبتلا کردیتا ہے اور جو قوم زکوۃ ادا کرنے سے رک جاتی ہے اللہ تعالیٰ اس پر آسمان سے بارش برسانا روک دیتا ہے اور جو قوم حکومت میں ظلم اختیار کرتی ہے اللہ تعالیٰ ان کے مابین خانہ جنگی شروع کرا دیتا ہے اور میرا خیال ہے انہوں نے ساتھ یہ بھی فرمایا اللہ تعالیٰ ان میں قتل کو عام کردیتا ہے۔(۱۰۳)

لمحہ فکریہ

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس قوم میں فحاشی عام ہوجائے تو اللہ تعالیٰ اس قوم پر موت مسلط کر دیتا ہے وہ لوگ مرض طاعون میں مبتلا کر دئے جاتے ہیں اور ان کے یہاں بھوک ناچنے لگتی ہے یہ نبی صادق و مصدوق ﷺ کے ارشاد گرامی کا مفہوم و معنی ہے اگر اس پر تھوڑی سی توجہ دیں تو اس بات کو سمجھنا آج بہت ہی آسان ہو چکا ہے کیونکہ مسلم و کافر سبھی جان چکے ہیں کہ شتر بے مہار جنسی اختلاط کے نتیجے میں رونما ہونے والے نئے مرض ایڈز (aids) کو موت ' سے تعبیر کرنے میں کوئی بھی امر مانع نہیں ہے اور اسے ہی طاعون جیسے مہلک مرض کی جگہ بھی سمجھا جاسکتا ہے جبکہ آج کل جہاں بھوک ناچ رہی ہوتی ہے وہاں فحاشی کا بھی دور دورہ ہے تو گویا موجودہ حالات میں ان احادیث شریفہ

۱۰۳۔ بیہقی ایضاً و قال الالبانی فی الصحیحۃ ۱/۱۷۰ و اسنادہ صحیح و ہو موقوف فی حکم المرفوع لانہ لا یقال من قبل الرأی

میں موجود نتائج و انجام کو اپنی آنکھوں سے دیکھا جاسکتا ہے اور اس موذی مرض ایڈز وغیرہ کے اسباب اور ان کی ہلاکت خیزیوں کا قدرے تفصیلی تذکرہ بھی ہم آگے چل کر کرنے والے ہیں انشاء اللہ ' یہاں ان احادیث کو سمجھنے کے لئے صرف اتنے سے اشارہ پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔

زانی کی سزا

زانی مرد و زن کی کئی شکلیں ہیں مثلاً یہ کہ وہ کنوارے ہیں یا وہ شادی شدہ ہیں ان ہر دو شکلوں میں ان کی سزا الگ الگ ہے بعض اور صورتیں بھی ہیں جن کی تفصیل ساتھ ساتھ آتی جائے گی۔

غیر شادی شدہ لڑکی اور لڑکے کی سزا

غرض اگر زنا کار لڑکا اور لڑکی غیر شادی شدہ ہیں تو ان کی سزا ایک ایک سو کوڑا ہے اور اس پر تمام امت اسلامیہ کا اتفاق ہے اور اس کی دلیل سورہ نور کی وہ آیت ہے جس میں ارشاد الٰہی ہے۔

﴿ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَ لَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ (۱۰۴)

زانیہ عورت اور زانی مرد دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو' اور ان پر ترس کھانے کا جذبہ اللہ کے دین کے معاملے میں تم کو دامن گیر نہ ہو اگر تم اللہ تعالیٰ اور روز آخر پر ایمان رکھتے ہو اور ان کو سزا دیتے وقت

۱۰۴۔ سورہ نور ۲

اہل ایمان کا ایک گروہ موجود رہے۔

1۔ ملک بدر یا شہر بدر کرنا

کوڑوں کی اس سزا کے علاوہ صحیح احادیث میں یہ سزا بھی وارد ہوئی ہے کہ کوڑوں کی سزا کے بعد غیر شادی شدہ زانی کو ملک بدر یا شہر بدر کر دیا جائے اس سزا کی مشروعیت پر تو سب کا اتفاق ہے فرق صرف اس بات میں ہے کہ یہ سزا حد ہو گی یا تعزیر۔

اس سلسلہ میں مالکیہ' شافعیہ اور حنابلہ' جمہور اہل علم کا مسلک یہ ہے کہ حد ہے جبکہ احناف نے اسے تعزیر قرار دیا ہے بہرحال تعزیر کہیں یا حد اس سزا سے کسی کو بھی انکار نہیں ہے اس کا ثبوت صحیح احادیث میں موجود ہے۔

حدیث عبادہ رضی اللہ عنہ

صحیح مسلم وابو داؤد' ترمذی و ابن ماجہ' مسند احمد و سنن دارمی' بیہقی و مصنف ابن ابی شیبہ' مسند طیالسی والمنتقیٰ ابن جارود' شرح معانی الآثار طحاوی اور معرفۃ السنن والآثار میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

خُذُوْا عَنِّیْ خُذُوْا عَنِّیْ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلاً' اَلْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةَ وَ نَفْیُ سَنَةً اَلثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةَ وَالرَّجْمُ

مجھ سے دین کے احکام لے لو مجھ سے دینی احکام لے لو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لیے ایک راستہ پیدا کردیا ہے اگر کنوارا لڑکا کنواری لڑکی کے ساتھ زنا کرے تو انہیں ایک ایک سو کوڑا اور ایک سال ملک بدری کی سزا دی جائے گی اور اگر شادی شدہ مرد شادی شدہ سے زنا کرے تو ایک سو کوڑا

مارا جائے گا اور رجم کی سزا دی جائے گی۔(۱۰۵)

اس حدیث میں کوڑے اور رجم (سنگسار) کے یکجا آنے کی وجہ سے اس کی حجیت و محکمیت پر کلام کیا گیا ہے اور اس کی تفصیل تو آگے چل کر شادی شدہ زانی کی سزا کے ضمن میں آئے گی۔

2۔ عہد نبوی کا ایک واقعہ

ملک بدر یا شہر بدر کرنے کا پتہ اس حدیث سے بھی چلتا ہے جو صحیح بخاری و مسلم، سنن اربعہ و معرفۃ السنن والآثار، مسند احمد اور موطا امام مالک میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو آدمی اپنا کیس لے کر نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فیصلہ طلب کیا ان میں سے ایک نے کہا کہ مجھے بھی کہنے کی اجازت دی جائے اجازت ملی تو کہا، کہ میرا بیٹا اس کے یہاں کام کرتا تھا اور وہ اس کی بیوی سے زنا کر بیٹھا اور میں نے بطور حرجانہ اسے ایک سو بکری اور ایک کنیز دی ہے اور پھر میں نے اہل علم لوگوں سے پوچھا ہے تو پتہ چلا ہے کہ میرے بیٹے کی سزا سو کوڑا اور ایک سال کی ملک بدری یا شہر بدری ہے اور عورت کی سزا رجم ہے۔

اس پر نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

﴿ اَمَا وَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَاَقْضِیَنَّ بَیْنَکُمَا بِکِتَابِ اللّٰهِ اَمَّا غَنَمُكَ وَ جَارِیَتُكَ فَرَدٌّ عَلَیْكَ ، وَ جَلَدَ اِبْنَهٗ مِائَةَ جَلْدَةٍ وَ

۱۰۵۔ صحیح مسلم بترقیم محمد فواد عبدالباقی ۱۳۱۶/۳، ۱۳۱۷
معرفۃ السنن و الآثار ۲۷۳/۱۲
المنتقی مع نیل الاوطار ۲۱۵/۸/۴
المغنی بتحقیق الترکی ۳۰۸/۱۲
صحیح [illegible]

غَرَّبَهُ عَامًا' وَ اَمَرَ اُنَيْسًا الْاَسْلَمِيَّ اَنْ يَّاتِيَ اِمْرَأَةَ الْآخَرِ ' فَاِنْ اعْتَرَفَتْ فَارْجَمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا ﴾ (۱۰۶)

مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں تمہارے مابین کتاب اللہ کے ساتھ فیصلہ کروں گا تیری بکریاں اور تیری کنیزیں واپس لوٹا دی جائیں گی نبی ﷺ نے اس کے بیٹے کو ایک سو کوڑا مارا اور ایک سال کے لئے ملک بدر کر دیا اور حضرت انیس اسلمی کو نبی اقدس ﷺ نے یہ حکم فرمایا کہ وہ دوسرے شخص کی بیوی کے پاس جائیں اگر وہ اعتراف کرلے تو اسے رجم کردیں اس عورت نے اعتراف جرم کرلیا انہوں نے اسے رجم کر دیا۔

3 ۔ اسی طرح صحیح بخاری میں حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

﴿ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَامُرُ فِيْمَنْ زَنٰى وَلَمْ يُحْصِنْ جَلْدَ مِائَةَ وَ تَغْرِيْبَ عَامَ ﴾ (۱۰۷)

میں نے نبی اقدس ﷺ کو یہ حکم فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے زنا کیا اور ابھی وہ شادی شدہ نہیں ہے اسے ایک سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لئے ملک بدر کردیا جائے۔

4 ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد بھی صحیح بخاری و مسند احمد میں مروی ہے جس میں وہ بتاتے ہیں۔

۱۰۶۔ بخاری مع الفتح ۱۲/۱۳۷، ۱۶۰، ۱۷۳، ۱۸۶
مسلم مرقم ۳/۱۳۲۴، ۱۳۲۵
معرفۃ السنن و الآثار ۱۲/۲۷۶، ۲۷۷
الارواء ۷/۱۳۵۷، ۲۳۳۷۔ المنتقی مع النیل ۳/۸/۲۱۳، ۲۱۵
۱۰۷۔ بخاری مع الفتح ۱۲/۱۵۶

﴿ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی فِیْمَنْ زَنٰی وَ لَمْ یُحْصِنْ بِنَفْیِ عَامٍ وَ بِاِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَیْہِ ﴾ (۱۰۸)

نبی اقدس ﷺ نے غیر شادی شدہ زانی کے بارے میں یہ فیصلہ فرمایا کہ اسے ایک سال کے لئے ملک بدر کر دیا جائے اور اس پر شرعی حد قائم کی جائے (یعنی اس کو سو کوڑے مارے جائیں)

ان احادیث کی روشنی میں کوڑوں کے ساتھ ہی ایک سال کے لئے ملک بدر یا شہر بدر کرنا جمہور علماء امت کا مسلک ہے۔

خلفائے راشدین

5۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عمل

خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح کی روایت ملتی ہے۔ خصوصا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا عمل تو صحیح بخاری' مصنف عبد الرزاق میں مذکور ہے چنانچہ حضرت عروہ بن زبیر بیان فرماتے ہیں۔

﴿ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابَ غَرَّبَ ' ثُمَّ لَمْ تَزَلْ تِلْکَ السُّنَّةَ ﴾ (۱۰۹)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ملک بدر کیا اس کے بعد یہ سنت مسلسل جاری رہی۔

6۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عمل

۱۰۸۔ بخاری مع الفتح ۱۲/۱۵۷
المنتقی ۴/۸/۲۱۰
۱۰۹۔ بخاری مع الفتح ۱۲/۱۵۶

اور اسی کی تائید ایک دوسری حدیث سے بھی ہوتی ہے جو کہ ترمذی و نسائی صحیح ابن حبان و بیہقی، مصنف عبد الرزاق اور مستدرک حاکم میں ہے جس میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں

﴿ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ ، وَ اَنَّ اَبَابَكْرٍ ضَرَبَ وَ غَرَّبَ ، وَاَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَ غَرَّبَ ﴾ (۱۱۰)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوڑے مارے اور ملک بدری کی سزا نافذ فرمائی۔

اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کوڑے مارے اور ملک بدری کی سزا نافذ فرمائی۔

اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کوڑے مارے اور ملک بدری کی سزا نافذ فرمائی۔

مصنف عبد الرزاق میں تو یہ الفاظ بھی ہیں۔

﴿ حَتّٰی غَرَّبَ مَرْوَانُ ﴾

اور مروان نے بھی ملک بدری کی سزا نافذ فرمائی۔

دیگر صحابہ و ائمہ کا قول

خلفائے راشدین کی طرح ہی حضرت ابی کعب رضی اللہ عنہ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی یہی قول مروی ہے ائمہ میں سے امام عطاء، طاؤس، ثوری، ابن ابی لیلیٰ، شافعی اسحاق بن راہویہ، ابو ثور رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

یہ ملک بدری کی سزا خلفائے راشدین نے نافذ کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں کوئی بھی ان کا مخالف نہیں ہے لہٰذا یہ ایک طرح کا اس سزا کی مشروعیت پر

۱۱۰۔ بحوالہ فتح الباری ۱۵۸/۱۲۔ و صححہ الالبانی فی الارواء ۱۱/۸

اجماع صحابہ ہے۔

ایک وضاحت

مصنف عبد الرزاق میں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا۔

﴿ حَسْبُهُمَا مِنَ الْفِتْنَةِ اَنْ يُّنْفَيَا ﴾ (۱۱۱)

اس لڑکی اور لڑکے کے لیے ازروئے فتنہ یہی کافی ہے کہ ان کو ملک بدر کر دیا جائے۔

یہ بات صحیح سند سے ثابت ہی نہیں ہے جیسا کہ امام ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ نے وضاحت کی ہے۔(۱۱۲)

اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی مصنف عبد الرزاق میں ہی مروی ہے کہ انہوں نے ربیعہ بن امیہ بن خلف کو شراب پینے کے جرم میں خیبر کی طرف ملک بدر کر دیا اور وہ ہرقل سے جاکر ملا اور عیسائی ہو گیا اس پر انہوں فرمایا۔

لَا أُغَرِّبُ مُسْلِمًا بَعْدَ هٰذَا ۱۱۳

اس کے بعد کبھی کسی مسلمان کو ملک بدر نہیں کروں گا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اس ارادے میں بھی اس بات کا احتمال موجود ہے کہ انہوں نے شراب کی سزا کے طور پر ملک بدر کرنے کی تعزیری سزا کے بارے میں ایسا کہا ہو نہ کہ زنا کی حد کے بارے میں ' کیونکہ تعزیر اور حد میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے

۱۱۱۔ مصنف عبدالرزاق ۳۱۵/۷
کتاب الطلاق باب النفی۔
۱۱۲۔ المغنی ۳۲۴/۱۲
۱۱۳۔ مصنف عبدالرزاق ۳۱۴/۷، ۳۱۵

امام مالک اور اوزاعی رحمۃ اللہ علیہما کا مسلک

امام مالک واوزاعی رحمۃ اللہ علیہما نے کہا ہے کہ لڑکے کو ملک بدر کیا جائے مگر لڑکی کو نہیں کیونکہ عورت حفاظت کی محتاج ہوتی ہے اور اس لیے اس کے ساتھ کسی محرم کو بھی ملک بدر کرنا ضروری ہوگا اگر ایسا کیا گیا تو وہ مجرم بے قصور ہی ملک بدر ہوگا اسے ناکردہ گناہ کی پاداش میں کیوں مبتلا کیا جائے لہٰذا یہ ملک بدری لڑکے کے ساتھ ہی خالص کرنا ہوگا ورنہ پھر کئی مفاسد لازم آتے ہیں لیکن دیگر آئمہ و فقہاء نے ان کی موافقت نہیں کی۔

البتہ امام ابن قدامہ المغنی (۱۱۴) میں امام مالک و اوزاعی کے قول کو ہی اصح الاقوال واعد لھا قرار دیا ہے کیونکہ عورت کا بلا محرم سفر جائز نہیں اس مفہوم کی احادیث نے عورت کو ملک بدری کی سزا سے مستثنیٰ کر دیا ہے۔ (۱۱۵)

کیا لڑکی کو ملک بدر کیا جائے گا؟

کنوارے زانی کو سو سو کوڑوں کے ساتھ ساتھ ایک سال کے لیے ملک بدر کیا جائے گا' البتہ لڑکی کا معاملہ کچھ مختلف ہے جیسا کہ امام مالک و اوزاعی کا قول ذکر کیا گیا ہے ان کے نزدیک لڑکے کو تو ملک بدر کیا جائے گا لڑکی کو نہیں کیونکہ اس کے ملک بدر کئے جانے میں کئی مفاسد اور خرابیاں ہیں اور پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیلی عورت کو تو سفر سے منع کیا ہے' چہ جائیکہ کسی کو سال بھر کے لیے گھر سے نکال دیا جائے اور اس پر انہوں نے ان احادیث سے استدلال کیا ہے۔

۱۱۴۔ المغنی ۱۲/۳۲۲' ۳۲۳

۱۱۵۔ المغنی بتحقیق الترکی ۱۲/۳۲۲

الموسوعۃ الفقھیہ ۱۳/۳۶' ۳۸ طبع کویت

حاشیہ الدسوقی ۴/۳۲۲۔

نیل الاوطار ۴/۸/ ۲۱۷' ۲۱۹ طبع الریاض

عورت کا سفر بلا محرم

پہلی حدیث صحیح بخاری و مسلم، ابوداوٗد، ترمذی، ابن ماجہ و موطا امام مالک، مسند احمد، معرفۃ السنن والآثار اور طیالسی میں ہے جس میں ہے کہ نبی اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

﴿ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اَنْ تُسَافِرَ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ اِلَّا مَعَ ذِىْ مَحْرَمٍ مِنْهَا ﴾ (۱۱۶)

اللہ تعالی اور قیامت پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی محرم کے بغیر ایک دن اور ایک رات کی مسافت کا سفر طے کرے۔ (۱۱۶)

دوسری حدیث اسی طرح ایک حدیث صحیح بخاری و مسلم، بیہقی، مسند احمد، ابو یعلیٰ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

﴿ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ وَ لَا تُسَافِرَنَّ اِمْرَأَةٌ اِلَّا وَ مِنْهَا مَحْرَمٌ ﴾ (۱۱۷)

کوئی مرد (غیر محرم) کسی عورت کے ساتھ خلوت اختیار نہ کرے اور نہ ہی کوئی عورت محرم کے بغیر سفر کرے۔

۱۱۶۔ بخاری ۲/۵۴
مسلم ۲/۹۷۷
المغنی ۳/۰۹؛
معرفۃ السنن والآثار ۷/۵۰۸
سو نے حرم للمؤلف حدیث ۲۵

۱۱۷۔ للتخریج، سو نے حرم للمولف حدیث ۲۴

<u>تیسری حدیث</u> صحیح مسلم و ابوداؤد' ابن ماجہ و دارمی' ابن خزیمہ و بیہقی' مسند احمد اور ابن المنذر فی اوسط میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

﴿ لَا يَحِلُّ لِاَمْرَأَةٍ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اَنْ تُسَافِرَ سَفْرًا يَكُوْنُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَصَاعِدًا اِلَّا وَ مَعَهَا اَبُوْهَا اَوْ اِبْنَهَا اَوْ زَوْجَهَا اَوْ اَخُوْهَا اَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ مِّنْهَا ﴾ (۱۱۸)

اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ کوئی ایسا سفر اکیلی اختیار کرے جو تین دن یا اس سے زیادہ کا ہو سوائے اس کے کہ اس کے ساتھ اس کا باپ' بیٹا' شوہر' بھائی یا دوسرا کوئی محرم ہو۔

<u>چوتھی حدیث</u> صحیح بخاری و مسلم' ابو داؤد و ابن خزیمہ' بیہقی و مسند احمد اور الاوسط ابن المنذر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ارشاد نبوی ہے۔

﴿ لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ ﴾ (۱۱۹)

کوئی عورت محرم کے بغیر تین دن کا سفر نہ کرے۔

<u>پانچویں حدیث</u> اس حدیث میں تو دنوں کی کوئی قید بھی نہیں اور یہ صحیح بخاری و مسلم' بیہقی و مسند احمد اور ابو یعلیٰ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

﴿ لَا تُسَافِرُ اِمْرَأَةٌ ثَلَاثَةٌ اِلَّا وَ مَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ ﴾ (۱۲۰)

۱۱۸۔ سو نے حرم' حدیث ۲۶
۱۱۹۔ سو نے حرم' حدیث ۲۷
۱۲۰۔ سو نے حرم' حدیث ۲۳۔ ۲۹

کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔

"اَصَحُّ الْاَقْوَالِ وَ اَعْدَلِهَا"

ان احادیث کے علاوہ ان کا کہنا ہے کہ اگر عورت کے ساتھ محرم کو بھی سال بھر کے لیے ملک بدر کردیا جائے تو اس محرم کا کیا قصور ہے اور اگر اسے اجرت دلوائی جائے تو یہ لڑکی پر نہ صرف بوجھ ہو گا بلکہ یہ ایک اضافی سزا بن جائے گی جو کہ ثابت نہیں اور اگر اکیلی کو ملک بدر کیا گیا تو یہ اس کے لیے کئی برائیوں کے دروازے کھولنے کے مترادف ہو گا اور اس عورت کے ضائع ہو جانے کا بھی اندیشہ ہے لہٰذا ملک بدری والی سزا لڑکے کے ساتھ خاص ہو گی اور ان احادیث میں وارده عام حکم کو عورت کے اکیلے سفر کرنے کی ممانعت والی حدیث کی بناء پر لڑکے کے ساتھ خاص کرنا جائز بھی ہے اور اسی رائے کو امام ابن قدامہ نے "اَصَحُّ الْاَقْوَالِ وَاَعْدَلِهَا" قرار دیا ہے جیسا کہ پہلے بھی مختصراً اشارہ کیا جاچکا ہے۔ (۱۲۱)

ملک بدری کی مسافت

اب رہا معاملہ ملک بدری کی مسافت کا' تو اس سلسلہ میں امام شوکانی نے نیل الاوطار میں لکھا ہے کہ مجرم کو اس کے گھر سے نکال دیا جائے جہاں اسے بے وطن یا پردیسی ہونے کا احساس ہو اور اس کی مسافت کم از کم اتنی ہونی چاہیے جتنی مسافت نماز قصر کے لیے ضروری ہے رہی یہ بات کہ مسافت قصر کیا ہے؟

۱۲۱۔ حوالہ جات سابقہ

اس سلسلہ میں امام ابن المنذر نے بیس سے زیادہ اقوال نقل کئے ہیں جو صحابہ و تابعین' ائمہ مجتہدین اور سلف صالحین امت کے ہیں۔

❶ احناف ایک قول کے مطابق احناف کا مسلک یہ ہے کہ تین مراحل سے کم مسافت میں قصر نہیں حضرت ابن مسعود' عثمان اور خزیمہ رضی اللہ عنہم سے بھی اسی کی روایات ملتی ہیں تین مراحل کے بہتر میل بنتے ہیں جبکہ البحرالرائق میں امام ابو حنیفہ سے قصر کی مسافت چوبیس فرسنگ آئی ہے اور ایک فرسنگ تین میل کا ہوتا ہے اور البحرالرائق میں ہی امام صاحب سے ایک دوسری روایت بھی ملتی ہے کہ وہ سفر پیدل یا اونٹ پر تین دنوں میں طے ہو ان کا استدلال بخاری شریف کی ایک حدیث سے ہے جس میں تین دن کی مسافت پر نکلنے کے لیے عورت کو سوائے محرم کی معیت کے منع کیا ہے۔

❷ باقی تینوں ائمہ اور فقہاء اصحاب الحدیث ان سب کے نزدیک قصر کی مسافت دو مرحلے یا اڑتالیس یا تیس میل ہے اور ان کا استدلال نسائی شریف کی حدیث سے جس میں عورت کو ایک دن اور ایک رات کے سفر پر بلا محرم نکلنے سے منع کیا گیا ہے اور بخاری شریف کے ایک ترجمۃ الکتاب میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی چار برید (۴۸ میل) پر روزہ افطار کرنے اور نماز قصر کرنے کے آثار نقل کئے گئے ہیں۔ (۱۲۲)

❸ علماء اہلحدیث علامہ عبداللہ رحمانی نے المرعاۃ شرح مشکوۃ میں اسی ۴۸ میل والے مسلک کو اختیار کیا ہے۔ (۱۲۳)

امام شوکانی نے کہا ہے کہ اس حدیث میں قصر کی صراحت نہیں ہے صرف

۱۲۲۔ بخاری مع فتح الباری ۲/ ۵۶۵' ۵۶۹

۱۲۳۔ المرعاۃ شرح مشکوۃ ۲/ ۲۵۶

عورت کے اکیلے سفر نہ کرنے کا ذکر آیا ہے اور بقول شیخ البانی اس موضوع کی حدیث ضعیف ہے۔ (۱۲۴)

اکثر علماء اہلحدیث کے نزدیک مسافت قصر نو میل (تین فرسنگ) ہے اور ان کا استدلال صحیح مسلم و ابوداؤد اور مسند احمد میں ایک صریح حدیث ہے جس میں ہے کہ نبی ﷺ تین میل یا تین فرسخ (۹ میل) کی مسافت پر کیا کرتے تھے۔ (۱۲۵)

حافظ ابن حجر عسقلانی بخاری شریف کی شرح فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ مسافت قصر کی تعیین کے بارے میں سب سے زیادہ صحیح اور صریح یہی حدیث ہے۔ (۱۲۶)

۴ عام محققین

معروف محقق علامہ ابن حزم نے لکھا ہے کہ ہر وہ مسافت جسے عرف عام یا لغت میں سفر کہا جاتا ہو اس میں قصر جائز ہے وہ سفر لمبا ہو یا چھوٹا امام ابن قدامہ و علامہ ابن قیم اور بیشمار محققین عہد قدیم و جدید نے یہی رائے اختیار کی ہے اور ان کا استدلال سورہ نساء کی آیت ۱۰۱ سے ہے جس میں اللہ نے مطلق سفر میں قصر کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

غرض اس سلسلہ میں قاضی کو اختیار ہے کہ وہ ان اقوال میں سے اپنی صوابدید کے مطابق جسے راجح سمجھے اس کے مطابق فیصلہ کردے۔ (۱۲۷)

۱۲۴۔ نیل الاوطار ۲/۳/۲۰۶
ارواء الغلیل ۳/۱۳، ۱۴

۱۲۵۔ صحیح مسلم مع النووی ۳/۵/۳۰۰
ابوداؤد مع العون ۲/۶۶، ۶۷
الفتح الربانی ۳/۵/۱۰۳

۱۲۶۔ فتح الباری شرح صحیح بخاری ۲/۵۶۲
الفتح الربانی ۵/۱۰۳

۱۲۷۔ قصر کے احکام کی تفصیل کے لیے دیکھیے ہماری کتاب "فقہ الصلوۃ" قصر

⑤ قاضی کا اختیار

یہ بات پیش نظر رہے کہ اس مسافت قصر سے زیادہ مسافت میں امام و حاکم کو اختیار حاصل ہے کہ وہ کتنی زیادہ اختیار کرتا ہے اور اس اختیار کا اندازہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عمل سے ہوتا ہے چنانچہ اس سلسلہ میں ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔

﴿ وَ كَانَ عُمَرُ يُنْفِيْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلَى الْبَقْرَةِ وَاِلٰى خَيْبَرَ ﴾ (۱۲۸)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ سے بصرہ اور خیبر کی طرف لوگوں کو ملک بدر کیا کرتے تھے۔

اس میں اس بات کا اشارہ موجود ہے کہ مسافت کی کمی بیشی میں حاکم و قاضی کو اختیار حاصل ہے کہ مسافت قصر کے بعد کسی قریبی شہر کی طرف بھجوا دے جیسے خیبر ہے یا پھر کسی دور کے شہر کی طرف نکلوادے جیسے مدینہ طیبہ سے بصرہ (عراق) ہے۔

"تغریب" کا معنی

اس اثر سے اس بات کا اندازہ بھی ہوتا ہے کہ عربی لفظ تغریب یا نفی کا معنی مسافت کے حساب سے اور جغرافیائی حدود طے ہوجانے کے بعد کبھی ملک بدر کرنا ہوگا تو کبھی شہربدر کرنا' جیسے مدینہ شریف سے خیبر کی طرف نکالا جائے تو یہ ملک بدر نہیں ہوگا کیونکہ خیبر بھی سعودی عرب میں ہی ہے اور اگر کسی کو بصرہ بھیجا جائے تو یہ ملک بدر کرنا ہوگا غرض قاضی جرم کی نوعیت دیکھ کر جیسا بھی فیصلہ صادر کرے اور جس علاقے میں بھیجے اسی حساب اسے ملک بدر یا شہربدر کیا جائے گا اور اصل غرض گھر سے بے گھر کرنا ہے جو دونوں صورتوں میں موجود ہے۔

۱۲۸۔ بحوالہ فتح الباری ۱۵۹/۱۲

غلاموں کے زنا کی سزا

(قرآن کریم میں)

یہاں تک تو آزاد کنوارے زناکاروں کی سزا کا تذکرہ تھا اور اگر کوئی کنوارہ غلام یا کنیز اس جرم کا ارتکاب کرے تو اسے آزاد کی نسبت آدھی سزا یعنی پچاس کوڑے مارے جائیں گے۔

جیسا کہ سورہ نساء میں ارشاد الٰہی ہے۔

﴿ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ عَلٰى مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ﴾ (۱۲۹)

اس کے بعد کسی بد چلنی کی مرتکب ہوں تو ان پر اس سزا کی بہ نسبت آدھی سزا ہے جو خاندانی عورتوں (محصنات) کے لیے مقرر ہے۔

حضرت ابن عباس اور ان کے موافقین کا نظریہ

آیت کے ان الفاظ سے قبل "فاذا احصن" کے الفاظ بھی ہیں جن کی بنیاد پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ غلام و کنیز پر اس وقت تک حد جاری نہیں کی جائے گی جب تک کہ وہ شادی شدہ نہ ہو' امام طاؤس و عطاء اور ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان کی رائے پر موافقت کی ہے۔

۱۲۹- سورہ نساء' ۲۵

جمہور کی طرف سے جواب

لیکن جمہور علمائے امت کا کہنا ہے کہ غلام و کنیز شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ ہر دو صورتوں میں ہی ان پر حد نافذ کی جائے گی اور فاذا احصن کے کئی جوابات دیئے گئے ہیں۔

❶ احصان کے کئی معنی ہیں' مثلاً ان کا اسلام لانا' عمر بلوغ کو پہنچنا' اور شادی کرنا' لہٰذا یہاں شادی کے سوا کسی دوسرے معنی کا احتمال موجود ہے۔

❷ دوسرا جواب یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ قرآن کریم کے مفسر ہیں اور آپ ﷺ سے شادی شدہ و غیر شادی شدہ ہر غلام و کنیز پر حد نافذ کرنا ثابت ہے۔

❸ غیر شادی شدہ غلام و کنیز پر حد نافذ کرنے کا ثبوت صحیح احادیث میں موجود ہے اور نبی اکرم ﷺ مفسر قرآن ہیں۔

چنانچہ صحیح بخاری و مسلم' ابو داوٗد و ترمذی' نسائی و ابن ماجہ' ابن ابی شیبہ معرفۃ السنن والآثار' مسند احمد اور دیگر کتب حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

﴿ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الاَمَةِ اِذَا زَنَتْ وَ لَمْ تُحْصِنْ' قَالَ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا' ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا' ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا' ثُمَّ بِيْعُوْهَا وَ لَوْ بِضَفِيْرٍ' قَالَ ابْنُ شِهَابٍ : لَا اَدْرِیْ بَعْدَ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ ﴾ (۱۳۰)

نبی اکرم ﷺ سے اس کنیز کے بارے میں پوچھا گیا جس نے زنا کا ارتکاب کیا لیکن وہ ابھی شادی شدہ نہیں آپ ﷺ نے فرمایا' اگر وہ زنا

۱۳۰۔ بخاری مع الفتح ۱۲/۱۶۲ المنتقی ۴/۸/ ۳۵۳۔ معرفۃ السنن و الآثار ۱۲/۲۹۲ تا ۲۹۴

کرے تو اسے کوڑے مارو اگر وہ پھر زنا کرے تو اسے پھر کوڑے مارو اور اگر پھر زنا کا ارتکاب کرے تو پھر اسے کوڑے مارو اور پھر اس کو کوڑوں کی حد نافذ کرنے کے بعد بالوں کی لٹ یا رسی کے عوض بیچ دو (اس حدیث کے ایک راوی) ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نہیں جانتا یہ بیچنے والی بات تین مرتبہ سزا نافذ کرنے کے بعد فرمائی گئی یا چوتھی مرتبہ کے بعد۔

❹ ایسے ہی صحیح بخاری و مسلم، ابوداؤد و مسند احمد، معرفۃ السنن والآثار اور دیگر کتب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

﴿ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَ لَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا، ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَ لَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا، ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَ لَوْ بِحَبْلٍ مِّنَ الشَّعْرِ (فِيْ مَسْنِدِ الْاِمَامِ احمد و سنن ابی داؤد = فِي الرَّابِعَةِ الْحَدُّ وَالْبَيْعُ ﴾ (۱۳۱)

جب تم میں سے کسی کی کنیز زنا کرے اور اس کا زنا ثابت ہو جائے تو اسے چاہیے کہ اسے حد شرعی کے کوڑے مارے اور ہر وقت ملامت نہ کرتا رہے اگر وہ دوبارہ زنا کرے تو بھی اسے حد شرعی کے کوڑے مارے اور ہر وقت ملامت نہ کرتا رہے اور پھر اگر وہ تیسری مرتبہ بھی زنا کرے تو اسے بیچ دے چاہے بالوں سے بنائی گئی رسی کے عوض ہی کیوں نہ بیچے۔ (مسند احمد و سنن ابوداؤد میں ہے اور چوتھی مرتبہ زنا کرے تو حد لگا کر اسے بیچ دے)

اور صحیح مسلم و ابوداؤد اور سنن ترمذی میں امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۱۳۔المنتقی مع النیل ۴/۸/ ۲۵۳
والمعرفۃ السنن ایضاً

سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا۔

﴿ یَاَیُّھَا النَّاسُ اَقِیْمُو الْحُدُوْدَ عَلٰی اَرِقَّائِکُمْ مَنْ اَحْصَنَ مِنْھُمْ وَ مَنْ لَمْ یُحْصِنْ ﴾ (۱۳۲)

اے لوگو! اپنے غلاموں اور کنیزوں پر حدود قائم کرو ان میں سے کوئی شادی شدہ ہو چاہے غیر شادی شدہ۔

غلاموں کی سزا

(حدیث شریف میں)

اور قرآن کریم میں جو آیا ہے کہ کنیزوں غلاموں کو آزاد مرد و زن کی نسبت آدھی سزا دو تو اس کی وضاحت و تعیین کتب میں بھی موجود ہے۔
صحیح مسلم و ابوداؤد، ترمذی، سنن کبری، بیہقی، طیالسی، المنتقی ابن الجارود، مستدرک حاکم، مسند احمد اور زوائد عبد اللہ بن احمد فی المسند (واللفظ لہ) میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

﴿ اَرْسَلَنِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَمَۃٍ سَوْدَآءَ زَنَتْ لِاَجْلِدَھَا الْحَدَّ، قَالَ وَجَدْتُھَا فِیْ دَمِھَا فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُہٗ بِذٰلِکَ فَقَالَ لِیْ اِذَا تَعَالَتْ مِنْ نِّفَاسِھَا، فَاجْلِدْھَا خَمْسِیْنَ ﴾ (۱۳۳)

مجھے نبی اکرم نے ایک کالے رنگ کی کنیز کی طرف بھیجا جس سے زنا کا ارتکاب ہوا تھا تاکہ میں اس پر حد نافذ کروں میں نے اسے پایا کہ وہ خون

۱۳۲۔ النیل ۴/۸/۲۵۳

۱۳۳۔ المنتقی ۴/۸/۲۴۲، ۲۵۲، ۲۵۳ الارواء ۷/۳۶۰، ۳۶۱ و ضعف بعضا و حسن بعض طرقہ

نفاس میں ہے پھر نبی اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو یہ خبر پہنچائی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا' جب نفاس کے ایام سے نکل جائے تو اسے پچاس کوڑے مارو۔

بعض آثار

اور اس حدیث کی تائید بعض آثار سے بھی ہوتی ہے مثلاً موطا امام مالک و بیہقی میں حضرت عبد اللہ بن عیاش بن ربیعہ مخزومی کہتے ہیں۔

﴿ اَمَرَنِیْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ فِتْیَۃٍ مِّنْ قُرَیْشٍ فَجَلَدْنَا وَلَائِدَ مِنْ وَلَائِدَ الْاَمَارَۃِ خَمْسِیْنَ خَمْسِیْنَ فِی الزِّنَا ﴾ (۱۳۴)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھے اور قریش کے بعض نوجوانوں کو حکم دیا کہ ہم اس علاقے کے بعض غلاموں اور کنیزوں کو پچاس پچاس کوڑے ماریں۔

اسی طرح امام شافعی' ابن ابی شیبہ نے سفیان عن عمر بن دینار عن حسن بن محمد بن علی کے طریق سے اور ابن وہب نے ابن جریج کے طریق سے عمر بن دینار کی زبانی روایت کیا ہے

﴿ اَنَّ فَاطِمَۃَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَتْ تَجْلِدُ وَلِیْدَتَھَا اِذَا زَنَتْ خَمْسِیْنَ ﴾ (۱۳۵)

۱۳۴۔ المنتقی ۴/۸/۲۵۲
بیہقی ۸/۲۴۲
و حسنہ الالبانی فی الارواء ۸/۱۲

۱۳۵۔ النیل ۴/۸/۲۵۲
الارواء ۷/۳۵۹ و قال رجالہ کلہم ثقات رجال الشیخین' و ضعفہ لانقطاع بین الحسن و جدتہ فاطمہ

نبی اقدس ﷺ کی لخت جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا وہ اپنی کنیز کو جس سے زنا کا ارتکاب ہوا اسے پچاس کوڑے مارتی تھیں۔

ان سب احادیث سے و آثار کا بہترین شاہد قرآنی آیت ہے جس میں آزاد کی نسبت کنیز و غلام کو آدھی سزا دینے کا حکم نازل ہوا ہے لہٰذا بات واضح ہو گئی کہ کنیز و غلام کو پچاس کوڑے مارے جائیں گے۔

غلاموں کی ملک بدری

امام حسن بصری' حماد' مالک' اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ اور ایک قول میں امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک غلاموں اور کنیزوں کے لیے ملک بدر یا شہر بدر کرنے کی سزا نہیں ہے اور ان کا استدلال ان احادیث سے ہے جن میں نبی اکرم ﷺ نے کنیز کے زنا کا ارتکاب کرنے پر اسے سزا کا حکم فرمایا جبکہ ان میں سے کسی میں بھی ان کو ملک بدر کرنے کا ذکر نہیں ہے۔

اور پھر غلام یا کنیز کو ملک بدر یا شہر بدر کرنا اس کے لیے سزا نہیں ہے بلکہ یہ تو اس کے مخدوم یا مالک کے لیے سزا شمار ہوگی کہ وہ اس کی خدمت سے نکل گیا پھر وہ اس پر بلا خدمت لیے خرچہ بھی پڑے گا اور ساتھ اس کے ہاتھ سے اس نکل جانے یا بھاگ جانے کا اندیشہ بھی رہے گا لہٰذا یہ سزا کنیز یا غلام کے لیے نہیں بلکہ مالک کے لیے بن جائے گی جبکہ اس کا کوئی قصور نہیں ان وجوہات کی بناء پر کنیز و غلاموں کو ملک بدری کی سزا نہیں دی جائے گی۔

ایک قول

البتہ سفیان ثوری و ابو ثور اور امام شافعی رحمہم اللہ سے ایک قول ملتا ہے کہ

انہیں چھ ماہ کے لیے ملک بدر کیا جائے' جو کہ سال کا آدھا عرصہ ہے اور

﴿ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ﴾

(۱۳۶)

ان کی سزا آزاد و اشراف سے آدھی ہے۔

کا یہی تقاضا ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی ایک کنیز کو فدک کی طرف نکال دیا تھا جیسا کہ سنن کبریٰ بیہقی اور مصنف عبد الرزاق میں آیا ہے۔ (۱۳۷)

لیکن دوسرے ائمہ وفقہائے نے کہا ہے کہ یہ آیت تو صرف کوڑوں کا پتہ دیتی ہے جو کہ ان کی دلیل نہیں بن سکتی۔

اسی طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا فعل دوسروں کے لیے حجت نہیں ہے کیونکہ یہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے اور پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے مال میں اختیار رکھتے ہیں وہ چاہیں تو کنیز کو زنا کا ارتکاب کیے بغیر بھی فدک کی طرف نکال سکتے تھے۔

غرض اکثر ائمہ وفقہاء کے نزدیک سابق میں ذکر کیے گئے دلائل کی رو سے غلام و کنیز پر ملک بدری کی سزا نہیں ہے۔ (۱۳۸)

شادی شدہ زانی کی سزا

اب رہا معاملہ شادی شدہ عاقل و بالغ آزاد مرد و زن کی زناکاری کی سزا کا تو اس سلسلے میں امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق' حضرت عثمان ذوالنورین اور

۱۳۶۔ سورہ نساء' ۲۵

۱۳۷۔ بیہقی ۸/ ۲۴۳

مصنف عبدالرزاق ۷/ ۳۱۲

کتاب الطلاق باب ہل علی المملوکین نفی او رجم

۱۳۸۔ للتفصیل۔ المغنی جدید ۱۲/ ۳۳۱۔ ۳۴۰

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم اسی طرح امام ابراھیم نخعی' ابو شھاب زہری اوزاعی' مالک' شافعی' ایک روایت میں امام احمد' ابو ثور اور احناف' اسی طرح حنابلہ میں سے ابو اسحاق جورجانی اور ابو بکر آثرم رحمۃ اللہ علیہم نے کہا کہ شادی شدہ مرد و زن کو زنا کاری کی سزا کے طور پر رجم و سنگسار کیا جائے گا یعنی پتھر کے ٹکڑے یا کنکر مار مار کر ہلاک کردیا جائے گا اور سنگسار کرنے سے پہلے انہیں کوڑے مارنے کی ضرورت نہیں ہے صرف سنگساری ہی کافی ہے' اور سنگساری پر تو تمام علماء اہلسنّت کا اتفاق ہے البتہ خوارج نے الگ رائے اختیار کی ہے جسے کسی جاندار دلیل کی تائید حاصل نہیں ہے لہٰذا ہم اسے صرف نظر کر رہے ہیں۔

رجم یا سنگسار کرنے کے دلائل

(احکام نبوی اور عہد نبوی کے واقعات)

اس رجم یا سنگساری کے دلائل بکثرت ہیں

❶ رجم کا ذکر تو قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا تھا اور اس کا حکم اب تک اور قیامت تک باقی ہے محض اس کی تلاوت و کتابت منسوخ ہو چکی ہے۔

کیونکہ صحیح بخاری و مسلم' ابو داؤد و ترمذی' ابن ماجہ وابن ابی شیبہ بیہقی والمنتقی ابن الجارود' دارمی و موطا امام مالک اور مسند احمد میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

﴿ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ ' وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ فِيْمَا اَنْزَلَ عَلَيْهِ آيَةُ

الرَّجْمِ' فَقَرَاتُهَا وَعَقَلْتُهَا وَ وَعَيْتُهَا' وَ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ رَجَمْنَا بَعْدَهُ ' فَاَخْشَى اِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ اَنْ يَقُوْلَ قَائِلٌ : مَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَيَضِلُّوْا بِتَرْكِ فَرِيْضَةٍ اَنْزَلَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى فَالرَّجْمُ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى اِذَا اَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ اِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةِ اَوْ كَانَ الْحَبَلُ اَوِ الْاِعْتَرَافُ وَ قَدْ قَرَاتُهَا ﴾

اللہ تعالی نے حضرت محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور آپ پر کتاب نازل فرمائی اور قرآن کریم کی جو آیات و سور نازل فرمائیں ان میں رجم کرنے کی آیت موجود تھی میں نے اسے خود پڑھا اسے سمجھا اور اسے اچھی طرح یاد بھی رکھا نبی اقدس ﷺ نے رجم کیا اور آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا مجھے خدشہ ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد لوگوں میں سے کوئی کہے گا ہمیں کتاب اللہ میں رجم کی سزا نہیں ملتی اس طرح وہ ایک ایسے فریضہ کے ترک کرنے پر جسے اللہ تعالی نے نازل فرمایا وہ گمراہ ہو جائیں گے پس رجم کی سزا اس آدمی کے لیے حق ہے جس نے شادی شدہ ہو کر زنا کا ارتکاب کیا وہ مرد ہو یا کوئی عورت' جب ثبوت مل جائے یا وہ عورت حاملہ ہو یا خود وہ اعتراف کرلے میں نے اس میں آیت میں پڑھا ہے۔

﴿ اَلشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ اِذَا زَنَيَا فَرْجُمُوْهُمَا نَكَالاً مِنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴾ (۱۳۹)

۱۳۹۔بخاری ۸/ ۲۰۸' ۲۰۹
مسلم ۳/ ۱۳۱۷
مسند احمد ۱/ ۴۰' ۵۵
المغنی جدید ۱۱/ ۱۱' ۳۰۹
الارواء ۸/ ۳' المنتقی مع النیل ۸/ ۲۳۵

کوئی بڑی عمر کا شادی شدہ مرد یا عورت جب زنا کا ارتکاب کر بیٹھیں تو
ان دونوں کو رجم و سنگسار کر دو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ان کی سزا ہے اور
اللہ غالب حکمت والا ہے۔

اس حدیث میں رجم و سنگساری سے اختلاف رکھنے والے خوارج کا صریح رد موجود ہے کہ یہ سزا نہ صرف سنت رسول ﷺ اور تعامل خلفاء و اجماع صحابہ سے ثابت ہے بلکہ یہ تو باقاعدہ قرآن کریم میں بھی وارد شدہ سزا ہے اگرچہ اس کی تلاوت منسوخ ہو چکی ہے لیکن صحیح بخاری و مسلم اور دیگر کتب میں وارد اس صحیح حدیث کی رو سے اس کا حکم باقی ہے۔

❷ رجم کی سزا صرف اس ایک میں نہیں بلکہ کتنی ہی دیگر کتب احادیث میں بھی وارد ہوئی ہے مثلاً
صحیح بخاری و مسلم سنن اربعہ مسند احمد معرفۃ السنن والآثار اور السنہ ابن ابی عاصم میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

﴿ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِيٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثَ : اَلثَّيِّبُ الزَّانِيْ' وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهٖ' اَلْمَفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ ﴾ (۱۴۰)

کسی بھی آدمی کا خون حلال نہیں جو اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں سوائے ان تین اسباب میں سے کسی سبب کے نتیجہ میں 1۔ بڑی عمر کا (شادی شدہ) زناکار 2۔اور نفس

۱۴۰۔ بخاری ۶۸۷۸
مسلم ۴۳۹۶
صحیح الجامع ۳/۶/ ۲۲۰، ۲۲۱
ارواء الغلیل ۲۲۵۸
المعرفۃ السنن و الآثار ۱۲/ ۲۳۹

کے بدلے نفس (قتل کے بدلے قتل کی صورت میں) 3۔ اور دین کو ترک کر کے مرتد ہو جانے کی شکل میں۔

ترمذی و نسائی' ابن ماجہ و مستدرک حاکم اور مسند احمد میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور نسائی و مسند احمد میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

﴿ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِیٍٔ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدَیٰ ثَلَاثٍ : رَجُلٌ زَنٰی بَعْدَ اِحْصَانٍ' اَوْ اِرْتَدَّ بَعْدَ اِسْلَامٍ اَوْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَیْرِ الْحَقِّ 'فَیُقْتَلُ بِهٖ ﴾ (۱۴۱)

کسی مسلمان کا خون کسی دوسرے کے لیے حلال نہیں ہے سوائے تین اسباب کے' کسی آدمی نے شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کاری کا ارتکاب کیا یا اسلام قبول کرنے کے بعد مرتد ہو گیا یا کسی نے ناحق کسی کا قتل کیا وہ اس کے عوض میں قتل کیا جائے گا۔

اس حدیث اور اس سے پہلے والی حدیث میں اگرچہ رجم و سنگساری کا لفظ تو نہیں آیا لیکن ان سے اتنا تو واضح طور پر پتہ چل جاتا ہے کہ کسی مسلمان کی جان جن اسباب کی بناء پر لی جاسکتی ہے' ان میں سے ہی ایک یہ بھی ہے کہ شادی شدہ ہو کر کوئی زنا کا ارتکاب کرے اب ایسے شخص کی جان لینے کا طریقہ کون سا ہے' وہ دوسری احادیث میں موجود ہے جن میں سے ہی ایک یہ بھی ہے۔

❻ اسی طرح ابو داود و نسائی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

۱۴۱۔ صحیح الجامع ۳/۶/۲۲۰۔ ارواء ۲۲۵۸

﴿ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ ، رَجُلٌ زَنٰى بَعْدَ اِحْصَانٍ فَاِنَّهٗ يُرْجَمُ وَ رَجُلٌ خَرَجَ مَحَارِبًا لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ فَاِنَّهٗ يُقْتَلُ اَوْ يُصْلَبُ اَوْ يُنْفٰى مِنَ الْاَرْضِ اَوْ يَقْتُلُ نَفْسًا فَيُقْتَلُ بِهَا ﴾ (۱۴۲)

کسی مسلمان آدمی کو جو کہ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود بر حق نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اس کا خون کسی دوسرے مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے سوائے تین حالتوں کے 1۔ ایک وہ آدمی جس نے شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کا ارتکاب کیا اس کو رجم کیا جائے گا 2۔ وہ آدمی جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ جنگ کے لیے نکلا اسے قتل کیا جائے یا سولی چڑھایا جائے گا یا ملک بدر کردیا جائے گا 3۔ یا کوئی شخص کسی کا قتل کردے تو اسے اس کے عوض قتل کیا جائے گا۔

❺ رجم کی سزا کا پتہ اس حدیث سے بھی چلتا ہے جو صحیح بخاری و مسلم، ابو داوٗد و ترمذی نسائی و موٗطا امام مالک اور مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

اس میں ایک ملازم لڑکے کے گھر کی مالکہ سے زنا کا واقعہ مذکور ہے اور نبی اقدس ﷺ نے قرآن کریم کی رو سے ان کے معاملہ میں جو فیصلہ فرمایا تھا وہ یوں تھا کہ لڑکے کو سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لیے اسے ملک بدر کردیا جائے اور اس عورت کو اعتراف کی شکل میں رجم کرنے کا حکم فرمایا تھا جیسا کہ یہ حدیث بالتفصیل تھوڑا پہلے ہی ذکر کی جاچکی ہے۔ (۱۴۳)

❻ صحیح مسلم معرفۃ السنن والآثار اور مسند احمد میں حضرت جابر بن عبد اللہ

۱۴۲- الارواء: ۲۲۵۸
صحیح الجامع: ۳ / ۶ / ۲۲۰ .
۱۴۳- وقد تقدم تخریجہ قریبا

رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

﴿ رَجَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً مِنْ اَسْلَمَ وَ رَجُلاً مِنَ الْیَهُوْدِ، وَامْرَاةً ﴾ (۱۴۴)

نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسلم کے ایک آدمی کو رجم کروایا، اور یہودیوں کے ایک آدمی کو رجم کروایا اور ایک عورت کو رجم کروایا تھا

۵ واقعہ ماعزالاسلمی رضی اللہ عنہ کی تخریج

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہ انہیں رجم کرنے کا حکم فرمایا جو کہ کتب احادیث کا معروف مسئلہ ہے اور متعدد صحابہ کرام سے ان کے واقعہ رجم سے متعلقہ احادیث مروی ہیں اور اگر ان سب کو الگ الگ ذکر کیا جائے تو بات طویل ہو جائے گی آیئے آپ کو ان احادیث کے حوالے اور پھر مختصر خلاصہ بتائیں چنانچہ ان کے رجم کرنے کا واقعہ۔

1۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے یہ واقعہ صحیح بخاری و مسلم، ابوداؤد و ترمذی، نسائی و ابن ماجہ، ابن حبان والمنتقیٰ ابن الجارود، ابن ابی شیبہ و دار قطنی، بیہقی و مستدرک حاکم اور مسند احمد میں مروی ہے۔ (۱۴۵)

2۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے یہ واقعہ صحیح بخاری و مسلم، ابوداؤد و ترمذی، دارمی والمنتقیٰ ابن الجارود، دار قطنی وابن ابی شیبہ اور مسند احمد میں مروی ہے۔ (۱۴۶)

۱۴۴۔ مسلم ۴۳۶۲

المنتقی معی النیل :۴/۷/۹۲ طبع بیروت

معرفة السنن والاثار ۱۲/۲۸۰۔

۱۴۵۔ الارواء :۷/۲۵۲، ۲۵۳ - ۸/۲۲

المنتقی مع النیل : ۴/۸/۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۸، ۲۲۹۔

۱۴۶۔ الارواء : ۷/۲۵۳، ۲۵۴ ۔ المنتقی : ۴/۸/۲۳۱، ۲۳۲۔

3۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث صحیح مسلم وابوداؤد' دارمی اور مسند احمد میں مروی ہے۔(۱۴۷)

4۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بخاری و مسلم' ابوداؤد و دار قطنی اور مسند احمد میں مروی ہے۔(۱۴۸)

5۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کا واقعہ صحیح مسلم و ابو داؤد دار قطنی اور مسند احمد میں مروی ہے۔(۱۴۹)

6۔ حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث صحیح مسلم وابوداؤد' دار قطنی اور مسند احمد میں مروی ہے۔(۱۵۰)

7۔ حضرت نعیم بن ہزال رضی اللہ عنہ سے حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کے رجم کا واقعہ ابوداؤد و ابن ابی شیبہ' مسند احمد اور مستدرک حاکم میں مروی ہے۔(۱۵۱)

8۔ ان ساتوں صحابہ کرام سے یہ واقعہ صحیح اسناد سے مروی ہے' جبکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی مسند احمد و ابی یعلیٰ' مسند بزار و معجم طبرانی اوسط' مصنف ابن ابی شیبہ اور معانی الآثار طحاوی میں مروی ہے لیکن اس کی سند ضعیف ہے۔(۱۵۲)

البتہ واقعہ چونکہ صحیح اسناد والی احادیث سے ثابت ہے لہٰذا ان میں ہی کفایت ہے۔

مختصر واقعہ

۱۴۷۔ الارواء : ۷/۳۵۴
المنتقی ۴/۸/۲۲۳ ۔
۱۴۸۔ الارواء : ۷/۳۵۵
المنتقی :۴/۸/۲۲۳ ' ۲۲۸
۱۴۹۔ الارواء : ۷/۳۵۵ ' ۳۵۶ ۔
۱۵۰۔ الارواء : ۷/۳۵۷
المنتقی : ۴/۸/۲۲۵۔
۱۵۱۔ الارواء : ۷/۳۵۷ ' ۳۵۸ ۔
۱۵۲۔ الارواء : ۸/۲۶ ' ۲۷
المنتقی : ۴/۸/۲۲۳ ۔

ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی اس واقعہ کا اختصار یہ ہے کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ سے زنا کا ارتکاب ہو گیا تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اقبال جرم و اعتراف گناہ کرلیا' اور عرض گزار ہوئے۔

﴿ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طَهِّرْنِىْ ﴾

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے (میرے اس گناہ سے مجھ پر حد نافذ کرکے) پاک کردیجئے۔

اور جب وہ چار مرتبہ اعتراف اقبال کر چکے تو نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض جزئیات کی تحقیق کی اور جب دیکھا کہ وہ باہوش و حواس بھی ہیں اور زنا کی ماہیت و کیفیت کو بھی سمجھتے ہیں اور وہ ان سے سرزد ہوا ہے اور وہ ہیں بھی شادی شدہ' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم صادر فرمایا کہ انہیں رجم کردیا جائے لہٰذا انہیں رجم کردیا گیا۔

اور نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

﴿ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قَسَمَتْ بَيْنَ اُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ ﴾

اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اس توبہ کو امت کے لوگوں پر تقسیم کیا جائے تو بڑھ جائے۔

❽ آل غامد کی عورت کا واقعہ سنگساری

بنی ازد کی شاخ آل غامد کی ایک عورت غامدیہ کے سنگسار کئے جانے کا ذکر بھی صحیح مسلم و ابو داؤد' دار قطنی و معرفۃ السنن والآثار اور مسند احمد میں حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں پہلے حضرت مالک بن ماعز اسلمی کا واقعہ رجم ہے اور آگے اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ اس نے نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا۔

﴿ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! طَهِّرْنِيْ ﴾

اے اللہ کے رسول مجھے پاک کر دیجئے۔

آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ جاکر توبہ استغفار کرو' لیکن اس خاتون نے عرض کیا کہ وہ اس زنا کے نتیجے میں حاملہ ہے' آپ ﷺ نے فرمایا۔

﴿ حَتّٰى تَضَعِيْ مَا فِيْ بَطْنِكَ ﴾

یہاں تک کہ بچے کو جنم دے لو۔

انصار میں سے ایک آدمی اٹھا اور اس نے اس عورت کی کفالت کا عہد کیا' جب غامدیہ کے ہاں بچے کا جنم ہو گیا تو اس کا کفیل آیا اور وضع حمل کی خبر دی۔

تب نبی اقدس ﷺ نے فرمایا۔

﴿ اِذَنْ لَا نَرْجِمُهَا وَ نَدَعُ وَلَدَهَا صَغِيْرًا ' لَيْسَ لَهٗ مَنْ يُّرْضِعُهٗ ﴾

ہم اس حالت میں اسے سنگسار کرکے بچے کو دودھ کے حق سے محروم نہیں کر سکتے' اسے دودھ پلانے والا کوئی نہیں ہے۔

تو ایک انصاری نے بچے کی رضاعت کا انتظام وانصرام اپنے ذمے لے لیا تو نبی اقدس ﷺ کے حکم سے اس غامدیہ کو رجم کروایا گیا۔ (۱۵۳)

⑨ جہینہ قبیلہ کی ایک عورت کا واقعہ سنگسار

اسی طرح صحیح مسلم' ابوداؤد و ترمذی' دارمی و دار قطنی' معرفۃ السنن و

۱۵۳۔ مسلم : ۵/۱۱۹' ۱۲۰
معرفۃ السنن والاثار : ۱۲/۳۰۳' ۳۰۴
ابوداؤد: ۴۴۳۳' ۴۴۴۲
دار قطنی : ۳۲۷
مسند احمد : ۵/۳۴۷' ۳۴۸
ارواء الخلیل : ۷/۳۵۶' ۳۵۷۔

الآثار و المنتقی ابن الجارود اور مسند احمد میں حضرت عمران بن حصیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جہینہ قبیلہ کی ایک عورت نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی جبکہ وہ زنا کے نتیجہ میں حاملہ تھی۔

اس نے عرض کیا۔

﴿ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ ! اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَیَّ ﴾

اے اللہ کے نبی ! میں نے حد شرعی والا گناہ کیا ہے مجھ پر حد قائم فرمائیے۔

نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سرپرست کو بلایا اور اسے حکم فرمایا کہ اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور جب یہ بچے کو جنم دے لے تو اس کو میرے پاس لے آؤ' اس نے ایسا ہی کیا' بالآخر اس عورت پر اس کے کپڑے اچھی طرح باندھ دیئے گئے (تاکہ بے پردگی نہ ہو) تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اسے رجم کرویا گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تعجب سے کہا' اس نے زنا کیا تھا اور آپ اس کی نماز جنازہ پڑھ رہے ہیں۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

﴿ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِّمَتْ بَیْنَ سَبْعِیْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ' وَ هَلْ وَجَدْتَ ۔تَوْبَةً اَفْضَلَ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ تَعَالٰی ﴾ (۱۵۴)

اس نے وہ توبہ کی ہے کہ اگر ستر اہل مدینہ پر بھی تقسیم کردی جائے تو ان سب کے لئے وہ کافی ہو جائے کیا تم نے اس سے افضل بھی کوئی توبہ دیکھی سنی ہے کہ اس نے اپنی جان تک اللہ کے لئے پیش کردی ہے۔(۱۵۴)

۱۵۴ ۔ مسلم ۳ / ۱۳۲۴ مسند احمد : ۴/۴۲۹' ۴۳۰
معرفۃ السنن والاثار : ۱۲/۲۸۲' ۲۸۳ الارواء : ۷ / ۳۶۶ ۔

⑩ رجم کا ایک اور واقعہ

صحیح ابن حبان میں حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ایک عورت کا اعتراف گناہ اور اس کا حاملہ ہونا' نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے حد نافذ کرنے کا مطالبہ کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسے بچہ جننے' پھر اسے دودھ چھڑوانے کے بعد واپس آنے اور بچہ انصاری صحابی کے سپرد کروانے کے بعد اس پر کپڑے باندھنے' اسے رجم کروانے' اسے کفن دینے اور نماز جنازہ پڑھنے کا تذکرہ ہے اور لوگوں کی چہ میگویوں کے نتیجے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

﴿ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِّمَتْ تَوْبَتُهَا بَيْنَ سَبْعِينَ رَجُلاً مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ ﴾

البتہ اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اس کی توبہ مدینہ کے ستر (۷۰) آدمیوں میں تقسیم کی جائے تو وسعت کر جائے۔(۱۵۵)

⑪ یہودی مرد و زن کا واقعہ رجم

ان احادیث میں وارد احکام اور واقعات صحابہ میں رجم وسنگساری کی سزا کا واضح ثبوت موجود ہے۔

جبکہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد نبوت میں تو ایک یہودی مرد عورت کو بھی سنگسار کیا گیا تھا اور ان کا واقعہ بھی صحیح بخاری و مسلم ابوداؤد و ترمذی ابن ماجہ و دارمی' موطا امام مالک و بیہقی' السنن الکبری و معرفۃ السنن والآثار مسند احمد' المنتقی ابن جارود اور مستدرک حاکم میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ دو شادی شدہ زناکار یہودی مرد و زن کو نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

۱۵۵۔ ابن حبان۔۔ موارد الظمان ص ۳۶۲' ۳۶۳ طبع بیروت

کی خدمت میں لایا گیا، نبی اقدس ﷺ یہود کے یہاں تشریف لے گئے اور پوچھا۔

﴿ مَا تَجِدُوْنَ فِي التَّوْرَاةِ عَلٰى مَنْ زَنٰى؟ ﴾

ایسے لوگوں کی سزا تورات میں کیا ہے؟

انہوں نے کہا ہم ایسے لوگوں کا منہ کالا کر کے کسی چیز پر سوار کر کے ان کا جلوس نکالتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔

﴿ فَاْتُوْا بِالتَّوْرَاةِ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ ﴾

لاؤ تورات کو اگر تم سچے ہو۔

وہ تورات لائے، اور اسے پڑھنے لگے اور جب رجم تک پہنچے تو تورات پڑھنے والے نوجوان نے اس آیت پر اپنا ہاتھ رکھ (کر چھپا) لیا اس سے پہلے اور بعد والی آیات پڑھ دیں حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ (جو ماہر تورات تھے) نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے انہوں نے فرمایا اے اللہ کے رسول ﷺ! اس نوجوان سے کہئے کہ ہاتھ اوپر اٹھائے جب اس نے ہاتھ اٹھایا تو نیچے آیت رجم تھی۔

﴿ فَاَمَرَ بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا ﴾

نبی اکرم ﷺ نے حکم فرمایا جس پر وہ دونوں سنگسار کر دیئے گئے۔

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

﴿ كُنْتُ فِيْمَنْ رَجَمَهُمَا، فَلَقَدْ رَاَيْتُهُ يَقِيْهَا مِنَ الْحِجَارَةِ بِنَفْسِهٖ ﴾ (۱۵۶)

۱۵۶۔ بخاری ۳ ۲۹۵ مسلم: ۱۳۲۶/۳ واللفظ لہ، بترقیم محمد فؤاد عبد الباقی الارواء: ۹۳/۵ - ۸/۸ بیہقی ۲۱۱/۸ ... مسند احمد: ۱۵۱/۲ ...

سنگسار کرنے والوں میں خود میں بھی شامل تھا میں نے دیکھا کہ وہ مرد اپنے جسم پر پتھر برداشت کر کے اس عورت کو پتھروں سے بچا رہا تھا۔

احکام خلفاء

اور واقعات عہد خلافت

عہد نبوی کی طرح ہی عہد فاروقی میں خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے حکم سے بھی بعض لوگوں کو رجم کی سزائیں دی گئیں اور عام صحابہ کے زمانے میں بھی یہ سزا نافذ کی گئی۔

1۔ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما اور رجم

صحیح بخاری و مسلم، ابوداؤد و ترمذی، ابن ماجہ و دارمی، بیہقی و ابن ابی شیبہ، المنتقیٰ ابن الجارود اور مسند احمد میں ایک حدیث ہے جس میں ذکر آیا ہے کہ قرآن کریم میں شادی شدہ مرد و زن کی سزا رجم نازل ہوئی۔ جس کی تلاوت منسوخ ہو گئی مگر حکم قیامت تک باقی ہے۔

اسی حدیث میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

﴿ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ رَجَمْنَا بَعْدَهٗ ﴾ (۱۵۷)

۱۵۷- وقد مر تخريجه قريبا۔

نبی اکرم ﷺ نے رجم کیا اور پھر ہم نے رجم کیا۔

اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ خلفاء راشدین خصوصا حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے عہد خلافت میں بھی رجم کی سزا نافذ کی گئی۔

مصنف ابن ابی شیبہ کے الفاظ تو اور بھی واضح ہیں جن میں ہے۔

رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ رَجَمَ اَبُوْبَكْرٍ وَ رَجَمْتُ

نبی ﷺ نے رجم کیا' پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رجم کیا اور میں نے بھی رجم کیا۔

ایک اور روایت میں ہے۔

رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ رَجَمَ اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ اَمْرُهُمَا سُنَّةٌ

نبی اکرم ﷺ نے رجم کیا پھر حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے رجم کیا اور ان کا یہ عمل سنت ہے۔

2- حضرت علی رضی اللہ عنہ اور رجم

مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت امام شعبی رحمہ اللہ کا ارشاد ہے۔

اِنَّ عَلِيًّا جَلَدَ وَ رَجَمَ ۱۵۸

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوڑے مارے اور رجم کیا۔

3- حضرت عمر و علی رضی اللہ عنہما اور رجم

۱۵۸۔ ابن ابی شیبہ ۱۱/۸۳/۱
وصححه الالبانی فی الارواء: ۵/۸۔

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہی حضرت امام ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

كَانَ عُمَرُ يَرْجُمُ وَ يَجْلِدُ وَ كَانَ عَلِيٌّ يَرْجُمُ وَ يَجْلِدُ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ رجم کرتے اور کوڑے مارتے تھے' حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی رجم کرتے اور کوڑے مارتے تھے۔ (۱۵۹)

4۔ ایک عورت شراحہ ہمدانیہ کا واقعہ رجم

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایک عورت شراحہ کو رجم کرنا متعدد کتب حدیث میں متعدد طریق سے مروی ہے' مثلاً

صحیح بخاری و مسند احمد اور معانی الآثار طحاوی میں حضرت شعبی رحمہ اللہ سے بطریق سلمہ بن کہیل'

سنن نسائی میں عامر شعبی سے'

مسند احمد اور دار قطنی میں ہی اسماعیل بن سالم کے طریق سے شعبی سے'

مسند احمد اور دار قطنی ہی میں حصین بن عبد الرحمان کے طریق سے امام شعبی سے'

دار قطنی و بیہقی میں ابو حصین کے طریق سے شعبی سے'

مصنف ابن ابی شیبہ اور سنن الکبری بیہقی میں اجلح کے طریق سے شعبی سے۔

مصنف ابن ابی شیبہ و مسند احمد میں مجاہد کے طریق سے عامر شعبی روایت بیان کرتے ہیں۔

مستدرک حاکم میں اسماعیل بن ابو خالد کے طریق سے امام شعبی کی

۱۵۹۔ ایضاً و صححہ الالبانی۔

روایت ہے اسی طرح حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے طریق سے مستدرک حاکم اور معانی الآثار طحاوی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا سزائے رجم کو نافذ کرنا بھی وارد ہوا ہے (۱۶۰)

خلاصہ واقعہ

اس واقعہ کا خلاصہ یہ ہے کہ شراحہ ہمدانیہ زنا کے نتیجے میں حاملہ ہو گئی حضرت علی رضی اللہ عنہ تک بات پہنچی تو اس معاملہ میں انہوں نے خوب تحقیق کی اور جب اس عورت کا عاقل اور غیر مجبور ہونا ثابت ہو گیا تو اسے وضع حمل تک بند کر دینے کا حکم صادر فرمایا اور بالآخر جمعرات کو اسے سو کوڑے مارے اور جمعہ کے دن اسے رجم کروا دیا جب ان سے کوڑوں اور رجم کو یکے بعد دیگرے نافذ کرنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔

جَلَدْتُّهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَ رَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۱۶۱

میں نے اللہ کی کتاب کی مطابق کوڑے مارے اور سنت رسول کے مطابق رجم کیا ہے۔

ان تمام احادیث کی رو سے رجم و سنگساری کی سزا کے نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مسعود اور خلفائے راشدین کے عہد خلافت میں نافذ کئے جانے کا پتہ چلتا ہے۔

۱۶۰۔ بخاری الحدود
مسند احمد۔ ۱/۱۰۶، ۱۰۷، ۱۲۱ – ۴/۳۶۴
بیہقی۔ ۸/۲۲۰
مستدرک حاکم۔ ۴/۳۶۴، ۳۶۵
الارواء: ۸/۵۔۹
المنتقی: ۲/۸/۲۳۷
۱۶۱۔ حوالہ جات بالا

رجم اور منکرین حدیث

بعض معتزلہ اور قوم خوارج نے اس سزا کا انکار کیا ہے اور آج کل یہ لوگ اپنے آپ کو اہل قرآن کہلواتے ہیں جبکہ دراصل قرآن کریم کے مقدس نام کی آڑ میں وہ منکر حدیث یا منکرین سنت لوگ ہیں جن کے سرغنہ عبد اللہ چکڑالوی تھے اور ماضی قریب میں منکرین سنت کے چیمپئن مسٹر غلام پرویز گزرے ہیں جس کی وجہ سے انہیں پرویزی بھی کہا جاتا ہے اس پرویز کے علاوہ بھی اس عبد اللہ چکڑالوی کی معنوی اولاد اور پیروکاروں میں کئی لوگ شامل ہیں جن میں سے بعض تو مفکرین کے لبادے میں پیش کیے جاتے ہیں اور کوئی ماہر تعلیم کے بہرحال وہ لوگ اتنا کہہ دیتے ہیں کہ اس کا حکم قرآن کریم میں نہیں ہے۔ (۱۶۲)

اب بظاہر تو ان کی اس بات میں بڑا وزن آتا ہے کہ جو بات قرآن میں نہیں اس کا انکار کر رہے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر یہ سلسلہ اسی طرح چل نکلے کہ جو بات قرآن کریم میں مذکور نہیں اس کا انکار کردیا جائے تو پھر نتیجہ یہ نکلے گا کہ دین کا ایک بڑا حصہ ضائع ہو جائے گا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہنا چاہئے کہ قرآن کریم میں موجود کتنی ہی باتوں پر عمل نہیں کیا جاسکے گا۔

1. قرآن کریم میں غسل کا ذکر تو موجود ہے لیکن اس کا طریقہ کیا ہے؟ مذکور نہیں۔
2. قرآن کریم میں وضو کے بارے میں چند باتیں مذکور ہیں مکمل طریقہ وارد نہیں ہوا۔

۱۶۲۔ انسائیکلو پیڈیا اسلامی معلومات' سوالاً جواباً' از پروفیسر رفیع اللہ شہاب ص ۱۹۵ ۔ طبع صادق پبلیکیشنز ۔۔۔ لاہور

❸ قرآن کریم میں تیمم کا حکم تو آیا ہے لیکن تیمم کیسے کریں اس کا تذکرہ نہیں ہے۔

❹ قرآن کریم میں نماز پڑھنے کا حکم تو بکثرت آیا ہے لیکن نماز کا طریقہ کیا ہے کس نماز کی کتنی رکعتیں ہیں ان میں فرض سنت اور وتر وغیرہ کی تفصیل کیا ہے یہ چیزیں مذکور نہیں ہے۔

❺ روزہ رکھنے کا حکم تو ہے لیکن اس کے آداب و کیفیت کا تفصیلی ذکر نہیں۔

❻ حج کا حکم تو آیا ہے لیکن اس کیفیت نہیں۔

❼ طواف کا حکم تو ہے لیکن اس کی کیفیت نہیں۔

❽ صفاو مروہ کی سعی کا حکم تو ہے لیکن یہ کس طرح ہو؟ مذکور نہیں اور کتنے ہی امور ہیں جن کا حکم تو ہے مگر تفصیل نہیں ہے لہٰذا ظاہر ہے یہ تفصیلات کسی دوسرے مصدر شریعت سے حاصل ہوں گی اور وہ ہے۔

حدیث رسول ﷺ' اور حدیث کے بغیر قرآن کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا ممکن ہی نہیں تو پھر معلوم نہیں کہ یہ منکرین حدیث اس سلسلہ میں کون سا عملی اڑنگا لگاتے ہیں یا پینترا بدلتے ہیں؟

خوارج اور حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے مابین مناظرہ

جس طرح دلائل کے سامنے یہ لوگ آج بے بس ہیں اسی طرح صدیوں پہلے ان کے پیشرو خوارج بھی لاچار ہیں جس کا اندازہ اس مناظرہ سے ہی ہو جاتا ہے جو ان کے ایک وفد اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے مابین ہوا جس میں ان کے وفد کو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے مسکت جوابات کے سامنے منہ کی کھانی پڑی تھی۔

کہ خوارج کے کچھ نمائندے پانچویں خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے پاس پہنچے تو اس وقت ان کے مابین ایک مناظرہ ہوا جو کچھ

اس طرح تھا۔

خوارج	قرآن کریم میں کوڑے مارنے کی سزا وارد ہوئی ہے رجم یا سنگساری کی سزا قرآن کریم میں نہیں ہے اور حائضہ عورت کے لیے تم کہتے ہو کہ جتنے روزے اس سے چھوٹیں وہ ان کی قضاء کرے اور نماز کی قضاء کا نہیں کہتے ہو حالانکہ نماز تو روزوں سے بھی زیادہ تاکید والا عمل ہے۔
حضرت عمر بن عبد العزیز	کیا تم صرف اسی بات کو مانتے ہو جس کا ثبوت قرآن کریم میں موجود ہو؟
خوارج	ہاں!
حضرت عمر	پھر تم مجھے (قرآن کریم سے) فرض نمازوں کی تعداد' نماز کے ارکان' ان کی رکعتیں اور ان کے اوقات کا ثبوت مہیا کرو ان امور کو کتاب اللہ میں کہاں لکھا ہوا پاتے ہو؟ اسی طرح مجھے بتاؤ کہ زکوۃ کن کن اشیاء پر فرض ہے اور اس کا نصاب کیا ہے؟
خوارج	خوارج ہمیں اس کی مہلت دی جائے۔
حضرت عمر	انہیں مہلت دی جائے (مہلت دی گئی اور بحث و تمحیص کے بعد جب وہ مقررہ تاریخ پر آئے تو)
خوارج	ان امور کے دلائل ہم قرآن کریم میں نہیں پاتے۔
حضرت عمر	جب تمہیں ان امور کا سراغ قرآن کریم سے نہیں ملا تو پھر تم ان پر عمل پیرا کیسے ہو؟
خوارج	اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے ایسا ہی کہا ہے اور آپ ﷺ کے بعد مسلمانوں کا طرز عمل چلا آ رہا ہے۔
حضرت عمر	یہی معاملہ رجم کا ہے اور روزے کی قضاء بھی نبی اقدس ﷺ کے حکم سے ہے نبی اقدس ﷺ نے رجم و سنگساری کی

سزا نافذ فرمائی' آپ ﷺ کے بعد خلفائے راشدین اور دوسرے مسلمانوں نے اسے نافذ کیا نبی اقدس ﷺ نے نماز کی قضاء کا تو نہیں البتہ روزوں کی قضاء کا حکم فرمایا ہے اور اس پر نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات اور آپ ﷺ کے صحابہ کی عورتوں نے عمل کیا اور جب یہ بات ثابت ہو گئی تو رجم و سنگساری کے ثابت ہونے کی بھی دلیل ہے۔ (۱۶۳)

اور اس طرح حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کو اس مناظرہ میں سرخروئی اور خوارج کو روسیاہی کا سامنا کرنا پڑا۔

منکرین حدیث کو چیلنج

آج جو لوگ اپنے آپ کو' اہل قرآن' کے خوبصورت نام کے پردے میں چھپا کر نبی اقدس ﷺ کی حدیث و سنت کا انکار کرتے ہیں ان لوگوں کے بارے میں امت اسلامیہ کے کبار مفتیان کرام اپنا فیصلہ صادر کر چکے ہیں کہ منکرین حدیث کافر ہیں' مفتی عالم اسلام عبداللہ بن باز کا ایک مستقل رسالہ اس موضوع پر ہے جس کا عنوان ہے وجوب العمل بالسنۃ و کفر من انکرھا (۱۶۴)

انہی کی طرح ہی دوسرے مفتیان کرام نے بھی اس گروہ کو کافر خارج از اسلام قرار دیا ہے۔

یاد رہے کہ بر صغیر میں یہ لوگ "اہل قرآن" کہلواتے ہیں لیکن یہ پرویزیوں کے نام سے زیادہ پہچانے جاتے ہیں ان لوگوں کو بھی حضرت عمر بن

۱۶۳۔ المغنی بتحقیق ڈاکٹر عبد اللہ عبد المحسن الترکی سابق وزیر اوقاف وامور اسلامیہ و دعوت ارشاد سعودی عرب ۱۲/۳۱۰

۱۶۴۔ سماحۃ الشیخ عبد العزیز بن باز حفظہ اللہ کے اس رسالہ "وجوب العمل بالسنۃ وکفر من انکرھا" کا اردو ترجمہ مولانا محمد منیر قمر صاحب حفظ اللہ نے ۱۹۸۲ء میں کر دیا تھا جو کہ ادارہ الاسلامیہ للترجمہ والتالیف حاجی آباد فیصل آباد پاکستان کی طرف سے شائع ہو کر تقسیم ہو چکا ہے (غلام مصطفی فاروق)

عبدالعزیز رحمہ اللہ کے الفاظ میں وارد چیلنج کیا جاتا ہے کہ اگر تم صرف قرآن ہی سے ثابت شدہ احکام مانتے ہو اور دعوی کرتے ہو تو بتاو۔

❶ نماز پنجگانہ قرآن میں کہاں مذکور ہے ان کی رکعتیں کتنی ہیں نماز کے ارکان و واجبات اور سنن و نوافل کیا ہیں؟ اوقات نماز کا تذکرہ کس آیت میں ہے نماز کے لیے امامت اور دیگر مسائل کہاں سے لئے جائیں گے۔

❷ روزہ کے احکام و مسائل؟ اسی طرح دیگر احکام و مسائل ہیں؟

ایک اور جواب

یہاں یہ بات بھی ذکر کرتے جائیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے انہیں الزامی جواب دے کر ہی ان کا منہ بند کردیا تھا ورنہ درحقیقت رجم کا حکم قرآن کریم میں بھی نازل ہوا جس کی تلاوت منسوخ ہو گئی مگر اس کا حکم ابھی تک اور تاقیامت باقی ہے اور اس کا ثبوت متعدد احادیث میں موجود ہے مثلاً

❶ صحیح بخاری و مسلم اور دیگر کتب والی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی وہ حدیث جس میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم میں رجم کے حکم والی آیت بھی نازل ہوئی تھی جسے میں نے خود پڑھا سمجھا اور یاد کیا اور پھر انہوں نے بتایا کہ وہ آیت یہ تھی۔

﴿ اَلشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ اِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوْهُمَا اَلْبَتَّةَ نَكَالاً مِنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ٥ ﴾ (وقد مر تخريجه)

بڑی عمر کا مرد و زن اگر زنا کا ارتکاب کریں تو انہیں رجم کرو یہ اللہ کی طرف سے ان کی سزا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

❷ اور دوسری وہ حدیث ہے جو کہ صحیح بخاری و مسلم سنن اربعہ مؤطا امام مالک مسند احمد اور معرفۃ السنن والآثار بیہقی کے حوالے سے گزری ہے اور جس میں ملازم لڑکے کے گھر کی مالکہ سے زنا کا ذکر ہے اور اس کے باپ

نے نبی اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا تھا کہ کتاب اللہ کی روشنی میں فیصلہ فرمایئے تو نبی اقدس ﷺ نے فرمایا تھا۔

﴿ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ ﴾

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں تم دونوں کے معاملہ میں کتاب اللہ کی رو سے فیصلہ کروں گا۔

اور پھر اس کے غیر شادی شدہ لڑکے کو ایک سو کوڑوں اور ایک سال کی ملک بدری کی سزا سنائی تھی جبکہ گھر کی مالکہ کے بارے میں فرمایا تھا کہ اے انیس اس عورت سے جاکر پوچھ اگر وہ اعتراف جرم کرلے تو اسے سنگسار کرادو اس عورت نے اقبال جرم کرلیا اور اسے رجم کردیاگیا (قد مر تخریجہ ایضا) اسی حدیث میں ہے کہ نبی اقدس ﷺ نے حلفیہ فرمایا تھا کہ میں کتاب اللہ سے فیصلہ کروں گا اور پھر سنگساری کی سزا دی جو اس بات کا ثبوت ہے کہ سنگساری کی سزا بھی قرآن کریم میں نازل ہوئی تھی' اگرچہ آج اس کی تلاوت باقی نہیں رہی مگر اس کا حکم باقی ہے۔

صرف رجم

یہاں یہ بتاتے چلیں کہ جمہور اہل علم جن میں امام ابو حنیفہ' مالک شافعی اور ایک روایت میں امام احمد بن حنبل بھی شامل ہیں اور ان سب کا کہنا یہی ہے کہ انہیں جرم ثابت ہوجانے پر سنگسار کردیا جائے کوڑوں کی ضرورت نہیں (۱۶۵) اوران کا استدلال اس بات سے ہے کہ۔

اولاً نبی اقدس ﷺ نے حضرت ماعز بن مالک اسلمی اور غامدیہ اور یہودی مرد و زن کو سنگسار کروایا تھا مگر اس سے پہلے انہیں کوڑے مارنے کا حکم نہیں

۱۶۵۔ الحدود و التعزیرات ص ۱۲۹ ۱۳۰

فرمایا تھا اگر فرمایا ہوتا تو ضرور نقل ہوتا۔

ثانیاً حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جو بعض فیصلے صادر فرمائے تھے ان میں سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے رجم سے پہلے سنگساری کا حکم نہیں فرمایا تھا۔ جیسا کہ سنن الکبری بیہقی میں ہے۔

﴿ اَنَّ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَمَرَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ اَنْ يُرْجَمَ اِمْرَاةٌ اِعْتَرَفَتْ بِالزِّنٰی وَ هُوَ ثَيِّبٌ وَ لَمْ يَاْمُرْهُ بِجَلْدِهَا ﴾ (۱۶۶)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تھا کہ وہ ایک عورت کو رجم کریں جس نے زنا کا اعتراف کیا تھا اور وہ عورت شادی شدہ تھی (حضرت عمر نے اس عورت کو) کوڑے لگانے کا حکم فرمایا تھا۔

اور مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے۔

﴿ اَنَّ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَجِمَ رَجُلاً فِی الزِّنَا وَ لَمْ يَجْلِدْهُ ﴾ (۱۶۷)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو رجم کروایا جس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا اور کوڑے نہیں لگوائے تھے۔

اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ وہ شخص ہیں جنہوں نے نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے دیکھے تھے ان سے یہ توقع ہی نہیں کی جاسکتی کہ وہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے خلاف فیصلہ نافذ کردیں۔

ثالثاً ایک شرعی قاعدہ ہے۔

۱۶۶۔ بیہقی ۸/۲۱۵

۱۶۷۔ مصنف ۲/۱/۱۳۳ بحواله الحدود والتعزیرات عند ابن القیم از بکر ابو بکر زید المکتب الاسلامی بیروت ص ۱۳۰

﴿ اَنَّ الْحُدُوْدَ اِذَا اجْتَمَعَتْ وَ فِيْهَا قَتْلٌ سَقَطَ مَا سِوَاهُ ﴾ (۱۶۸)

جب کئی حدود جمع ہو جائیں جن میں سے ایک کی سزا سزائے قتل بھی ہو تو اس سزا کے علاوہ باقی ساقط ہو جاتی ہیں۔

اور اسی بات کو علامہ ابن رشد نے اس طرح بیان کیا ہے۔

﴿ اَنَّ الْحَدَّ الْاَصْغَرِ يَنْطَوِيْ فِي الْحَدِّ الْاَكْبَرِ وَ ذٰلِكَ اِنَّمَا وُضِعَ لِلزَّجْرِ، فَلَا تَاْثِيْرَ لِلزَّجْرِ بِالضَّرْبِ مَعَ الرَّجْمِ ﴾ (۱۶۹)

چھوٹی حد بڑی حد کے اندر سماجاتی ہے اور یہ اس لیے کہ حدود ڈانٹنے کے لیے وضع کی گئی ہے لہٰذا سنگساری کے ساتھ جس سے موت ہی واقع ہو جانا ضروری ہے کوڑے مارنے کی سزا کوئی تاثیر نہیں رکھتی۔

اور اس قاعدہ کا پتہ اس اثر سے بھی چلتا ہے جو سنن بن منصور اور مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے جس میں مسروق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

﴿ اِذَا اجْتَمَعَ حَدَّانِ اَحَدُهُمَا اَلْقَتْلُ، اَحَاطَ الْقَتْلُ بِذٰلِكَ ﴾ (۱۷۰)

جب دو حدیں جمع ہو جائیں اور ان میں سے ایک قتل ہو۔ قتل کی حد دوسری کو احاطہ کر لیتی ہے۔

لیکن یہ اثر از روئے سند ضعیف ہے۔

۱۶۸۔ المغنی مع الشرح الکبیر ۱۰/۱۲۵

۱۶۹۔ بدایۃ المجتھد ۲/۴۲۶

الحدود والتعزیرات ۱۳

۱۷۰۔ الارواء ۷/۲۶۸ وضعفہ

اور ابن قدامہ نے المغنی میں جمہور کے مسلک کی ہی تائید کی ہے۔

کوڑے اور رجم

اہل ظاہر اور ایک روایت میں امام احمد' اسحاق بن راہویہ' ابن المنذر اور بعض دیگر (مثلاً زیدی شیعہ) کے یہاں رجم سے پہلے کوڑوں کی سزا بھی دی جائے گی (۱۷۱)

اس قول کے قائلین کا استدلال بھی بعض احادیث سے ہے۔

پہلی حدیث

ایک تو وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم' ابو داؤد' ابن ماجہ' دارمی' بیہقی' مصنف ابن ابی شیبہ' مسند احمد و زوائد المسند لعبد اللہ بن احمد مسند طیالسی' المنتقیٰ ابن الجارود اور معانی الآثار طحاوی میں متعدد طرق سے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس میں ارشاد نبوی ہے۔

﴿ خُذُوْا عَنِّیْ ' خُذُوْا عَنِّیْ ' قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلاً' اَلْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَ نَفْیُ السَّنَةِ ' وَالثَّیِّبُ بِالثَّیِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَ الرَّجْمُ ﴾ (۱۷۲)

لے لو مجھ سے لے لو مجھ سے تحقیق اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے رستہ بتادیا ہے کنوارے مرد و زن کو ایک سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی اور شادی شدہ مرد و زن کو سو کوڑے اور رجم ہے۔

۱۷۱- نیل الاوطار ۲۱۷/۸/۴
لحدود والتعزیرات ۱۳۰
تلک حدود اللہ' ابراھیم احمد طبع حکومت قطر ص ۵۵
۱۷۲- مسلم ۱۳۱۶/۳ بترقیم محمد فؤاد عبد الباقی
الارواء ۱۰/۷
ابن ماجہ ۲۵۵۰ — مسند احمد ۳۱۳/۵ وما بعد۔

یہاں یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ کنوارے کے کنواری کے ساتھ اور شادی شدہ کے شادی شدہ کے ساتھ زنا کی شرط نہیں کہ تبھی یہ سزائیں ہیں بلکہ کنوارہ لڑکا ہو یا لڑکی اور شادی شدہ مرد ہو یا عورت ان کی سزائیں یہی ہیں جیسا کہ یہ تفصیل امام نووی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے ذکر فرمائی ہے۔(۱۷۳)

اس حدیث میں چونکہ رجم سے پہلے کوڑوں کا بھی ذکر ہے لہٰذا بعض اہل علم جن کا تذکرہ کیا جا چکا ہے وہ کہتے ہیں کہ رجم سے پہلے کوڑے بھی مارے جائیں گے۔

دوسری حدیث

ان کا استدلال اس حدیث سے بھی ہے جو کہ صحیح بخاری' دار قطنی' بیہقی' مصنف ابن ابی شیبہ' مستدرک حاکم' مسند احمد اور معانی الآثار' طحاوی کے حوالہ سے ذکر کی جا چکی ہے۔ جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا شراحہ نامی ایک عورت کو رجم کرنا وارد ہوا ہے اس میں ہے کہ انہوں نے جمعرات کو اسے سو کوڑے لگوائے اور جمعہ کے دن اسے رجم کروادیا اور جب ان سے کوڑوں کے بعد رجم کا سبب پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا۔

﴿ جَلَدْتُّهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَ رَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴾ (و قد مر تخريجه)

میں نے اسے کتاب اللہ کی رو سے کوڑے مارے ہیں اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رو سے اسے رجم (سنگسار) کیا ہے۔

اس حدیث یا اثر میں بھی چونکہ رجم سے پہلے کوڑوں کا ذکر آیا ہے لہٰذا

۱۷۳۔ حاشیہ و شرح مسلم نووی ۱۱/۱۸۸

اس کے قائلین نے اسے اختیار کیا ہے اور ان کا کہنا ہے کہ قرآنی آیت میں جو کوڑوں کا ذکر آیا ہے وہ ہر زانی کے لئے عام ہے کوئی چاہے کنوارہ ہو یا شادی شدہ اور نبی اقدس ﷺ نے شادی شدہ کو رجم کرنے کا حکم فرمایا ہے لہٰذا یہ دونوں سزائیں یکے بعد دیگرے نافذ کی جائیں گی جبکہ اہل علم اس کے قائل نہیں جیسا کہ کچھ تفصیل ذکر کی جا چکی ہے۔

ایک تیسرا قول

اس کے قائلین کا کہنا ہے کہ اگر شادی شدہ زانی مرد و زن نوجوان ہوں تو انہیں سنگساری و رجم کی سزا دی جائے گی۔ ہاں اگر وہ بڑی عمر والے عمر رسیدہ ہوں تو انہیں سنگسار کرنے سے پہلے کوڑے بھی لگوائے جائیں گے اور اگر وہ شادی شدہ نہیں بلکہ کنوارے ہوں تو انہیں صرف کوڑوں کی سزا دی جائے گی۔ یہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور مسروق رحمہ اللہ کا قول ہے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی اس کا اشارہ ملتا ہے۔ (۱۷۴)

ان کا استدلال اس آیت سے ہے جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے جس کی تلاوت تو منسوخ ہو چکی ہے البتہ حکم باقی ہے اور اس میں چونکہ اَلشَّیْخُ وَ الشَّیْخَۃُ کے الفاظ ہیں کہ رجم اور کوڑوں کی اکٹھی سزا صرف عمر رسیدہ لوگوں کے لئے ہے۔

چنانچہ مصنف عبدالرزاق میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ اور مسروق رحمہ اللہ کا قول یوں مروی ہے۔

﴿ اَلْبِکْرَانِ یُجْلَدَانِ وَ یُنْفَیَانِ وَ الثَّیِّبَانِ یُرْجَمَانِ وَ اللَّذَانِ بَلَغَا سِنًّا یُجْلَدَانِ ثُمَّ یُرْجَمَانِ ﴾ (۱۷۵)

۱۷۴۔ الحدود والتعزیرات۔ ۱۲٦

۱۷۵۔ منصف عبدالرزاق ۷/۳۲۹ و قال الحافظ فی لافتح ۱۲/۱۵۷ رجالہ رجالہ الصحیح

کنوارے زانی لڑکے اور لڑکی کو کوڑے مارے جائیں گے اور ملک بدر کیا جائے گا اور شادی شدہ زانیوں کو رجم کیا جائے گا اور بڑی عمر والے زانیوں کو پہلے کوڑے مارے جائیں گے اور پھر رجم کیا جائے گا۔

ترجیح

ان تینوں اقوال میں سے راجح کون سا قول ہے؟

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے تو جمہور والے قول اول (صرف رجم) کو ترجیح دی ہے۔ (۱۷۶) اور انہوں نے کوڑوں اور رجم والی دونوں اکٹھی سزا والی احادیث کو منسوخ شمار کیا ہے اور صرف رجم والی احادیث کو ناسخ۔ جبکہ علامہ محمد امین شنقیطی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی تفسیر اضواء البیان میں جمہور کے قول کو ہی راجح قرار دیا ہے اور اس کے راجح ہونے کے کئی اسباب بھی بیان کئے ہیں۔ (۱۷۷) اور سعودی وزارت عدل کے وکیل شیخ بکر ابو زید نے بھی اسی کی تائید ہی کی ہے البتہ جمہور اہل علم کی رائے سے امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے اتفاق نہیں کیا اور ان کے دلائل کا سخت علمی تعاقب کیا ہے جس کی تفصیل تو نیل الاوطار میں دیکھی جاسکتی ہے البتہ خلاصہ یہ ہے کہ اگر رجم والے کو کوڑے نہ مارنے والی احادیث کا موخر ہونا ثابت بھی ہو جائے تب بھی اس سے کوڑوں کا ناجائز ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ رجم والے کے لئے کوڑے واجب نہیں صرف جائز ہیں۔

(۱۷۸)

۱۷۶۔ زاد المعاد ۳۷/۵

۱۷۷۔ الحدود والتعزیرات ۱۳۲۔۱۳۶ تلک حدود اللہ ۔ ۵۶

۱۷۸۔ نیل الاوطار ۲۱۹/۹/۴۔۲۲۰

زاد المعاد ۲۹/۵۔۳۷

المغنی مع شرح الکبیر ۱۲۲/۱۰۔۱۲۶

فتح الباری ۱۱۹/۱۲۔۱۲۰، ۱۵۷

سبل السلام ۵/۴۔۶

معالم السنن خطابی ۲۷۲/۳/۲

فتح القدیر شرح ہدایہ ۲۵/۵

محرم عورت سے نکاح کا بطلان
اور
اس کی حدود

زنا کاری کی سزا کے سلسلہ میں بعض دیگر پہلو بھی ہیں جن کی تفصیلات سے قطع نظر محض خلاصہ پیش کر رہے ہیں مثلاً اگر کوئی شخص کسی محرم عورت سے نکاح کر لے تو اس کا نکاح بالاتفاق باطل ہے اور وہ شخص سزا کا حقدار ہے اگر نکاح والی بات نہیں تو پھر ظاہر ہے کہ وہ محرم کے ساتھ کھلے عام زنا کاری والی بات ہے جو مستوجب حد ہے اور نکاح کی وجہ سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تو تعزیراً سزا دینے کے قائل ہیں جبکہ ان کے دونوں شاگرد ان سے اتفاق نہیں رکھتے اور ان کا کہنا بھی دوسرے ائمہ کی طرح ہے کہ اس نے عمداً ایسا کیا تو اسے حد کی سزا دی جائے گی۔ (۱۷۹)

سزا

پہلا قول اس کی سزا کے سلسلہ میں ایک قول تو یہ ہے کہ اسے بہر حال قتل ہی کر دیا جائے گا اور اس کا مال بیت المال میں جمع کر دیا جائے گا وہ کنوارہ ہو یا شادی شدہ۔

۱۷۹۔ فتح القدیر' شرح ہدایہ ۴۰/۵

ایک روایت میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ' اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ' ابو ایوب رحمۃ اللہ علیہ اور ابن ابی خیثمہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔ (۱۸۰)

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کی تائید کی ہے اور ان کا استدلال اسی حدیث سے ہے جو ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ' صحیح ابن حبان' دار قطنی' بیہقی' مصنف ابن ابی شیبہ' دارمی' مستدرک حاکم اور معانی الآثار طحاوی میں مختلف طرق کے ساتھ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس میں وہ بیان کرتے ہیں۔

﴿ لَقِيْتُ عَمِّيْ (وَفِيْ رِوَايَةٍ خَالِيْ) وَ مَعَهُ الرَّايَةُ فَقُلْتُ اَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ اَبِيْهِ بَعْدَهُ اَنْ اُضْرِبَ عُنُقَهُ وَ آخُذَ مَالَهُ ﴾

(۱۸۱)

مجھے میرے چچا (اور ایک روایت میں ماموں) جھنڈا اٹھائے جاتا ہوا ملا تو میں نے پوچھا کہ کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کی طرف بھیجا ہے جس نے اپنے باپ کے بعد اس کی بیوی (اپنی سوتیلی ماں) سے نکاح کر لیا ہے مجھے حکم ہوا ہے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں اور اس کا مال لے آؤں۔

اسی سلسلہ میں ایک روایت وہ بھی پیش کی جاتی ہے جو کہ ترمذی و ابن ماجہ' دار قطنی' بیہقی' مصنف ابن ابی شیبہ' مسند احمد و بزار اور مستدرک حاکم میں

۱۸۰۔ المغنی ۱۲/۳۳۲

۱۸۱۔ مختصر سنن ابی داؤد مع معالم السنن خطابی ۲/۳/۲۸۳

مسند احمد ۴/۲۹۲' ۲۹۵

بیہقی ۸/۲۳۷

ابن حبان موارد ۱۵۱۶

الارواء ۸/۱۸۔۲۲ و صححہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعا مروی ہے جس میں ہے

﴿ مَنْ وَّقَعَ عَلٰى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ ﴾ (۱۸۲)

جس کو پاؤ کہ وہ محرم پر واقع ہوا ہے تو اس کو قتل کردو۔

لیکن اس حدیث کو اگرچہ امام حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے البتہ علامہ ذہبی نے تلخیص المستدرک میں ان کا تعاقب کرتے ہوئے ان کی تصحیح کا تعاقب کیا ہے اور اس کے صحیح ہونے سے انکار کیا ہے۔ (۱۸۳) اسی طرح امام ترمذی اور ابو حاتم نے بھی اس حدیث کو ضعیف و منکر قرار دیا ہے۔ لہٰذا یہ روایت سندا تو قابل استدلال نہیں اگرچہ علامہ ابن قیم اور امام ابن قدامہ وغیرہ جیسے کبار محدثین و علماء نے اسے معرض استدلال میں ذکر کیا ہے۔ (۱۸۴) لیکن چونکہ پہلی حدیث سے ہی واضح ہے لہٰذا اس روایت کو محض تنبیہہ کے لئے پیش کرنے میں حرج نہیں۔

اور امام سیوطی نے الجامع الصغیر میں ایک حدیث کو مستدرک حاکم اور مسند احمد کی طرف منسوب کیا ہے اور امام ابن قدامہ نے بھی المغنی میں وہ حدیث نقل کی ہے۔ المغنی کے محققین نے لکھا ہے کہ یہ حدیث ہمیں مستدرک و مسند میں نہیں ملی۔ جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ امام سیوطی کو وہم و سہو ہو گیا ہے یا کسی کاتب کی غلطی ہے کیونکہ یہ حدیث دراصل معجم طبرانی کبیر اور شعب الایمان بیہقی میں ہے۔

۱۸۲۔ بیہقی ۸/۲۳۷
مستدرک حاکم ۴/۳۵۶
مسند بزار ۱/۳۰۰
الارواء ۸/۲۶
۱۸۳۔ الارواء ۸/۲۶
۱۸۴۔ زاد المعاد ۲/۳/۳۰۲ طبع قدیم بلا تحقیق
المغنی ۱۲/۳۴۳
ضعیف الجامع الکبیر للالبانی ۵/۳/۱۸۳ طبع المکتب الاسلامی

بہرحال اس روایت میں ہے کہ حجاج کے پاس ایک ایسا شخص لایا گیا جس نے اپنی بہن سے منہ کالا کیا تھا تو حجاج نے کہا کہ اسے بند کردو اور نبی اقدس ﷺ کے کسی صحابی سے پوچھو (کہ اس کی سزا کیا ہے؟) تو لوگوں نے حضرت عبداللہ بن ابی مطرف رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے نبی اقدس ﷺ کی ایک حدیث بیان فرمائی جس میں ہے

﴿ مَنْ تَخَطَّى الْحُرْمَتَيْنِ فَخَطُّوْا وَسَطَهُ بِالسَّيْفِ ﴾ (۱۸۵)

جس نے دو حرمتوں کو پامال کیا اسے تلوار کے ساتھ وسط سے کاٹ کر دولخت کردو۔

یہ حدیث بھی ضعیف قرار دی گئی ہے جیسا کہ ضعیف الجامع الصغیر للالبانی سے ظاہر ہوتا ہے (۱۸۶) اور انہوں نے اسے سلسلہ الاحادیث الضعیفہ میں بھی وارد کیا ہے۔ لہٰذا اس سے پہلی روایت کی طرح سنداً تو یہ بھی قابل استدلال نہیں ہے البتہ پہلی کی اس سے تائید ممکن ہے۔

دوسرا قول

محرم عورت سے برائی کی سزا کے سلسلے میں دوسرا قول یہ ہے کہ اسے کنوارہ و شادی شدہ ہونے کی ہر دو شکلوں میں ہی قتل نہیں بلکہ عام زنا کی طرح شادی شدہ ہونے کی شکل میں رجم اور غیر شادی شدہ ہونے کی شکل میں سو کوڑے لگائے جائیں گے۔

ایک دوسری روایت میں امام احمد بن حنبل، امام حسن بصری اور امام مالک و شافعی رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے اور ان کا استدلال اس آیت اور احادیث کے عموم سے ہے جو زنا کی سزا کے سلسلہ میں ذکر کی جا چکی ہیں۔

۱۸۵۔ ضعیف الجامع ۱۸۳/۵/۳ و قال الالبانی ضعیف
المغنی ۳۴۳/۱۲

۱۸۶۔ ضعیف الجامع الصغیر للالبانی ۱۸۳/۵/۳

امام ابن قدامہ لکھتے ہیں کہ قتل کی سزا والی احادیث زنا کی سزا والی احادیث سے خاص ہیں لہذا قتل والی احادیث مقدم ہوں گی اور اگر کوئی شخص محرم عورت سے نکاح کے بغیر زنا کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کے بارے میں بھی یہی قول ہوگا جو کہ نکاح کر کے وطی کرنے کے بارے میں ہے۔

اور امام شوکانی نے حضرت براء رضی اللہ عنہ والی حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ امام و حاکم کے لئے جائز ہے کہ قطعیات شرعیہ میں سے کسی قطعی امر کی مخالفت کے جرم کا ارتکاب کرنے والے کو قتل کرنے کا حکم دے دے جیسا کہ اس مسئلہ میں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

﴿ وَ لَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ ﴾ (۱۸۸)

اور ایسی عورتوں سے نکاح مت کرو جن سے تمہارے باپوں نے نکاح کیا۔

اور اس حدیث میں امام مالک کے قول کی دلیل بھی موجود ہے تعزیراً قتل کروانا بھی جائز ہے اور یہ حدیث اس بات کی دلیل بھی ہے کہ ایسے مجرم کو قتل کروانے کے بعد اس کا مال بحق حکومت ضبط کر کے بیت المال میں جمع کر لینا بھی جائز ہے۔ (۱۸۹)

۱۸۷۔ المغنی ۱۲/ ۳۴۳

۱۸۸۔ سورہ نساء، ۲۲

۱۸۹۔ النیل ۴/ ۷/ ۱۶۶ طبع بیروت

وطی میتة کی سزا

(مردہ عورت سے بدکاری- دلائل شرعیہ کی روشنی میں)

گناہ تو بہرحال گناہ ہی ہوتا ہے لیکن کبھی کبھی بعض وجوہات سے ایک گناہ کی قباحت و شناعت اتنی بڑھ جاتی ہے کہ وہ تاریخ میں ایک انتہائی منفرد نوعیت اختیار کر جاتا ہے - انسانی تاریخ میں ایسے ہی "غیر متعارف" گناہوں میں سے "وطی میتہ" یا مردہ عورت کے ساتھ شہوت رانی کرنا بھی ہے- انسانی تاریخ میں یہ گناہ غیر متعارف رہا لیکن ۱۹۸۷ء کے اواخر میں وزیر آباد (پاکستان) کے ایک شخص نے ایک لڑکی کی تدفین کے صرف بیس ہی منٹ بعد اسے قبر سے نکال کر اس میت کے ساتھ شہوت رانی کرکے اس گناہ کو بھی متعارف کروا دیا- اس شخص کو فاضل عدالت نے ۱۰۰ کوڑوں کے ساتھ سزائے موت کا فیصلہ سنایا اس فیصلہ کی تصدیق دلائل شرعیہ سے بھی ہوتی ہے اس موضوع پر وفاقی شرعی عدالت کے مشیر معروف عالم دین و محقق حافظ صلاح الدین یوسف صاحب کے عدالت میں پیش کئے گئے ایک بیان (مقالہ) پر ہفت روزہ الاعتصام لاہور نے ایک مستقل نمبر نکالا تھا جس میں عدالت کے فیصلے کی دلائل شرعیہ کی روشنی میں بھرپور تائید کی گئی تھی جس کا انتہائی مختصر خلاصہ "عطر گل" کے طور پر پیش خدمت ہے-

چند اہم نکات

اس موضوع میں تین بنیادی نکات قابل غور ہیں۔

❶ کیا یہ گناہ' زنا کی تعریف میں آتا ہے یا نہیں؟

❷ حد اور تعزیر کا اجتماع جائز ہے یا نہیں؟

❸ تعزیراً قتل کی سزا دی جا سکتی ہے یا نہیں؟

1۔ چنانچہ فقہ حنفی کی رو سے مردہ عورت سے بدکاری زنا کی تعریف کے تحت نہیں آتی لہٰذا اس کی سزا حد نہیں بلکہ تعزیر ہے۔ (۱۹۰)

مالکی فقہاء کے نزدیک یہ جرم زنا ہی ہے اور اس کے مرتکب پر زانی کی حد عائد ہوگی۔ (۱۹۱)

فقہاء شافعیہ میں ایسے فعل کے مرتکب کے بارے میں دو قول ہیں

I۔ اس پر حد عائد کرنا واجب ہے۔ (۱۹۲)

II۔ اس پر حد نہیں۔ (صرف تعزیر ہے)

فقہ حنبلی میں بھی اس کے بارے میں دو ہی رائیں ہیں پہلی یہ کہ اس پر حد ہے اور یہ زجراً واجب ہے اور دوسرے یہ کہ اس پر حد نہیں۔ (۱۹۳)

معلوم ہوا کہ اکثر کے نزدیک حد ہے اور جو عدم وجوب حد کے قائل ہیں ان کے پاس کوئی معقول دلیل نہیں ہے۔ اور قائلین حد کی تائید دلائل شرعیہ

۱۹۰۔ دیکھئے فتح القدیر' شرح ہدایتہ ۲۴۷/۵' ۲۶۵
البدائع والصنائع ۳۳/۷

۱۹۱۔ بدایۃ المجتہد ابن رشد ۴۳۳/۲
التاج و الاکلیل برحاشیہ مواہب الجلیل ۲۹۱/۶
تبصرہ الاحکام برحاشیہ فتح العلی المالک ۲۵۸/۲

۱۹۲۔ مغنی المحتاج للشرہینی ۱۴۵/۴
المہذب ۲۶۹/۲' حلبی مصر روضۃ الطالبین نووی ۹۲/۱۰

۱۹۳۔ المغنی ابن قدامہ ۱۵۲/۱۰' طبع قدیم
المحرر فی الفقہ للمجد ابن تیمیہ حح ۱۵۴/۲ الانصاف فی معرفۃ الراجح من الخلاف ۱۸۳/۱۰ طبع بیروت

سے بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ سورہ اسراء' آیت ۷۰ میں ہے۔

﴿ وَ لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ آدَمَ ﴾ (۱۹۴)

ہم نے بنی آدم کو تکریم بخشی۔

اور پھر مسجود ملائکہ قرار دے کر اس کا عملی اظہار و ثبات بھی فرمادیا اور احادیث نبویہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شرف و احترام صرف انسان کی زندگی تک ہی محدود نہیں بلکہ انسان کے مرنے کے بعد بھی ہے چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے مثلہ کرنے سے سختی سے منع فرمایا ہے۔

اسی طرح ارشاد نبوی ہے۔

﴿ كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهِ حَيًّا ﴾ (۱۹۵)

مردہ شخص کی ہڈی توڑنا ایسا ہی ہے جیسے زندہ شخص کی ہڈی توڑنا ہے۔

ان دلائل شرعیہ کی رو سے ایسے شخص کو زنا کی حد اور ہتک حرمت میت پر تعزیراً قتل کی سزا دینا ہی صحیح تر فیصلہ ہے۔ الانصاف وغیرہ میں بھی یہی لکھا ہوا ہے۔ (۱۹۶)

2۔ اجتماع حد و تعزیر مذاہب اربعہ کے فقہاء حد اور تعزیر کے اجتماع کے قائل ہیں بشرطیکہ امام یا قاضی کی نگاہ میں حالات و ضروریات اس کی مقتضی ہوں جیسا کہ فقہ حنفی کی کتب (۱۹۷) فقہاء مذہب مالک رحمۃ اللہ علیہ کی

۱۹۴۔ سورہ بنی اسرائیل یا الاسراء' آیت ۷۰

۱۹۵۔ راوہ مالک و ابوداود و ابن ماجہ بحوالہ مشکوۃ' کتاب الجنائز باب تدفین المیت

۱۹۶۔ الانصاف فی معرفۃ الراجح من الخلاف ۱۰/۱۸۴' التشریع الجنائی الاسلامی عبدالقادر عودہ ۲/۳۵۴۔۳۵۵

۱۹۷۔ ہدایہ مع شرح فتح القدیر ۵/۱۳۱۔۱۳۴' تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی ۳/۱۷۳۔۱۷۴' بدائع الصنائع ۷/۳۹

۱۹۸۔ مواہب الجلیل ۶/۳۱۷' تبصرۃ الاحکام بر حاشیہ فتح العلی المالک ۲/۲۹۵

تالیفات (۱۹۸) امام شافعی کی نسبت رکھنے والوں کی کتابیں (۱۹۹) اور تصنیفات حنابلہ اس شاہد ہیں۔ (۲۰۰)

3- تعزیراً قتل کی سزا

حدود اللہ کی سزائیں تو معروف ہیں البتہ تعزیری سزاؤں میں 1- کوڑے مارنا 2- قید و بند 3- عوام میں تشہیر 4- بائیکاٹ 5- پھانسی 6- جلاوطنی 7- مالی جرمانہ 8- قتل سے سزائے موت۔

قتل کے بارے میں فقہاء میں اختلاف ہے کہ تعزیراً یہ سزا دی جاسکتی ہے یا نہیں؟ ایک گروہ کہتا ہے کہ یہ سزا نہ دی جائے بلکہ اسے مجرم کو حوالہ زنداں کر دیا جائے جب تک کہ وہ صحیح معنوں میں توبہ نہ کرلے یا پھر وہ وہیں مر نہ جائے۔ جبکہ دوسرا گروہ کہتا ہے کہ اگر امام و قاضی ضروری سمجھے تو معاشرے کو ایسے شخص کے شر اور فساد سے بچانے کے لئے اسے تعزیراً سزائے موت دی جا سکتی ہے اور فقہاء کی اکثریت تعزیراً قتل کے حق میں ہے۔ (۲۰۱)

ازالہ شبہ

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ تعزیراً سزائے قتل حدیث کے خلاف ہے اس شبہ میں جانا تب ہوتا اگر کوئی صحیح حدیث اس موضوع کی موجود ہوتی جبکہ اس موضوع کی ایک روایت ہے۔

مَنْ بَلَغَ حَدًّا فِيْ غَيْرِ حَدٍّ فَهُوَ مِنَ الْمُعْتَدِيْنَ

۱۹۹- مغنی المحتاج مع مناج الطالبین ۱۸۹/۴

۲۰۰- کشاف القناع للبہوتی ۷۳/۴، طبع اول مصر

۲۰۱- رد المختار علی الدر المختار ۱۵۲/۳-۱۵۳، ۱۸۴-۱۸۵

البحر الرائق ۴۱/۵ — مواہب الجلیل ۳۵۷/۴ — کشاف القناع ۷۳/۴-۷۶

الصارم المسلول للشیخ الاسلام ابن تیمیہ کما نقلہ ۱۸۴/۳/۱۸۵

السیاسیۃ الشرعیہ ابن تیمیہ ایضاً۔ دار الکتاب العربی، مصر

الحسبۃ لابن تیمیہ ضمن مجموعۃ الرسائل صفحہ ۵۸

فتاوی ابن تیمیہ ۱۰۸/۲۸، ۴۰۵/۳۵-۴۰۶

الطرق الحکمیہ فی السیاسۃ الشرعیہ علامہ ابن قیم صفحہ ۱۰۶-۱۰۷ طبع مصر

التشریع الجنائی الاسلامی، ڈاکٹر عبدالقادر عودہ جلد ۱ صفحہ ۶۸۸

جس شخص نے کسی پر ایسے جرم میں، جس پر شرعی حد نہیں بنتی حد
عائد کردی وہ ظالموں میں سے ہے۔

معجم طبرانی وغیرہ کی یہ روایت سنداً ضعیف اور حکماً مرسل ہے جیسا کہ علامہ مناوی و ہیثمی کی تحقیق ہے۔۔ (۲۰۲) غرض یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔

ایک حدیث بخاری و مسلم سے پیش کی جاتی ہے جو صحیح تو ہے لیکن اس موضوع میں صریح نہیں چنانچہ اس میں ہے۔

﴿ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرَةِ اَسْوَاطٍ اِلَّا فِيْ حَدٍّ مِّنْ حَدُوْدِ اللّٰهِ ﴾

دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارے جائیں سوائے حدود اللہ میں سے کسی حد میں۔

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ اس حدیث میں بیان کردہ حد سے مراد محرمات والی حد ہے جن سے حلال و حرام کے درمیان امتیاز ہوتا ہے جیسے ارشاد الٰہی ہے۔

﴿ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ﴾ (۲۰۳)

یہ اللہ کی حدیں ہیں ان سے تجاوز نہ کرو۔

﴿ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهَ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ﴾ (۲۰۴)

یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے قریب نہ آؤ۔

یہاں وہی محرمات والی حدیں مراد ہیں حدود قذف و زنا مراد نہیں۔ غرض اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص اپنے کسی حق کے لئے کسی کو تعزیر و

۲۰۲۔ فیض القدیر شرح الجامع الصغیر للمناوی ۹۵/۶
مجمع الزوائد ۲۸۱/۶
۲۰۳۔ البقرہ ۲۲۹
۲۰۴۔ البقرہ ۱۸۷

تادیب کرتا ہے جیسے خاوند اپنی بیوی کو یا باپ اپنے بیٹے کو تعزیر و تادیب کرنا چاہتا ہے تو وہ تعزیر کے طور پر دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارے البتہ مقابلہ کسی حد الہیہ کا ہو تو اس پر حسب مصلحت و اقتضاء کوڑوں سے لے کر قتل تک کی سزا دی جا سکتی ہے۔ (۲۰۵)

نبی اکرم ﷺ نے بھی بعض جرائم پر حدود مقررہ سے زیادہ سزائے قتل کی اجازت دی ہے جسے تفریق بین المسلمین کا مجرم، چوتھی مرتبہ شراب پینے والا مجرم اسی طرح متعدد آثار صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے کہ انہوں نے تعزیراً دس کوڑوں سے زیادہ حتی کہ سو، سو کوڑوں تک کی سزائیں دیں۔

لہٰذا مذکورہ حدیث کا صحیح مفہوم وہی ہوگا جو عہد صحابہ رضی اللہ عنہم کے تعامل کے خلاف نہ ہو۔

الغرض صحیح اور راجح مذہب یہی ہے کہ تعزیراً قتل بھی کیا جا سکتا ہے۔ (۲۰۶)

مجبور کے لئے حکم

زنا جیسے گندے جرائم کا ارتکاب کرنے والے مجرمین کی سزا کا قدرے تفصیلی تذکرہ تو ہو چکا ہے اگرچہ ان میں سے بعض پہلوؤں کی باریکیوں کو ہم نے ترک کر دیا ہے اور ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ یہاں اس بات کی طرف اشارہ کر دیں کہ زنا اگر کسی کے ساتھ جبراً کیا جائے تو اس مجبور کا معاملہ رضامند کے معاملہ سے مختلف ہے کیونکہ جبر و اضطرار میں حکم بدل جاتا ہے مثلاً موضوع بحث کو ہی لے لیں اگر کسی عورت سے جبراً ریپ کیا جائے تو عورت پر حد و سزا نہیں ہوگی۔

۲۰۵۔ السیاسۃ الشرعیہ، صفحہ ۳۶

۲۰۶۔ تفصیلات کے لئے ساتھ حوالہ جات میں مذکورہ کتب فقہ کے علاوہ حافظ صلاح الدین یوسف کے مقالہ پر مشتمل الاعتصام لاہور کا خاص نمبر ملاحظہ کیجئے۔ شمارہ بابت ۱۶ جمادی الثانی ۱۴۰۸ ہجری، بمطابق ۵ فروری ۱۹۸۸ء

دلائل

اس کے کئی دلائل ہیں۔

پہلی دلیل صحیح بخاری، مسند احمد، بیہقی، مستدرک حاکم اور مصنف عبدالرزاق کی حدیث ہے اور مصنف عبدالرزاق کی نص میں ہے۔

﴿ اَنَّ عَلِیًّا اُتِیَ بِامْرَأَۃٍ مِنْ ھَمَذَانَ وَ ھِیَ حُبْلٰی یُقَالُ لَھَا شُرَاحۃ قَدْ زَنَتْ فَقَالَ لَھَا عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَعَلَّ الرَّجُلَ اِسْتَکْرَھَکِ ؟ قَالَتْ لَا، قَالَ فَلَعَلَّ الرَّجُلُ قَدْ وَقَعَ عَلَیْکِ وَ اَنْتِ رَاقِدَۃٌ؟ قَالَتْ لَا، قَالَ فَلَعَلَّ لَکِ زَوْجًا مِنْ عَدُوِّنَا ھٰؤُلَاءِ وَ اَنْتِ تَکْتُمِیْنَہٗ؟ قَالَتْ لَا ﴾ (۲۰۷)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک قبیلہ بنی ھمذان کی ایک عورت لائی گئی جو حاملہ تھی اسے شراحہ کہتے تھے اس نے زنا کیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے کہا شائد کسی مرد نے تجھ پر جبر کیا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ انہوں نے فرمایا شائد تم سوئی ہوئی تھی اور اسی حالت میں کسی نے تم سے زنا کر لیا ہو ہوگا؟ اس نے کہا نہیں۔ انہوں نے فرمایا شائد پھر تمہارا شوہر ہمارے دشمنوں میں سے کوئی ہے اور تم یہ بات چھپا رہی ہو۔ اس نے کہا نہیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کیس کی تحقیق کے دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس عورت سے یہ تینوں سوال اس لئے کئے تھے تاکہ پتہ چل جائے کہ

۲۰۷۔ مصنف عبدالرزاق ۳۲۶/۷ و قد مر تخریجہ مفصلاً، فتح الباری ۱۲/۱۴۹ تلخیص ۲/۴۰۲، ۱۵۱ و صححہ

وہ عورت کہیں جبراً ریپ کے نتیجہ میں حاملہ نہ ہو اور جب اس عورت نے ان تمام امور کا انکار کر کے صریح اقبال جرم کر لیا تو پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے سزا دی جیسا کہ حدیث قدرے تفصیل سے پہلے بھی ذکر کی جا چکی ہے۔

دوسری دلیل

اسی طرح مصنف عبدالرزاق میں ہی ایک اور واقعہ ہے جس میں ہے۔

﴿ اَنَّهُ بَلَغَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ امْرَأَةً مُتَعَبِّدَةً حَمَلَتْ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَرَاهَا قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ تُصَلِّيْ فَخَشَعَتْ فَرَكَعَتْ فَسَجَدَتْ فَأَتَاهَا غَاوٍ مِنَ الْغُوَاةِ (اَوْ عَادٍ مِنَ الْعَوَادِ) فَتَجَثَّمَهَا فَاَرْسَلَ عُمَرُ اِلَيْهَا فَاَتَتْهُ ' فَحَدَّثَتْهُ بِذٰلِكَ سَوَاءً فَخَلّٰى سَبِيْلَهَا ﴾ (۲۰۸)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ ایک عبادت گزار عورت حاملہ ہو گئی ہے انہوں نے کہا میرا خیال ہے کہ وہ رات کو نماز کے لئے اٹھی ہو گی خشوع و خضوع کے ساتھ رکوع اور پھر سجدہ گئی ہو گی اور کوئی بدکار آیا ہو گا اور اس نے اس بے چاری کی بے آبروئی کر دی ہو گی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجا وہ عورت آئی اور اس نے مکمل اسی طرح واقعہ بیان کیا جیسا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سوچا تھا لہٰذا انہوں نے اسے بری کر دیا۔

اس اثر فاروقی سے بھی واضح طور پر پتہ چل رہا ہے کہ اس عورت پر جبر کیا جانا واضح ہو گیا تو انہوں نے اسے کسی قسم کی سزا نہیں دی بلکہ باعزت بری کر دیا

۲۰۸۔ مصنف عبدالرزاق ۴۱۰/۷
کنز العمال ۴۱۹/۵
بیہقی ۲۳۶،۲۳۵/۸
الارواء ۳۰/۸ و صححہ

گیا تھا۔

تیسری دلیل سنن کبریٰ، بیہقی، مصنف ابن ابی شیبہ، مصنف عبد الرزاق میں بھی ایک تیسرا اثر بھی ہے جس میں ہے۔

﴿ اَنَّ اَبَا مُوْسٰی کَتَبَ اِلٰی عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِی امْرَأَۃٍ اَتَاھَا رَجُلٌ وَ ھِیَ نَائِمَۃٌ فَقَالَتْ اَنَّ رَجُلٌ اَتَانِیْ وَ اَنَا نَائِمَۃٌ فَوَاللّٰہِ مَا عَلِمْتُ حَتّٰی قُذِفَ فِیَّ مِثْلَ شِھَابِ النَّارِ فَکَتَبَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تِھَامِیَّۃٌ (یَمَانِیَّۃٌ) تَنَوَّمَتْ (نَؤُوْمَۃٌ شَابَّۃٌ) قَدْ یَکُوْنُ مِثْلَ ھٰذَا وَ اَمَرَ اَنْ یُّدْرَأَ عَنْھَا الْحَدُّ ﴾ (۲۰۹)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ ایک عورت سوئی ہوئی تھی کہ کوئی آیا اور اس سے جبراً زنا کر گیا اس عورت کا بیان ہے کہ میں سوئی ہوئی تھی اور اللہ کی قسم مجھے اس وقت احساس ہوا جب میرے اندر آگ کے گولے کی طرح کچھ انڈیل دیا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ تہامہ یا یمن کی جوان عورت گہری نیند سو گئی ہو گی اور اس کے ساتھ ایسا ہو گیا ہو گا اور حکم فرمایا کہ اس پر حد عائد نہ کی جائے۔

اس اثر کی دلالت بھی واضح ہے کہ اگر کسی کے ساتھ جبراً بدکاری کی گئی ہو تو اس مجبور کو معذور شمار کرتے ہوئے اس پر کوئی حد نافذ نہیں کی جائے گی۔

چوتھی دلیل سنن کبریٰ، بیہقی کے ایک اثر میں مروی ہے کہ ایک عورت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے اپنی بپتا

۲۰۹۔ مصنف عبد الرزاق ۷/۴۱۰

کنز العمال ۵/۴۱۹

بیہقی ۸/۲۳۵، ۲۳۶

الارواء ۸/۳۰ و صححہ

سَائَی اَنَّهَا اِسۡتَسۡقَتۡ رَاعِیًا فَاَبٰی اَنۡ یُّسۡقِیَهَا کہ اس نے ایک چرواہے سے پانی طلب کیا مگر اس نے پانی پلانے سے انکار کردیا۔ اِلَّآ اَنۡ تُمَکِّنَهٗ مِنۡ نَفۡسِهَا اور اس شرط پر پانی پلانے کا کہا کہ میں اسے اپنا آپ سونپ دوں (کہ وہ اپنی شیطانی خواہش پوری کرلے) فَفَلَعَتُ میں نے (مجبوراً) اس کی شرط مان لی۔ فَشَاوَرَ النَّاسُ فِیۡ رَجۡمِهَا لوگوں نے اسے رجم کرنے کا مشورہ کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا مَا تَرٰی فِیۡهَا کہ کیا خیال ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اِنَّهَا مُضۡطَرَّةٌ اَرٰی اَنۡ تُخَلِّیَ سَبِیۡلَهَا کہ یہ مجبور شمار ہوگی اسے چھوڑ دیں۔ فَاَعۡطَاهَا شَیۡئًا وَ تَرَکَهَا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے کچھ خرچہ دے کر چھوڑ دیا۔

(۲۱۰)

پانچویں دلیل ایسا ہی ایک واقعہ عہد نبوت کا بھی مروی ہے کہ ایک عورت سے زنا بالجبر کیا گیا تو نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر حد قائم نہیں کی۔

﴿ اُسۡتُکۡرِهَتۡ اِمۡرَأَةٌ عَلٰی عَهۡدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ فَدَرَأَ عَنۡهَا الۡحَدَّ وَ اَقَامَهٗ عَلٰی مَنۡ اَصَابَهَا ﴾

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ایک عورت سے جبراً زنا کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو بری کردیا البتہ اس جبر کرنے والے پر حد عائد کی۔(۲۱۱)

لیکن یہ حدیث ضعیف ہے۔

چھٹی دلیل ان سب سے بڑھ کر اس سلسلہ میں ایک صحیح حدیث وہ ہے جو کہ ابن ماجہ و مسند احمد میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، معجم طبرانی کبیر و مستدرک حاکم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، معجم طبرانی میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ اور دار قطنی صحیح ابن حبان، اصول الاحکام ابن حزم، المختارہ للضیاء میں ارشاد نبوی

۲۱۰۔ الارواء ۳۳۱/۷ و صححہ بیہقی ۲۳۶/۸، بحوالہ تلک حدود اللہ ۸۱۔

۲۱۱۔ تلک حدود اللہ صفحہ ۸۱ بیہقی ۲۳۵/۸ الارواء ۳۳۱/۷ و ضعفہ

ہے۔

﴿ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی تَجَاوَزَ لِیْ عَنْ اُمَّتِیْ اَلْخَطَاءَ وَ النِّسْیَانَ وَ مَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَیْهِ ﴾ (۲۱۲)

اللہ تعالی نے میری امت کی خطا بھول چوک اور مجبوری میں کئے گئے فعل کی سزا معاف کرر کھی ہے۔

ساتویں دلیل

سنن ابن ماجہ اور سنن کبری بیہقی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ارشاد نبوی ہے۔

﴿ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لاُمَّتِیْ عَمَّا تُوَسْوِسُ بِهٖ صُدُوْرُهُمْ مَا لَمْ تَعْمَلْ اَوْ تَتَكَلَّمَ بِهٖ وَ مَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَیْهِ ﴾ ة (۲۱۳)

اللہ نے میری امت کے دلوں کے وسوسوں کو معاف کردیا ہے جب کہ وہ فعل کرنہ گزریں یا زبان سے بول نہ اٹھیں اسی طرح مجبوری میں کئے گئے گناہ کو بھی معاف کردیا ہے۔

آٹھویں دلیل

﴿ عَنْ نَافِعٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلاً اَصَابَ اَهْلَ بَیْتٍ فَاسْتَكْرَهَ مِنْهُمْ اِمْرَأَةً فَرَفَعَ ذٰالِكَ اِلٰی اِبِیْ بَكْرٍ فَضَرَبَهٗ وَ لَمْ

۲۱۲- ابن حبان ۱۳۹۸۰
مشکوۃ ۶۳۹۳
الارواء ۸۲۔ ۲۳۱۱
صحیح الجامع الصغیر ۱۰۲/۲/۱

۲۱۳- صحیح الجامع ۱۰۲/۲/۱
الارواء ۸۲ ۲۳۱۱

يَضْرِبِ الْمَرْأَةَ ﴾ (۲۱۴)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی کسی گھر میں گھس گیا اور ایک عورت سے جبراً برائی کی گئی معاملہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوا تو انہوں نے اس شخص کو کوڑے مارے لیکن عورت کو نہیں مارے۔

ان تمام احادیث سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ مجبور شخص سے صادر ہونے والے فعل پر مواخذہ نہیں ہے۔

قرآنی آیات

نویں دلیل

﴿ وَ لَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ مَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ ﴾ (۲۱۵)

تمہاری جو کنیزیں پاکدامن رہنا چاہتی ہیں انہیں دنیا کی زندگی کے فائدے کی غرض سے بدکاری پر مجبور نہ کرو اور جو انہیں مجبور کردے تو اللہ تعالیٰ ان پر جبر کے بعد بخش دینے والا اور مہربانی کرنے والا ہے۔

۲۱۴- ابن ابی شیبہ ۱۱/۶۸
ضعفه فی الارواء ۷/۳۲۲ للانقطاع

۲۱۵- سورۃ النور ۳۳

دسویں دلیل ایک اور جگہ ارشاد الٰہی ہے۔

﴿ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾ (۲۱۶)

پھر جو مجبور ہو جائے اور وہ حد سے بڑھنے والا اور زیادتی کرنے والا نہ ہو' اس پر ان (حرام کردہ اشیاء) کے کھانے میں کوئی گناہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والا مہربان ہے۔

گیارھویں دلیل ایک اور جگہ ارشاد ہے۔

﴿ وَ قَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ﴾ (۲۱۷)

اللہ تعالیٰ نے تفصیل کے ساتھ بتا دیا ہے کہ کیا کیا اس نے تم پر حرام کیا ہے مگر وہ بھی جب تم کو سخت ضرورت پڑ جائے تو حلال ہے۔

ان سب دلائل کے پیش نظر اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ اگر کسی عورت کے ساتھ زنا بالجبر کیا گیا ہو تو اس پر حد جاری نہیں کی جائے گی۔ التشریع الجنائی الاسلامی والے ڈاکٹر عبدالقادر عودہ (۲۱۸) اور بعض فقہاء تو اسی قاعدہ کے تحت مرد کو بھی شمار کرتے ہیں۔

۲۱۶۔ سورہ بقرہ - ۱۷۳

۲۱۷۔ سورہ انعام - ۱۱۹

۲۱۸۔ التشریع الجنائی الاسلامی ڈاکٹر عبدالقادر عودہ طبع دار التراث قاہرہ' مصر

اگر اس پر بھی واقعی جبر کیا گیا ہو اور اسے زنا بالجبر پر مجبور کیا گیا ہو تو اس پر بھی حد نہیں لیکن بعض فقہاء نے کہا ہے کہ نہیں عورت پر جبر ممکن ہے اور اس سے جبر و رضا ہر دو شکل میں یہ فعل ممکن ہے البتہ مرد پر جبر ہو تو اسے انتشار اور انتصاب نہیں ہو گا اور یہ فعل ممکن ہی نہیں ہو گا اور اگر انتشار اور انتصاب ہو گیا تو یہ جبر نہ ہونے کی علامت ہے لہٰذا اس معاملہ میں مرد پر جبر و اکراہ ممکن ہی نہیں ہے اور جب اس سے مجبوراً یہ فعل ممکن ہی نہیں ہے تو اسے حد سے بری نہیں کیا جا سکتا۔ (۲۱۹)

جبکہ ظاہریہ، مولانا مودودی، ڈاکٹر عودہ، دندل جبر وغیرہ نے مرد کے بھی مجبور ہو جانے والی رائے کو ترجیح دی ہے۔ (۲۲۰)

شبہات کے در آنے پر حدود کا نفاذ روک دینا

کسی پر بظاہر حد بنتی ہو مگر کسی شبہ کے وارد ہو جانے پر اسے نافذ نہ کیا جانا امت اسلامیہ کا ایک متفقہ مسئلہ ہے اور یہ ایک قاعدہ بھی ہے کہ شبہات کے در آنے پر حدود کا نفاذ روک دو۔ اس قاعدہ کی بنیاد متعدد ضعیف احادیث پر ہے۔

پہلی حدیث

پہلی حدیث الذیل للسمعانی میں عمر بن عبدالعزیز سے مرسلاً اور تاریخ

۲۱۹۔ تلک حدود اللہ ۸۱

۲۲۰۔ التشریع الجنائی الاسلامی

شرح الزرقانی ۸/۸۰

شرح ہدایہ فتح القدیر ۴/۱۵۷۔۱۶۶

المحلی ۷/۳۳۴

المغنی مع الشرح الکبیر ۱۰/۵۸

الزنا دندل جبر صفحہ ۳۸۔۴۰

تفسیر سورہ نور از تفہیم القرآن مولانا مودودی

دمشق ابن عساکر میں ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مرفوعا اور مسند مسدد میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوفا مروی ہے جس میں ہے

﴿ اِدْرَؤُوْا الْحُدُوْدَ بِالشُّبْهَةِ ﴾ (۲۲۱)

شبہ وارد ہو جانے سے حد کا نفاذ روک دو۔

اور یہ حدیث امام ابن عدی نے اپنی کتاب "جزء من حدیث اہل مصر و الجزیرہ" میں بھی روایت کی ہے اور مسند ابی حنیفہ حارثی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت کی ہے ۲۲۲۔ (۲۲۲)

دوسری حدیث

سنن ابن ماجہ و مسند ابو یعلیٰ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

﴿ اِدْفَعُوا الْحُدُوْدَ عَنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَا وَجَدْتُّمْ لَهَا مَدْفَعًا ﴾

(۲۲۳)

اگر ممکن ہو تو بندگان الٰہی سے حدود کو دور کرو۔

تیسری حدیث

دار قطنی و بیہقی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

﴿ اِدْرَؤُوْا الْحُدُوْدَ وَ لَا یَنْبَغِی لِلْاِمَامِ تَعْطِیْلَ الْحُدُوْدَ ﴾

۲۲۱۔ الارواء ۷/۳۴۳۔۳۴۴
ضعیف الجامع ۱/۱/۱۱۷ و ضعفہ
۲۲۲۔ ضعیف الجامع ایضاً
الارواء ۷/۳۴۵، ۸/۲۵۔۲۶ و صححہ موقوفاً
۲۲۳۔ الارواء ۸/۲۶ و ضعفہ
ضعیف الجامع ۱/۱/۱۱۸
نصب الرایہ ۳/۳۰۹

(۲۲۴)

(کسی وجہ سے) حدود کے نفاذ کو روکو ورنہ کسی حاکم کے لائق نہیں کہ وہ حدود الٰہی کو معطل کرے۔

چوتھی حدیث

مصنف ابن ابی شیبہ اور الایصال ابن حزم میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے موقوفا مروی ہے۔

﴿ لَاَنْ اُعَطِّلَ الْحُدُوْدَ بِالشُّبُهَاتِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُقِيْمَهَا فِی الشُّبُهَاتِ ﴾ (۲۲۵)

شبہات کی وجہ سے حد کے نفاذ کو معطل کردینا میرے نزدیک، شبہات کی حالت میں حد کو نافذ کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

اس موقوف حدیث کی سند کے راویوں کو علامہ البانی نے ثقہ قرار دیا ہے البتہ اس میں انقطاع بتایا ہے جو کہ ضعف کی ایک قسم ہے لیکن امام سخاوی سے نقل کیا ہے کہ علامہ ابن حزم کی الایصال میں اس کی سند صحیح ہے۔ (۲۲۶)

پانچویں حدیث

سنن ترمذی، مصنف ابن ابی شیبہ، مستدرک حاکم اور سنن کبری بیہقی میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی مرفوعا مروی ہے۔

﴿ اِدْرَءُوْا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنْ وَجَدْتُّمْ لِلْمُسْلِمِ مَخْرَجًا فَخَلُّوْا سَبِيْلَهٗ فَاِنَّ الْاِمَامَ لَاَنْ يُّخْطِئَ

۲۲۴۔ ایضاً۔ الارواء ۸/۲۶، وضعفہ، ضعیف الجامع ۱/۱/۱۱۸ نصب الرایۃ ۳/ ۳۰۹

۲۲۵۔ ابن ابی شیبہ ۲/۷۰

۲۲۶۔ الارواء ۷/۳۴۵

فِی الْعَفْوِ خَیْرٌ مِنْ اَنْ یُخْطِئَ فِی الْعُقُوْبَۃِ ﴾ (۲۲۷)

جس قدر ممکن ہو مسلمانوں پر حدود کے نفاذ کو ہٹاؤ' اگر کسی مسلمان کے لئے بچنے کی کوئی راہ دیکھو تو اسے جانے دو۔ امام کا معاف کرنے میں غلطی کرنا' سزا دینے میں غلطی کرنے سے بہتر ہے۔

ان احادیث مرفوعہ و موقوفہ کے مجموعی مفاد کی تقویت میں بعض خصوصا ابن ابی شیبہ اور بیہقی والے اثر ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی سند صحیح ہونے اور موصولاً اس کے حسن الاسناد ہونے کے تو علامہ البانی بھی قائل ہیں۔

غرض ان احادیث و آثار سے یہ قاعدہ اخذ کیا گیا ہے کہ حدود کو شبہات کے در آنے کے نتیجہ میں نافذ نہ کیا جائے جبکہ شبہات میں بالخصوص یہ امور شامل ہیں۔ مثلاً

۱ کسی سے زنا بالجبر کا ارتکاب کیا گیا ہو۔

۲ کسی سخت گہری نیند والی عورت سے سوتے میں زنا کیا گیا ہو۔

۳ کسی اشتباہ کی شکل میں جماع ہوا ہو وغیرہ۔

اور چونکہ جبر و اکراہ شبہات میں سے ہے لہٰذا مجبور عورت پر حد نافذ نہیں کی جائے گی۔

۲۲۷۔ ضعیف الجامع ۱/۱/۱۱۸

الارواء ۲۵/۸

زناکاری و فحاشی کے نتائج بد

---------یا---------

تباہ کاریاں

اب تک ہم نے زناکاری کے بارے میں اسلام اور دیگر ادیان و قبائل کی تعلیمات' زناکاری پر سزاؤں کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے اور اب چاہتے ہیں کہ قدرے اختصار کے ساتھ زناکاری کے برے اثرات و نتائج بد اور اس کی تباہ کاریوں کی طرف توجہ دلا دی جائے تاکہ

شائد کہ اتر جائے دل میں تیرے میری بات

❶ اخلاقی و معاشرتی تباہی

زناکاری ایک ایسا گھناؤنا جرم ہے جس کے برے اثرات صرف زناکار تک ہی نہیں رہتے بلکہ یہ جرم پورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے کر اسے تباہی و بربادی کی طرف لے نکلتا ہے۔ آپ اسی سے اندازہ کرسکتے ہیں کہ جس شوہر کو اپنی بیوی یا جس بیوی کو اپنے شوہر کی بدکاری کا پتہ چل جائے ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے لئے کیا جگہ رہ جائے گی۔ نفرت در آئے گی اور مقدس رشتہ ازدواج خطرے میں پڑ جائے گا بلکہ ایسے میں اکثر علیحدگیاں اور طلاقیں ہوجاتی ہیں۔ دو گھروں میں پھر دو خاندانوں یا قبیلوں میں دشمنی شروع ہوگئی۔ اس فعل نے گویا معاشرے کی دو اکائیوں کو باہم لڑا دیا۔ فتنہ و فساد برپا کردیا۔ ان دونوں کے بچوں کا مستقبل کیا ہوگا معاشرے میں بے شمار مثالیں اس کا جواب دے رہی ہیں جیسے جیسے اس جرم کا ارتکاب کرنے والے بڑھیں گے ویسے ویسے اس طرح کی

مثالیں بڑھیں گی اور آج ہمارے معاشرے میں ان برائیوں کے اثرات واضح طور پر نظر آرہے ہیں اور اس معاشرتی فساد و بگاڑ کے ساتھ ہی افراد معاشرہ سے اخلاقی اقدار کا ناپید ہونا بھی اس جرم کا لازمی نتیجہ ہے اور جہاں یہ سب کچھ ہو گا وہاں کی تباہی و بربادی اور کیا ہو گی۔ (۲۲۸)

❷ نفسیاتی شکست و ریخت

زناکاری و فحاشی کے برے اثرات جس طرح اخلاقی و معاشرتی میدانوں میں رو پذیر ہوتے ہیں اسی طرح افراد معاشرہ کی نفسیاتی شکست و ریخت کا باعث بھی ہوتے ہیں۔ خاندان اکائی ہے معاشرے کی اور افراد خاندان کے مابین جب پیار و محبت کی جگہ نفرت' اعتماد کی جگہ شک و شبہ' خلوص کی جگہ خود غرضی آجائے تو پھر وہ تعلق بالکل بے جان سا ہو جاتا ہے جو خاندان کی اصل جان ہوتا ہے اور جب وہ تعلق و رابطہ نہ رہے تو پھر ان لوگوں پر نفسیاتی امراض کی یلغار ہو جاتی ہے حتی کہ مغربی ممالک میں ایک تحقیق میں یہ بات ثابت کی گئی ہے کہ بکثرت والدین اپنے بچوں کے ساتھ وحشیانہ سلوک کرنے کے درپے ہو گئے ہیں اور یہ ایک، ایسا مرض ہے جو ادنی اور درمیانے طبقے کے لوگوں میں نہیں بلکہ اس کا شکار صرف خوشحال و مالدار خاندان ہیں۔

اور مجلہ حضارۃ الاسلام میں واضح کیا گیا ہے کہ اس نفسیاتی مرض کا سب سے اہم سبب وہ "شک" ہے جو میاں کو بیوی کے اور بیوی کو میاں کے کردار پر ہوتا ہے اور اس بے اعتمادی کے نتیجہ میں وہ اپنی اولاد کے بارے میں بھی شک میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ خصوصا باپ سمجھتا ہے کہ معلوم نہیں یہ بچہ دراصل میرا

۲۲۸۔ پردہ' مولانا مودودی' المراۃ بین الفقه و القانون ڈاکٹر مصطفی سباعی' صفحہ ۳۱۰' الزنا صفحہ ۱۲۹' ۱۳۶

ہے بھی یا نہیں۔ اس شک کے نتیجہ میں وہ ایسی نفسیاتی کش مکش میں مبتلا ہو کر بچوں کے ساتھ وحشیانہ سلوک پر اتر آتا ہے۔ (۲۲۹)

۳ جسمانی امراض مہلکہ

فحاشی زنا کی شکل میں ہو یا لواطت کے انداز سے' ہر دو کا نتیجہ طبی طور پر بھی بڑا بھیانک ہے اور آج یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ کتنی ہی بیماریاں ایسی ہیں جو انسانی جسم کو اس فعل کے نتیجہ میں لگتی ہیں۔ ان امراض میں سے امراض تناسلیہ و باطنیہ بڑی خوفناک شکل میں پھیل رہی ہیں اور مغربی و امریکی ممالک جہاں فحاشی عام ہے وہاں لاکھوں لوگ اللہ کی بے آواز لاٹھی کی زد میں آ چکے ہیں لاکھوں مر رہے ہیں لاکھوں زیر علاج ہیں' ہزاروں ہسپتال ان جنسی امراض کے لئے خاص کئے جا چکے ہیں اور لاکھوں کی تعداد میں وہ بچے دنیا میں آتے ہی لقمہ اجل بن جاتے ہیں جو موروثی طور پر ان جنسی امراض میں مبتلا ہیں وہ غنچے اپنے ماں باپ کی جنسی بے راہ روی اور امرض کے نتیجہ میں بن کھلے ہی مرجھا جاتے ہیں۔

جنسی بے راہ روی کے نتیجہ میں جو بیماریاں لاحق ہوتی ہیں ان میں سے بعض تو تناسلی امراض ہیں جن کا تعلق اس مریض کی نسل سے ہوتا ہے کہ وہ لائق نہیں رہتا کہ اس سے بچے کی ولادت ہو تو گویا اس کی نسل وہیں منقطع ہو گئی اور وہ لاولد ہی اس دنیا سے اٹھ گیا۔

ان تناسلی امراض میں سے ایک تو سیلان کا مرض ہے اور دوسرا زہری جبکہ اس فحاشی کے نتیجہ میں ہی بعض باطنی امراض بھی لاحق ہوتے ہیں جن میں سے

۲۲۹۔ مجلہ حضارۃ الاسلام جلد ۷' شمارہ ۸

ف ۔ اس موضوع کے بارے میں تفصیلات جاننے کے لئے ہماری متعلقہ کتاب "جرائم' فحاشی و جنسی بے راہ روی" کا مطالعہ فرمائیں۔

ہی "سوزش جگر" بھی ہے اور جلدی امراض میں سے خارش اور وائرس (VAIRS) کی بیماریاں بھی انہی بدفعلیوں کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ بعض میڈیکل ریسرچ اور رپورٹس میں کہا گیا ہے کہ ۹۰ فیصد امریکی عوام ان جنسی امراض میں مبتلا ہیں اور انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا (دائرہ معارف برطانیہ) میں ایک مقالہ نگار نے لکھا ہے کہ وہاں کے سرکاری ہسپتالوں میں ایک لاکھ زہری کے مریضوں کا علاج ہو رہا ہے جبکہ ہر سال ایک لاکھ ساٹھ ہزار مریض سیلان میں مبتلا ہوجاتے ہیں اور جنسی امراض کے علاج و معالجہ کے لئے صرف برطانیہ میں چھ سو پچاس ہسپتال مخصوص کئے گئے ہیں جبکہ ان سرکاری ہسپتالوں پر مستزاد وہ غیر رسمی و غیر سرکاری ڈاکٹروں کے نتائج ہیں جن میں یہ بات واضح طور پر آئی ہے کہ ان کے پاس آنے والے مریضوں میں سے ۶۱ فیصد ایسے لوگ آتے ہیں جو مرض زہری میں مبتلا ہوتے ہیں اور ۹ فیصد مرض سیلان میں۔

انسائیکلو پیڈیا میں مزید لکھا ہے

"صرف امریکہ میں یں اور چالیس ہزار کی درمیانی تعداد میں ہر سال وہ بچے مرتے ہیں جو اپنے والدین کے مرض زہری میں مبتلا ہونے کی وجہ سے موروثی طور پر ہی زہری کے مریض پیدا ہوتے ہیں۔ غرض سیل یا دق کو چھوڑ کر دوسرے کل امراض میں ٹوٹل جتنے لوگ مرتے ہیں ان کی نسبت صرف مرض زہری میں مبتلا ہونے والوں کی تعداد زیادہ ہے اور ماہرین و مسئولین کے اندازے کے مطابق نوجوان طبقے کے ۹۰ فیصد لوگ سیلان کے مرض میں مبتلا ہیں جن میں سے شادی شدہ اور غیر شادی شدہ سبھی لوگ شامل ہیں اور ماہرین امراض خواتین نے کہا ہے کہ عورتوں کے اعضاء جنس پر جو کل آپریشن کئے ہیں ان میں سے ۷۵ فیصد اور ۸۰ فیصد عورتیں ایسی تھیں جو مرض سیلان سے متاثر تھیں۔" (۲۲۹)

۲۲۹۔ پردہ، مولانا مودودی، الزنا، دلدل جندل صفحہ ۱۴۰، ۱۴۴۔ لا تقربوا الزنا صفحہ ۶۱۔۶۲

ان سب سے بڑھ کر آج کل کا مرض "ایڈز" ہے جو اب بہت مشہور بھی ہو چکا ہے اور جس کے بارے میں لوگ بہت کچھ جان بھی چکے ہیں کہ اس کا کب انکشاف ہوا؟ یہ کیسے ہوتا ہے؟ اور کیسے پھیلتا ہے؟ اور مریض کو کہاں پہنچا کے چھوڑتا ہے؟ اس لئے ہم نے اس سے متعلقہ ڈاکٹروں اور ماہر طبیبوں کی لکھی ہوئی کتب اکٹھی کی ہیں جو کہ ایک متعدبہ تعداد میں ہیں اور ان میں اس خوفناک مرض اور دوسرے جنسی امراض کے بارے میں معلومات کا بہت بڑا ذخیرہ موجودہ ہے وہ تفصیل تو ذکر نہیں کرتے البتہ ان کے بارے میں ایک خلاصہ آپ کے سامنے رکھ دیتے ہیں تاکہ مَنْ لَا یُدْرِكُ كُلُّهُ، لَا یَتْرُكُ جُلَّهُ کا مصداق ہو جائے کہ سب کچھ نہیں تو کچھ نہ کچھ ہی سہی۔

❶ سیلان

GONORRHOEAE

OR

GONOCOCCUS

وجہ تسمیہ زناکاری و لواطت اور جنسی بے راہ روی کے نتیجہ میں رونما ہونے والے امراض میں سے ایک "سیلان" ہے جسے عربی میں تعقیبہ بھی کہتے ہیں اور انگلش میں "گونرہویا" یا "گونوکوکس" کے نام سے پہچانی جاتی ہے۔

اس کی تاریخ یہ تیسری دنیا کی سب سے زیادہ ظاہر ہونے والی بیماری ہے اس بیماری کا ۱۹۷۹ء میں ڈاکٹر انائیسر (ANIESSER) نے انکشاف کیا تھا اور صحت کی عالمی تنظیم کی ۱۹۷۵ء کی رپورٹ کے مطابق دنیا میں دو سو پچاس ملین لوگ اس مرض میں مبتلا تھے اور اٹلانٹا امریکہ کے ریسرچ سنٹر کی رپورٹ

کے مطابق صرف امریکہ میں ہر سال تین ملین لوگ اس مرض کا لقمہ بنتے ہیں اور غیر سرکاری کلینکس میں علاج معالجہ کروانے والے لوگوں کی تعداد کا باریک بینی سے اندازہ لگانا ہی مشکل ہے اور ۸ فیصد افریقی عورتیں اس مرض میں مبتلا ہیں جبکہ پیشہ ور عورتوں میں سے ۹۰ فیصد سے زیادہ اس مرض کا شکار ہوتی ہیں اور اسے متعدی مرض شمار کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ جنسی افعال کے نتیجہ میں یہ ایک سے دوسرے شخص کی طرف منتقل ہوتا ہے اور یہ لواطت جیسی جنسی بے راہ روی سے زیادہ پھیلتا ہے یہ مرد و زن کے علاوہ بچوں میں بھی ہے۔

اس کی علامات اس کی بڑی بڑی علامتیں اعضاء جنس پر غیر معمولی خارش' جلن' اور ان سے پیپ کا خروج ہے اور ان مریضوں کو پیشاب کرتے وقت تکلیف ہوتی ہے جوڑوں میں درد اور درجہ حرارت بلند رہتا ہے۔ یہ آنکھوں کی سوزش کا باعث بھی ہوتا ہے۔

اس کا انجام سیلان کے مریض مرد و زن دونوں ہی جماع کرنے سے قاصر ہو جاتے ہیں جبکہ بالآخر ایسے مرد و زن نہ صرف جماع کی قدرت سے محروم ہو جاتے ہیں بلکہ وہ دونوں ہمیشہ کے لئے بانجھ بھی ہو جاتے ہیں۔ (۲۳۱)

اس کی قدامت ڈاکٹر فاخوری نے اپنی کتاب "الامراض الانتقالہ عبر الجنس" میں لکھا ہے کہ اس جنسی وباء یعنی سیلان کا ذکر پانچویں صدی قبل مسیح میں شیخ الاطباء البقراط کے یہاں بھی ملتا ہے اور رومن امپائر کے سقوط سے تھوڑا پہلے جب روم میں اباحیت و بے راہ روی عام ہو گئی تو اس وقت کے

۲۳۱۔ الایڈز والامراض الجنسیہ ڈاکٹر محی الدین ص ۱۲۹' ۱۳۴ طبع دار ابن کثیر بیروت و موسسہ علوم القرآن عجمان متحدہ عرب امارات' قاموس الایدز ڈاکٹر فاروق مصطفی خمیس ترتیب محمد رفعت' الامراض المتناقلہ عبر الجنس ڈاکٹر فاخوری' ص ۳۶' ۵۱ طبع دار العلم للملایین بیروت' لا تقربوا الزنا ص ۱۳[illegible]

رومی حکیموں نے بھی اس مرض کا ذکر کیا تھا۔ (۲۳۲)

۲ زھری

(SYPHILS)

وجہ تسمیہ جنسی آوارگی کے نتیجہ میں رونما ہونے والی دوسری خوفناک بیماری "زہری" ہے اور اسے عربی میں الزہری اور افرنجی یعنی فرنگی و انگریزی میں بھی کہا جاتا ہے لیکن انگلش میں اسے سائیفی لس کا نام دیا گیا ہے اور زہری کو زہری کہنے کا باعث یہ ہے کہ اسے زہرہ نامی ستارے کی طرف منسوب کیا گیا ہے جسے عشق و محبت کا ستارہ شمار کیا گیا ہے۔ (۲۳۳)

اس لئے نہ صرف یہ بلکہ بے لگام عشق و محبت اور بے مہار جنسی بے راہ روی کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے تمام امراض پر امراض زہریہ یا زہری کا اطلاق کیا جاتا ہے۔

اس کی تاریخ یہ ایک بہت پرانی بیماری ہے حتی کہ پندرہویں صدی میں امریکہ کا انکشاف کرنے والے کولمبس نے اپنے ساتھیوں (جہاز رانوں) میں اس بیماری کو پایا تھا اور پھر یہ بیماری پورے یورپ میں عام ہو گئی اور ہر قوم نے دوسری پر الزام لگانا شروع کر دیا کہ یہ مرض یا اس کے جراثیم ان کی طرف سے ہمارے یہاں آئے ہیں اطالوی لوگوں نے اسے فرانسیسی مرض قرار دیا اور اہل فرانس نے اسے انگریزی بیماری کہا اور انگریزوں نے اسے ہسپانوی مرض شمار کیا۔

۲۳۲۔ الامراض المتناقلہ عبر الجنس ص ۳۹
۲۳۳۔ الامراض المتناقلہ عبر الجنس [illegible]

اور باضابطہ طور پر اس مرض کا انکشاف ۱۵۲۱ء میں ایک اطالوی ڈاکٹر فراکسٹوریس نے ایک مریض پر کیا جس کا نام سائیفی لس تھا اور اس کے نام پر ہی اس کا یہ نام معروف ہوا۔ ۱۹۰۵ء میں دو جرمن ڈاکٹروں نے اس پر تحقیق کی اور ۱۹۰۹ء میں ایک جرمن ڈاکٹر نے اس کا علاج دریافت کیا۔ غرض ۱۹۷۵ء میں ایک اندازے کے مطابق ۵۰ ملین لوگ اس مرض میں مبتلا تھے جن میں ۶۲ فیصد سے لے کر ۶۵ فیصد تک وہ لوگ تھے جو لواطت جیسی غلاظت میں مبتلا تھے اور دوسرے عالمی جنگ کے وقت صرف مغربی یورپ کے تین لاکھ افراد مریض تھے۔ یہ بیماری حاملہ عورت سے اس کے پیٹ والے اور شیر خوار بچے کی طرف بھی منتقل ہو جاتی ہے اور ایسے مریض کا خون کسی تندرست کو لگنے سے بھی تندرست آدمی میں یہ بیماری منتقل ہو جاتی ہے۔

اس کی علامات و وجوہات

یہ بیماری دراصل ایک خوفناک پھوڑے سے عبارت ہے جو مرد و زن کے اعضاء تناسل جائے پاخانہ اور پستان یا منہ میں ہوتا ہے جسم کے مختلف اعضا مثلاً چہرے ہاتھوں اور پیروں پر دانے سے ہو جاتے ہیں اور آخری دور میں مریض کے بعض اعضاء شل ہو جاتے ہیں یا وہ نابینا ہو جاتا ہے سینے میں درد ' سانس لینے میں تکلیف (ضیق تنفس) دل کی دھڑکن تیز اور بے قاعدہ ہو جاتی ہے۔ دماغی توازن ختم ہو جاتا ہے۔ نظام قدرت کے خلاف کا نتیجہ اس قسم کی خوفناک بیماریوں کی شکل میں سامنے آجاتا ہے اسے "مرض الملوک" بھی کہا جاتا ہے کیونکہ فرانس کے کئی (پانچ) بادشاہ' اسی طرح روس کا ایک حاکم بھی اس مرض خبیثہ میں مبتلا ہوا تھا اور عالمی ادارہ صحت کے مطابق ہر سال ۵۰ ملین لوگ اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں جبکہ صرف امریکہ میں ان کی سالانہ تعداد ایک لاکھ ہے۔ ۹۰ فیصد لوگ جنسی بدفعلی

کے نتیجہ میں اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ۸ فیصد بوس و کنار سے اور ۲ فیصد جھوٹے برتنوں یا چیزوں وغیرہ کے استعمال کے ذریعے۔ اس مرض کے نتیجہ میں آدمی بے کار ہو جاتا ہے۔ بانجھ پن اس کا مقدر بن جاتا ہے اور عورت اس مرض کی وجہ سے استقرار حمل کے معاملہ میں بے صلاحیت ہو جاتی ہے یا بچہ پیٹ میں فوت ہو جاتا ہے اور کبھی بچہ ناقص و عجیب الخلقت پیدا ہوتا ہے اور بالآخر بیماری عورت کو بانجھ کر دیتی ہے۔

اندازہ فرمائیں کہ عیاشی کے لمحات کیا کیا گل کھلاتے ہیں۔ خود بھی خوفناک امراض اور تکالیف میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور ساتھ ہی ان کے بے گناہ بچے بھی ان کے گناہوں کی سزا بھگتتے ہیں کہ وہ اندھے بہرے گونگے ناقص اور عجیب الخلقت پیدا ہوتے ہیں۔ (۲۳۴)

❸ ھرپس
(HERPES)

وجہ تسمیہ: جنسی بے راہ روی اور مانع حمل گولیوں کے بکثرت استعمال کے نتیجہ میں ہی ایک تیسری بیماری جو لگتی ہے اسے عربی میں "ہربس" یا "ہربیس" کہا گیا ہے اور انگلش میں "ہرپس" اور یہ بھی زہری بیماریوں سے قدیم اور معروف بیماری ہے۔

اس کی تاریخ: جیسا کہ عام خیال کیا جاتا ہے کہ دور جدید کی بیماریوں میں سے ہے۔ ایسا نہیں یہ تو ایک ہزار سال پہلے سے پہچانی گئی ہے بلکہ بقول بعض یہ تو قدیم یونانی فلسفی طبیب البقراط کے زمانے میں بھی تھی بلکہ اس کا

۲۳۴۔ قاموس لایدز الطبی ص ۱۳۸، ۱۵۰۔ الزنا ص ۲۶، ۲۹۔ تلک حدود اللہ ص ۹۱-۹۲۔ الامراض المتناقلہ عبر الجنس ص ۲۱، ۲۲۔ الایدز و الامراض الجنسیۃ ص ۱۸۲، ۱۸۰

نام بھی البقراط نے رکھا تھا اور یہ نام دراصل ایک یونانی زبان کے لفظ سے ماخوذ ہے جو کہ (HERPIEN) ہے جس کا معنی اژدھے کی طرح آہستہ آہستہ رینگنا ہے اور اس بیماری کا وائرس (VIRUS) بھی چونکہ انسان کے اعصابی نظام میں آہستہ آہستہ رینگتا ہوا اسے ضرر پہنچاتا ہے اس لئے اس بیماری کا نام ہی ہرپس رکھ دیا گیا۔

اس کے نتائج

۱۹۷۰ء سے اس بیماری میں مبتلا ہونے والوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوجاتا رہا ہے۔ صرف امریکہ میں ۱۹۹۱ء تک ۲۵ ملین لوگ اس بیماری میں مبتلا تھے اور ہر سال وہاں ایک ملین لوگ مزید شکار ہوتے ہیں۔ یہ مرض متعددی کہا گیا ہے کہ یہ نفسانی خواہشات میں آوارگی کے نتیجہ میں ایک سے دوسرے تک منتقل ہوجاتا ہے اور بہت تھوڑی تعداد میں ایک دوسرے کے کپڑے پہننے' بوس و کنار کرنے حتیٰ کہ مصافحہ کرنے سے بھی کبھی یہ وائرس اپنا کام کرجاتا ہے۔ ماں کے دودھ پلانے سے یہ بچوں تک بھی منتقل ہوجاتا ہے۔

اس کا انجام

اس بیماری کے نتیجہ میں اولاً اعضائے تناسلیہ پر اور ان کے اردگرد چھوٹے چھوٹے دانے ہوتے ہیں جو بہت تکلیف کا باعث بنتے ہیں۔ درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے سردرد' تھکن' جوڑوں اور پٹھوں کے درد اور مزاج میں چڑچڑا پن آجاتا ہے۔ مرد و زن کو پیشاب کے وقت سخت جلن کے ساتھ پیشاب کی نالی سے پیپ آنا شروع ہوجاتی ہے اور جب یہ بیماری بچے کو لگے تو ۵۰ فیصد کے لئے یقینی موت کا باعث بنتی ہے۔ یہ مرض مریض عورتوں کے لئے رحم کے منہ پر سرطان یا کینسر کا باعث بھی بنتا ہے۔ اللہ محفوظ فرمائے۔ آمین۔ (۲۳۵)

---

❹ ایڈز

(AIDS)

وجہ تسمیہ اس شتر بے مہاری کے نتیجہ میں لگنے والی ایک انتہائی خوفناک بیماری ایڈز بھی ہے جسے فرانس میں سیڈا (CIDA) کہا جاتا ہے جو آج بہت معروف ہوچکی ہے۔ یہ نام دراصل چار حروف A, I, D, S کا مجموعہ ہے اور ان چاروں حرفوں کا تعلق چار لفظوں سے ہے۔ جن میں سے ہر لفظ کا یہ پہلا پہلا حرف ہے یعنی A پہلا حرف ہے ALQUIRED کا اور I پہلا حرف ہے IMMUNIT کا اور D پہلا حرف ہے DEFICIENCY کا اور S پہلا حرف ہے SYNDROME کا اور ان چاروں لفظوں کا مجموعہ دراصل ایک طبی اصطلاح ہے جو چند مختلف قسم کے متعدی امراض کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی بیماری کے لئے خاص کی گئی ہے اور سیڈا فرانسیسی یا فرنچ زبان کے ان چار کلمات یا الفاظ کے پہلے حروف کا مجموعہ ہے۔

(۲۳۶) ACQUISE.IMMUNO.DERESSION.SYNDROME.

انجام و نتائج ایڈز دراصل اس حالت کا نام ہے جس میں مریض اپنے جسم کے اندر موجود بیماریوں کو روکنے والی قدرتی قوت دفاع کو کھو دیتا ہے اور اس کے جسم میں کسی بیماری کو روکنے کی کوئی صلاحیت نہیں رہ جاتی اور یہ قوت دفاع' انسانی جسم کی ترکیب عنصری میں ہی وائٹ بلڈ سیلز اور لائیم فوسائیٹس کے خلیوں کا وجود ہے۔ مختصر یہ کہ وائرس اور بکٹیریا وغیرہ جراثیم جو بیماریوں کا باعث بنتے ہیں ان جراثیم سے دفاع کے لئے جسم میں ایک دفاعی سسٹم ہوتا ہے جسے THEIMMUNE SYSTEM کہتے ہیں اور جب کوئی شخص یا کسی

۲۳۶۔الامراض المتناقلہ عبر الجنس صفحہ ۱۸۰

کا جسم عمل دفاع یا DEFENSIVE FUNCTION سے محروم ہو جائے تو سمجھ لیں کہ وہ ہر قسم کی بیماریوں کی آماجگاہ یا گڑھ بن گیا ہے اور اس کے لئے موت معجل یقینی ہے۔

ٹائم بم

یہ مرض مرد و زن ہر دو کو ہی لگتا ہے اور آجکل لاکھوں لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار رہا ہے۔ اس وقت یہ مرض سب سے زیادہ امریکہ' برطانیہ' فرانس' جرمنی' کینیڈا' روانڈا' ہایٹی اور برازیل وغیرہ میں ہے۔ آج دنیا میں ایک خوف و ہراس پھیلا ہوا ہے کیونکہ یہ بیماری ہی ایسی ہے جسے کسی نے بیماریوں میں سے "بیماری نمبرا" اور کسی نے قاتلوں میں سے "قاتل نمبرا" قرار دیا ہے اور بعض لوگوں نے تو اسے "ٹائم بم" کہا ہے بعض لوگ اسے "نوجوانوں کا مرض" پکارتے ہیں بلکہ اس سلسلہ میں تو ایک ضخیم کتاب بھی لکھی گئی ہے جس کا نام ہی ایڈز' "مرض الشباب" ہے جس کے مولف ڈاکٹر سعید لبنانی ہیں اور یہ کتاب ۲۸۸ صفحات پر مشتمل ہے جسے شرکہ المطبوعات نے بیروت سے شائع کیا ہے جبکہ بعض ڈاکٹروں نے "مرض عصر" یا دور حاضر کی بیماری قرار دیا ہے اسے کچھ بھی کہیں روا ہے کیونکہ آج کل جتنے لوگ اس عفریت کے منہ میں جان توڑ رہے ہیں وہ اس کا جواز مہیا کرتے ہیں اس مرض کے بیماروں میں ۱۰۰ فیصد کی موت یقینی ہے۔

مرض کا انکشاف

اس مرض کا آغاز افریقہ میں ہوا اور اول اول زائرے میں لال بندروں پر اس کا انکشاف ہوا اور پھر یہ بیماری ۱۹۸۱ء میں انسانوں میں پائی گئی اور اس بات کی تحقیق ہوئی کہ یہ بندروں سے انسانوں میں منتقل ہو جاتی ہے اور پھر اسی سال امریکہ میں بھی اس مرض کا انکشاف انسانوں پر

ہو گیا۔

اس کے اسباب یہ مرض زیادہ تر ہم جنس پرستی و لواطت (یا اغلام بازی) یا غیر فطری جنسی تعلقات (homosex) اور عام زنا کاری کے نتیجہ میں ایک دوسرے انسان تک منتقل ہوتا ہے جبکہ ایک شخص کا خون دوسرے کو ٹرانسفر کرنے سے بھی اس امراض کے منتقل ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے' غرض ۷۳ فیصد وہ لوگ اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں جو جنسی بے راہ روی کا شکار ہوتے ہیں ۱۷ فیصد وہ ہوتے ہیں جو مستقل منشیات کے عادی ہوتے ہیں اور باقی دیگر اسباب سے اور اگر ماں اس مرض کا شکار ہو تو اس کے بچے کو بھی یہ مرض لگ سکتا ہے وہ حالت حمل میں ہو یا حالت رضاعت میں البتہ گھر مدرسہ یا دفتر وغیرہ میں محض ایک دوسرے سے ملنے ایک دوسرے کے جھوٹے برتنوں میں کھانے' کیڑے مکوڑوں' سومنگ پول اور لیٹرینز وغیرہ کے ذریعے یہ مرض آگے نہیں بڑھتا۔

ایڈز کے خلاف منظم تحریک و مہم ۱۹۹۱ء میں یکم دسمبر کو ایڈز کے خلاف منظم تحریک کے طور پر عالمی سطح پر' ایڈز ڈے' منایا گیا تھا اس وقت متحدہ عرب امارات کی وزارت صحت نے ایک پمفلٹ شائع کیا تھا جو دراصل عالمی تنظیم صحت (w.h.o) کے ۱۹۸۸ء کے نشریہ نمبر ۷۴ سے ماخوذ تھا اس میں ایڈز کے بارے میں دس مختلف نکات بیان کئے گئے تھے جن میں سے پہلے نقطہ کے تحت لکھا تھا ایڈز ایک نیا مرض ہے اور پوری دنیا اس کے خطرات سے دوچار ہے اس وقت ایک لاکھ بیس ہزار لوگ اس مرض میں مبتلا ہیں جن کی ۱۴۰ ملکوں میں باقاعدہ سرکاری طور پر رپورٹ کی گئی ہے (اور ظاہر ہے جن کی رپورٹ نہیں کی گئی اور غیر سرکاری اداروں' ہسپتالوں یا کلینکوں میں زیر

علاج ہیں وہ ان پر مستزاد ہیں) ایڈز کا وائرس ہر معاشرے پر حملہ آور ہو سکتا ہے کیونکہ یہ تمام معاشرتی و جغرافیائی حدود کو توڑ کر آگے بڑھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

اور نقطہ نمبرا کے تحت یہ بھی لکھا ہے۔

"اس وقت تک ۵ سے ۱۰ ملین تک لوگوں کے خون میں ایڈز کا وائرس موجود ہے۔(۲۳۷)

معروف علامتیں

اس کی معروف علامتیں یہ ہیں۔

❶ درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے گاڑھا پسینہ آتا ہے خصوصا رات کے وقت۔
❷ ناک اور سانس کی نالیاں بند ہو جاتی ہیں خشک کھانسی بھی ہوتی ہے سانس کی تکلیف (ASTAMA) بھی مریض سمجھتا ہے کہ شائد ٹھنڈک وغیرہ سے نزلہ یا عام انفلوئنزا ہو گیا ہے۔
❸ بھوک مرجاتی ہے زبردست پیچش لگ جاتے ہیں اور پیٹ میں درد ہونے لگتا ہے۔
❹ "لائیم" فو غدودیں خصوصا کانوں کے نیچے' گردن پر' بغلوں کے نیچے پیٹ کے قریبی حصہ والی رانوں پر' یہ غدودیں بڑھ جاتی ہیں۔
❺ مریض کا وزن بہت کم ہو جاتا ہے اور وہ انیمایا فقردم (قلت خون) میں مبتلا ہو جاتا ہے۔
❻ ہاتھوں اور پنڈلیوں کے عضلات اتنے کمزور ہو جاتے ہیں کہ ان کی حرکت برابر نہیں رہتی۔
❼ جلد پر دانے نمودار ہونے لگتے ہیں۔

۲۳۷۔ پمفلٹ وزارت صحت متحدہ عرب امارات' ۱۰ نقاط ھامة عن الایدز

❽ زبان اور منہ کے بعض حصوں پر سفید داغ ہو جاتے ہیں۔
❾ جسم کے مختلف حصوں پر سرخ ورم آ جاتا ہے۔
❿ آدمی نسیان و بھول اور ارتعاش یا کپکپی و رعشہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔
⓫ مریض جنسی ضعف کا شکار ہو جاتا ہے اور یہ سرطان یا کینسر سے بھی زیادہ خطرناک مرض ہے۔ (۲۳۸)

قانون قدرت سے بغاوت اور فطری اصولوں سے انحراف کرنے والوں سے قدرت کے انتقام میں دیر تو ہو سکتی ہے مگر اندھیر نہیں۔ یہ ایڈز نامی بیماری بھی اس بغاوت و انحراف پر قدرت کا انتقام ہے جس کا نشانہ مرد و زن دونوں ہی ہیں اگرچہ یہ عورتوں میں زیادہ ہے کیونکہ آزاد جنسی اختلاط کے لئے کوٹھوں کی آبادی زیادہ تر انہی کی وجہ سے تو ہے۔

ایڈز کی تباہ کاریاں

رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ سے صادر ہونے والے مجلّہ "الرابطہ" میں لکھا ہے۔

انسداد ایڈز کے عالمی پروگرام کے ڈائریکٹر میشل ہرسٹن نے کہا ہے کہ ۱۳ ملین وہ عورتیں جو کہ ایڈز کے وائرس کا شکار ہوئی ہیں ان میں سے ۴ ملین عورتوں کے ۲۰۰۰ء تک موت کے گھاٹ اتر جانے کی توقع ہے جبکہ ۱۹۹۳ء میں مزید ایک ملین عورتوں کے اس مرض میں مبتلا ہونے کی خدشہ ہے۔ اس طرح ۲۰۰۰ء تک ایڈز میں مبتلا مریضوں کی تعداد ۱۹۹۳ء کی نسبت چار گنا ہو جائے گی اور ۴۰ ملکوں کے تقریباً ۴۰۰ نمائندوں کے اجتماع میں میشل نے کہا کہ ۱۹۹۲ء میں پہلی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ امریکی عورتوں میں سے ایڈز والی عورتوں میں بیماری کا سب سے اہم سبب جنسی بے راہ روی ثابت ہوا۔ (۲۳۹)

۲۳۸۔ الایدز والامراض الجنسیہ صفحہ ۲۸، ۱۱۴، ۱۱۵۔ قاموس الایدز صفحہ ۳۴، ۳۵۔ الامراض المتناقلہ صفحہ ۲۱۶، ۲۱۷

۲۳۹۔ مجلہ الرابطہ شمارہ ۳۴۶ بابت جمادی الاول ۱۴۱۴ھ بمطابق اکتوبر، نومبر ۱۹۹۳ء

دہلی سے شائع ہونے والے ہفت روزہ جریدہ ترجمان اور بھیکم پور (انڈیا) سے شائع ہونے والے ماہنامہ الفلاح' کی رپورٹ کے مطابق ایڈز ہندوستان اور خصوصاً بمبئی اور شمال مشرقی ہندوستان کے لوگوں میں پایا گیا ہے (۲۴۰) اور الفلاح میں تو اس کے مدیر (جنگلیانہ 'ہوشیار پور کے) ڈاکٹر محمد یونس ارشد نے لکھا ہے

"صرف شہر بمبئی میں روزانہ تقریباً تینس و افراد ایڈز سے متاثر ہو جاتے ہیں اور اس کی واضح وجہ یہ ہے کہ دنیا کے اس معروف فلمی شہر میں چوبیس گھنٹے جسم فروشی ہوتی ہے اور تقریباً ڈیڑھ لاکھ عورتیں کھلے عام اس کاروبار میں ملوث ہیں۔"

اور اس مرض کی خطرناکی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ڈاکٹر الوین فریڈ مین کین جو کہ نیویارک یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں ان کے بقول یہ ایسا موذی مہلک مرض ہے کہ گزشتہ دس صدیوں میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ البتہ بعض ماہرین نے اسے "کالی موت" کہا ہے جس سے چودھویں صدی عیسوی میں یورپ کی ایک چوتھائی آبادی ختم ہو گئی تھی۔ (۲۴۱)

عام مسلم ممالک اور بلاد عربیہ

عام مسلم ممالک اور بلاد عربیہ اس مرض سے کسی حد تک پاک ہیں۔ ہاں صرف لبنان' مصر' اردن اور شام میں اس کے کیسز سامنے آئے ہیں جو کہ اکثر باہر سے آنے والے لوگوں میں امریکی و یورپی ملکوں میں رہنے والے بعض مقامی لوگوں سے متعلقہ ہیں۔ (۲۴۲)

۲۴۰۔ ہفت روزہ ترجمان دہلی جلد ۱۴' شمارہ ۷' بابت ۹ رمضان ۱۴۱۴ھ' بمطابق ۱۸ فروری ۱۹۹۴ء

۲۴۱۔ ماہنامہ الفلاح بھیکم پور (انڈیا) جلد ۳' شمارہ ۵' بابت رجب ۱۴۱۴ھ' بمطابق دسمبر ۱۹۹۳ء

۲۴۲۔ الامراض المتناقلہ ۱۸۳

لبنان کی انسداد ایڈز ایسوسی ایشن کے صدر کے اعلان کی رو سے ۱۹۹۰ء تک لبنان میں ۳۰۰ کیس تھے۔

گلف نیوز میں ۸۸ء میں ایک خبر نشر ہوئی تھی کہ متحدہ عرب امارات (U.A.E) میں ۱۷ بچے اس وائرس کو لئے ہوئے پائے گئے جبکہ سترہ مریض پاک و ہند' عمان اور امارات کے ہیں اور اس کا سبب ان کا امریکہ میں علاج کروانا ہے جبکہ ہیلتھ والوں نے ستر بیرونی آدمیوں کو ملک سے نکال دیا جو کہ اس مرض میں مبتلا تھے۔

قطر میں آٹھ آدمی اس مرض میں مبتلا ہو کر مرے ہیں۔

بحرین میں آٹھ کیس پکڑے گئے ہیں جن میں سے چھ بیرونی افراد کے ہیں۔

سعودیہ میں ایسے کیس انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں اور ان کی اکثریت بھی غیر ملکی لوگوں پر مشتمل ہے۔

کویتی وزارت صحت کے مطابق ۱۹۸۹ء تک وہاں ۳۵ مریض پائے گئے جن میں سے صرف آٹھ مقامی باشندے ہیں اور باقی غیر ملکی' جنہیں کہ واپس کردیا گیا ہے اور ان سب پر مرض کا حملہ ملک سے باہر ہی ہوا تھا۔

خرطوم' سوڈان سے شائع ہونے والے اخبار "الایام" کی رپورٹ کے مطابق وسط سوڈان کے سنار ہسپتال میں ایک سوڈانی تاجر اس کی بیوی اور ان کی سات سالہ بچی تینوں ہی ایڈز کے نتیجہ میں موت کے منہ میں جا نکلے۔ یہ تاجر تو شمالی سوڈان کا تھا لیکن وسطی افریقہ کے ممالک میں اس کا بکثرت آنا جانا لگا رہتا تھا۔ (۲۴۳)

غرض اسلامی ممالک کا اب تک اس مرض سے تقریباً پاک ہونا مسلمانوں کے جنسی بے راہ روی سے "قدرے" دور ہونے کا نتیجہ ہے۔

۲۴۳۔ الامراض المتناقلہ عبر الجنس صفحہ ۱۸۳' ۱۸۴

توجہ طلب یہاں یہ بات بھی فائدے سے خالی نہیں ہو گی کہ علاج کی دنیا میں تین اہم اور بنیادی اصول بہت مشہور ہیں۔

1. مرض کی صحیح تشخیص
2. مرض کے مطابق صحیح دوا
3. مرض کی مناسبت سے نقصان دہ چیزوں سے پرہیز۔

ان تینوں چیزوں میں سے کوئی بھی اصول اگر نظرانداز کیا جائے تو علاج بالکل ناممکن ہو گا اور پھر علاج کے سلسلہ میں تمام ڈاکٹروں اور طبیبوں کا یہ متفقہ نظریہ ہے کہ مرض کے سبب کو دور کیا جائے۔ مرض خود بخود جاتا رہے گا۔ یہ نقطہ نہایت پائیدار اور صحیح علاج کی سمت ایک ضروری قدم ہے اور ان معالجاتی نکات کی روشنی میں جب ایڈز جیسے مہلک مرض کا مطالعہ کیا جائے تو یہ معلوم کرکے حیرت ہوتی ہے کہ نہ تو اس کے سبب کو دور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور نہ ہی اس کے پرہیز کے سلسلہ میں کوئی ہدایت دی جاتی ہے اور نہ ہی اس کے پرہیز کے سلسلہ میں کوئی ہدایت دی جاتی ہے۔ صرف علاج کا نام لے کر بے دریغ دولت ضائع کی جارہی ہے جس کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہو رہا۔ اتفاق سے جو اس بیماری کا سبب ہے وہی اس کے لئے پرہیز کی صورت بھی سامنے آتی ہے۔ اس لئے کوشش اس بات کی ہونی چاہئے کہ

1. آزاد جنسی تعلقات (FREE SEX) کی جو لہر ساری دنیا میں بالخصوص ترقی یافتہ ممالک میں پھیل رہی ہے اس پر قدغن و روک لگائی جائے۔
2. عیاشی کے اڈوں کو ختم کیا جائے۔
3. قحبہ خانے بند کئے جائیں۔
4. زناکاری و بدکاری کو قابل حد و تعزیر جرم قرار دیا جائے۔
5. زانی و زانیہ کو اس قدر سخت سزا دی جائے جو کہ دوسروں کے لئے تازیانہ عبرت ہو۔

یہی وہ راستے ہیں جن سے قانون قدرت کا احترام بھی ہوگا اور ایڈز جیسی وباء سے انسانیت کو تحفظ بھی مل سکے گا۔

اس سلسلہ میں مذہب اسلام کی تعلیمات بڑی اہمیت رکھتی ہے جن میں سے غض بصریا نگاہیں جھکا کر رکھنا۔ زبان و کان کی حفاظت' تحفظ نفس و ستر پوشی اور زنا و لواطت کی سزائیں وغیرہ ہیں جو کہ بالتفصیل ذکر کی جا چکی ہیں۔

اس طرح اسلام نے خاص اپنی بیوی سی بھی حیض و نفاس کے ایام میں جماع کرنے سے منع کردیا ہے کیونکہ ان ایام میں جماع بھی بعض جنسی بیماریوں کا باعث ہو سکتا ہے لہٰذا اس سے کلّیۃً روک دیا گیا ہے۔

ان امور کے پیش نظر یہ بات بلا جھجک کہی جا سکتی ہے کہ انسانیت کو اگر روحانی سکون اور مادی و جسمانی امن و عافیت مل سکتی ہے تو صرف دامن اسلام میں ہی مل سکتی ہے کسی دوسرے دین و نظریہ میں نہیں۔

(۲۴۴)

۲۴۴۔ ماہنامہ الفلاح' بھیکم پور یو پی' جلد۳' شمارہ۵۵' بابت رجب ۱۴۱۴ھ' دسمبر ۱۹۹۳ء۔ والایڈز و الامراض الجنسیہ صفحہ ۱۰۸' ۱۱۳

فہرست مصادر و مراجع
(کتابیات)

نمبر شمار	اسم الکتاب	اسم المؤلف	طبع
۱	قرآن کریم اور متعدد		
	تراجم قرآن		
	(ا)		
۲	ارواء الغلیل	علامہ محمد ناصر الدین البانی	جامعۃ الامام، الریاض
۳	انسائیکلوپیڈیا اسلامی معلومات	رفیع اللہ شہاب	صادق پبلیکیشنز، لاہور
۴	الایدز و الامراض الجنسیة	ڈاکٹر محی الدین	دار ابن کثیر، بیروت و مؤسسۃ علوم القرآن، عجمان
۵	الامراض المتناقله عبر الجنس	ڈاکٹر فاخوری	دار العلم للملایین، بیروت
	(ب)		
۶	هداية المجتهد	علامہ ابن رشد	بیروت
۷	برتوکولات حکماء صهیون	ترتیب و تعریب: خلیفہ التونسی	بیروت
۸	بلوغ الامانی فی شرح مسند احمد الشیبانی	علامہ احمد عبدالرحمٰن البناء	دار الشہاب، قاہرہ
	(پ)		
۹	پردہ	مولانا مودودی	لاہور

(ت)

۱۰	تفهيم القرآن	مولانا مودودی	ادارہ تفہیم، لاہور
۱۱	الترغيب الترهيب بتحقيق مصطفى محمد عماره	امام منذری	دار الاخاء، بیروت
۱۲	التلخيص الجير	حافظ ابن حجر عسقلانی	جامعہ سلفیہ، فیصل آباد
۱۳	تلك حدود الله	ابراہیم احمد	حکومت قطر

(ج)

۱۴	الجواب الكافي	علامہ ابن قیم	مکتبۃ الریاض الخیریۃ، الریاض
۱۵	جرائم فحاشي و جنسي بے راہ روی	محمد منیر قمر	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ

(ح)

۱۶	الحدود و التعزيرات عند ابن القيم	علامہ ابو بکر ابوزید	المکتبۃ الاسلامی، بیروت
۱۷	حاشية الدسوقي	علامہ دسوقی	مکتبۃ الریاض الحدیثۃ، الریاض

(ر)

۱۸	رياض الصالحين بتحقيق الالباني	امام نووی	المکتب الاسلامی، بیروت

(ز)

۱۹	الزنا و مكافحته	عمر رضا کحالہ	موسسۃ الرسالہ، بیروت
۲۰	الزنا تحريمه و اسبابه و نتائجه و آثار	دندل جبر	مکتبۃ المنار الزرقاء، اردن
۲۱	الزقاني شرح مؤطا	امام زرقانی	بیروت

(س)

۲۲	سنن ابی داؤد مع العون	امام ابوداؤد	مدنی
۲۳	سنن ترمذی مع التحفه	امام ترمذی	مدنی
۲۴	سنن ابن ماجه	امام ابن ماجہ	بیروت
۲۵	سنن دار قطني مع التعليق المغني	امام دارقطنی	مدنی
۲۶	سبل السلام شرح بلوغ المرام	علامہ صنعانی	بیروت والریاض
۲۷	سلسلة الاحاديث الصحيحة	علامہ ابن البانی	بیروت والریاض
۲۸	سلسلة الاحاديث الضعيفة	علامہ ابن البانی	بیروت والریاض
۲۹	سنن كبرى بيهقي	امام بیہقی	بیروت
۳۰	سوئے حرم	محمد منیر قمر	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ

۳۱	سنت واجب العمل ہے اور اس کا منکر کافر ہے	تالیف ابن باز، ترجمہ: محمد منیر قمر	ادارۃ الترجمہ والتالیف، فیصل آباد
۳۲	السنن القویم فی تفسیر اسفار کلیم	ابراہیم الحورانی	بیروت
	(ص)		
۳۳	صحیح بخاری مع الفتح	امام بخاری	دار الافتاء، الریاض
۳۴	صحیح مسلم مع النووی	امام مسلم	بیروت
۳۵	صحیح مسلم مترجم محمد فؤاد عبدالباقی	امام مسلم	بیروت
۳۶	صحیح ابن حبان (الاحسان) بتحقیق الاناؤط	امام ابن حبان	المکتب الاسلامی، بیروت
۳۷	صحیح الجامع الصغیر	علامہ البانی	المکتب الاسلامی، بیروت
	(ض)		
۳۸	ضعیف الجامع الصغیر	علامہ البانی	المکتب الاسلامی، بیروت
	(ع)		
۳۹	عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری	علامہ بدرالدین عینی	دار الفکر، بیروت
۴۰	عشرہ نقاط ھامہ عن الایدز	وزارۃ صحت متحدہ عرب امارات	ابوظہبی/وزارت صحت
	(غ)		
۴۱	غایۃ المرام فی تخریج الحلال و الحرام	علامہ البانی	المکتب الاسلامی، بیروت
	(ف)		
۴۲	الفتح الربانی ترتیب مسند احمد الشیبانی	علامہ احمد عبدالرحمٰن البناء	دار الشہاب، قاہرہ
۴۳	فقہ السیر محمد غزالی و تحقیقہ	غزالی والبانی	المکتب الاسلامی، بیروت
۴۴	فتح القدیر شرح ھدایہ	علامہ ابن الہمام	بیروت
۴۵	فقہ الصلاۃ	محمد منیر قمر	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ
	(ق)		
۴۶	قاموس الایدز الطبی	ڈاکٹر فاروق مصطفیٰ و	بیروت

نمبر	کتاب	مصنف	ناشر
		محمد رفعت	
	(ک)		
۴۷	کنز العمال	علامہ علی متقی ہندی	بیروت
	(ل)		
۴۸	لغات الحدیث	علامہ وحید الزمان	نور محمد کارخانہ، کراچی
	(م)		
۴۹	المعجم الفهرس لالفاظ القرآن الكريم	علامہ محمد فواد عبدالباقی	دار الفکر، بیروت
۵۰	المعجم الفهرس لالفاظ الحديث الشريف	مجموعہ مستشرقین	استنبول ولندن
۵۱	المعجم الوسط	مجموعہ اساتذہ	استنبول و شارجہ
۵۲	مفردات القرآن	علامہ راغب اصفہانی	دار القلم، دمشق، شام
۵۳	مترادفات القرآن	مولانا عبدالرحمٰن کیلانی	مکتبۃ السلام، لاہور
۵۴	مشكوة بتحقيق الالباني	علامہ خطیب تبریزی	المکتب الاسلامی، بیروت
۵۵	مجمع الزوائد	علامہ ہیثمی	موسسۃ المعارف، بیروت
۵۶	معرفة السنن و الآثار	علامہ بیہقی	بیروت (طبع اول)
۵۷	منتقى الاخبار مع النيل	علامہ المجد ابن تیمیہ	بیروت والریاض
۵۸	المغنى بحتقيق التركى	علامہ ابن قدامہ	دار ہجر، قاہرہ، مصر
۵۹	المرعاة شرح مشكوة	علامہ عبیداللہ رحمانی	المکتبۃ الاثریہ، سانگلہ ہل، شیخوپورہ
۶۰	مصنف عبدالرزاق	امام عبدالرزاق	بیروت
۶۱	مصنف ابن ابی شيبه	امام ابن ابی شیبہ	الدار السلفیہ، بمبئی
۶۲	مستدرک حاكم	امام حاکم	بیروت
۶۳	مسند احمد	امام احمد بن حنبل	المکتب الاسلامی، بیروت
۶۴	مختصر سنن ابی داؤد	علامہ منذری	بیروت
۶۵	مع معالم السنن.	امام خطابی	بیروت

۶۶ المنهاج شرح مسلم ابن الحجاج	امام نووی	بیروت
۶۷ الموسوعه الفقهیه	متعدد علماء	حکومت کویت
۶۸ مؤطا مالک مع التنویر	امام مالک	بیروت
۶۹ مسند بزار (البحر الزخار)	امام بزار	سعودیہ
۷۰ بتحقیق ڈاکٹر محفوظ الرحمن	ڈاکٹر مصطفیٰ السباعی	المکتب الاسلامی، بیروت
۷۱ المراۃ بین الفقه و القانون مذاهب عالم کا تقابلی مطالعه	غلام رسول ایم اے	علمی کتب خانہ، لاہور
۷۲ مشکلات الشباب الجنسیة و العاطفیة	استاذ عبدالرحمٰن واصل	مصر
(ن)		
۷۳ نیل الاوطار	امام شوکانی	بیروت، الریاض
۷۴ نصب الرایة فی تخریج احادیث الهدایة	علامہ زیلعی	بیروت
(و)		
۷۵ و لا تقربوا الزنا	محمد عبدالعزیز الہلاوی	بیروت، قاہرہ
۷۶ وجوب العمل بالسنة و کفر من انکرها	علامہ ابن باز	دارالافتاء الریاض
۷۷ وجوب العمل بالسنة ..... (اردو)	ترجمہ: محمد منیر قمر	الادارۃ الاسلامیہ للترجمہ و التالیف، فیصل آباد

جرائد و مجلات

۷۸ ☆ هفت روزه الاعتصام	لاہور

۷۹	☆ ہفت روزہ ترجمان	دہلی
۸۰	☆ ماہنامہ صراط مستقیم	برمنگھم، برطانیہ
۸۱	☆ مجلہ الرابطہ	مکہ مکرمہ
۸۲	☆ مجلہ حضارۃ الاسلام	اردن
۸۳	☆ ماہنامہ الفلاح	بھیام پور، انڈیا

☆☆☆

حضرت مولانا محمد منیر قمر

ترجمان سپریم کورٹ، الخبر، سعودی عرب کی علمی و تحقیقی تصانیف

- فقہ الصلاۃ (دو جلد)
- مسنون ذکر الٰہی
- قبولیت عمل کی شرائط
- شراب اور دیگر منشیات
- سوئے حرم
- رمضان المبارک، روحانی تربیت کا مہینہ
- آئینہ نبوت
- سیرت امام الانبیاء
- گلدستہ نصیحت سے پچاس پھول
- طریق الامان عن عمل الشیطان (مذمت لواطت و اغلام بازی)
- آمین...... معنی و مفہوم، مقتدی کے لئے حکم
- ظہور امام مہدی
- انسانی جان کی قدر و قیمت اور فلسفہ جہاد